
تذکرۃ الکاملین

متضمن مضامین ضروری کیفیات اکمل زمان و افضل دوران یونان علیہ و روم قدیم و فرنگستان

و ممالک شرقیہ حسن و خوبی و بلاغت و لیاقت اموری مین بی نظیر

مصنفہ

پروفیسری رام چندر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

حسب الحکم

مصنف ممدوح در ماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ عیسوی

مقام لکھنؤ

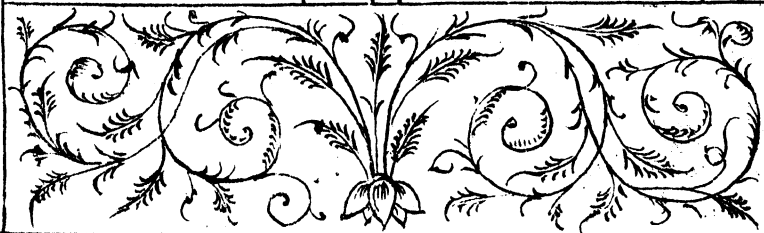
مطبع منشی نولکشور مین چھاپا گیا

اعلان

چونکہ یہ کتاب مسمی تذکرۃ الکاملین نیازمندی ستمبر ۱۸۴۹ع مین مقام دہلی مطبع العلوم دہلی مین
بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ بعہدہ مدرسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے حضور متمیز
سر سبا فلس میکلف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ جو باشندے
ہندوستان کی زبان فرنگستان سے ناواقف ہین اور کچھہ حالات مسائل وغیرہ
فاضلون وکاملون یونان وروم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم ہو
اور چونکہ صاحب بہادر ممدوح کو شوق اسبات کا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہندیون مین
زیادہ ہو اونکی نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی — چونکہ اب عالیجناب مہاراجہ صاحب
فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج ادھیراج
راجیشر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگہ مہندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ
کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی
طبقہ اعلاے ستارۂ ہند والی پٹیالہ دام حشمتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب
سر رشتہ تعلیم پٹیالہ مین رائج کی جاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص
مکرر کتاب ہذا بمطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپوائی گئی

العبد
ماسٹر رامچند ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

فہرست تذکرۃ الکاملین



To

SIR THEOPHILUS METCALFE, BARONET,

President of the Local Committee,

Public Instruction, &c. &c.

DELHI.

SIR,

This little work is composed with a view to give such of my countrymen, as are unacquainted with the European languages, an insight into the opinions, writings and actions of some of the most eminent persons of ancient Greece, Rome, and of modern Europe and Asia.

Aware of the great interest you take in all attempts to impart correct and useful information to the Natives of this country, I beg to dedicate this volume to you, in the hope that it will, under the auspices of your name, be received with favour.

I am,

Sir,

Your most obedient Servant,

RAMCHUNDRA

Delhi, 1st October, 1849.

بخدمت

سر سیا فلس مٹکف صاحب بہادر بارنٹ کی یہ عرض

ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ وہ باشندی ہندوستان

کی جو زبان فرنگ سے ناواقف ہین کچھہ حال مسائل وغیرہ فاضلون

اور کاملون یونان اور روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا

معلوم کرین + چونکہ مین یقین کرتا ہون کہ آپکو شوق اس امر سی بہت

ہے کہ ترقی علوم کی اہل ہند مین ہو تو مین آپکے نام سے یہ کتاب

تیار کرتا ہون تا کہ آپکے نام مبارک کے باعث سی اوسکی علم دوست

قدر کرین فقط۔

بندہ
رام چندر

۲۲ تاریخ اکتوبر ۱۸۴۹ء

حال روملس مبنی سلطنت رومیہ کبرے کا

واضح ہو کہ ہم اول کتاب مین حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبری کا جنکے حال بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناواقف ہوگئے ہین لکھتا ہون کہ رومیہ کبرے ایک شہر ہے ملک اطالیہ مین اور یہ ملک حصہ فرنگستان کا ہے ✣ مورخان زمانہ قدیم سے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبری سے جسطرح پر ظاہر کرتے ہین راست راست تحقیق کر یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہے ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدائی اور ناپایداری جہان کا خیال کرو ✣ کہ ایک اوقات مین سلطنت رومیہ کبری کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبری کے تمام جہان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہے

کہ تمام سلطنت خاک مین مل گئی **بیت**
نہین ہے کسیکو یہان پر قرار ۔ ہے دنیا عجب جاے ناپایدار

رباعی
دنیا خوابیست کش عدم تعبیرست
صید اجل ست چہ جوان چہ پیرست
ہم روی زمین ست وہم زیر زمین
این صفحہ خاک ہر دورو تصویرست

اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار عالم و عالمیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا طاقت ہے کہ بے حکم اوسکے پتا ہلا سکے

اشعار
بلندی دہ خسروان ہے وہی ۔ شہی بخش شاہنشہان ہے وہی
کبھی دے اغبطس کو وہ دستگاہ ۔ کرے جولی اس کو کبھی وہ تباہ
گدا کو وہ چاہے تو دے خسروی ۔ ضعیفون کو کردے وہ دم مین قوی

اب عنان اشہب تیزگام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ کبری کے متوجہ کرتا ہون
کہ اول بادشاہ رومیہ کبریٰ اور مبنی سلطنت اوسکا رولس ہیاری سبریا اور بھائی رمیس کا تھا
اور اوسکی والدہ ری سبریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی عمولیس نے
تخت پر سے اوتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن ری سبریا کو حکم دیا کہ وہ گوشہ نشین مانند
مذہبی عورت کے جو شادی نکرے رہے لیکن بعد تھوڑے عرصہ کے خدا کی قدرت
ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک رولس اور دوسرا رمیس پیدا ہوئے اور وہ عورت
بیان کرتی تھی کہ مجکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دونو لڑکے پیدا ہوئے تو اوسکے
ماموں عمولیس نے اونھین ایک درخت کے نیچے کنارہ دریاے طبر پر ڈبوا دیا اور وہان سے
فاسطولس جو گنڈریا تھا اون دونو بچون کو اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنے
اونھین بھیڑ کا دودھ پلا کر پرورش کیا اور جب یہ رولس اور رمیس دونو بڑے اور
جوان ہوے تو اونھون نے کوشش کر کر رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے
اپنے نانا کے بھائی کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورۂ بالا کو دوبارہ تخت ایلبا پر
بٹھایا اور رولس نے ایک شہر ۷۵۲ قبل از پیدائش حضرت عیسیٰ کے آباد کیا
جسکا نام رومیہ کبری رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب ترکیب
لکھتے ہین یعنی اول تو رولس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر مین آنکر آرام پاوین
اور دوسرے یہ کہ رولس نے ایسے ایسے کھیل ایجاد کیے کہ قوم سیبا ین وہان
آیا کرتی تھی تو اونکی لڑکیان رولس نے پکڑوا کر اپنے باشندہ رومیہ کبری سے

شادی کروادی اور اس طور پہ آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ
جنگ کا کیا تو اونھین کی عورتون نے بیچ بچاو کروادیا اور بعد ازان رومیہ کبری مین
روملس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سننت کہتے ہین مقرر کی اور بہت اچھے
اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک روز ۷۱۵ سنہ قبل از پیدائش حضرت
عیسی کے جب کہ وہ فوج کو اپنی دیکھہ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمۂ
بجلی سے روملس ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ روملس کو اون حاکمون نے
جنکی مجلس اوسنے یعنی سننت مقرر کی تھی قتل کروادیا اور باعث قتل کرنے کا
یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ روملس بڑا اختیار والا ہوگیا ہے اب بعد
چند برس کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا گذرا ہے اور اس جہان مین
اوسنے بڑا اقتدار اور نام پایا ہے اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بہت بڑی
ہوگئی تھی اوس کا ذکر کرتا ہون اور تصویر روملس کی درج ہوتی ہے





شاہ روملس والی سلطنت رومیہ کبرے

حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کے بعد شاہ روملس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ
ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لائق اوسکے بہت کم ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے
اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتداء عمر سولہ برس کی ہین
اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنلیا دختر کورنلیس سنا سے
کر لی اور کورنلیس سنا دوست ماریس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص
تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہو گیا اور قیصر اور
اوسکی جورو مین طلاق دلوا دی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی
اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات + طربیون [1] + کواسطر [2]
+ ایڈایل [3] کے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی
کی اور بہت ساقرضدار ہو گیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام
قرض اوسکا اوتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کریسس کے شامل ہو کر سلطنت کا اختیار اپنے

(۱) طربیون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پر بیٹھے رہا کرتے تھے
اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا
نامنظوری کے دستخط ہوتے تھے + (۲) کواسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا + (۳)
ایڈایل ایکقسم کا علاقہ رومیون مین مثل گڈھ کپتان کے تھا فقط + + + + + + + + +

حاصل کیا اور اس شمولیت کو حکام ثلث کہتے ہین اور قیصر کو علاقہ +(۱)+ کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور +(۲)+ چار لیجنونکی حاصل ہوئی اب اوسنے بڑی بڑی
فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال اونکا لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجایش نہو اسلئے
لاچار مختصر لکھنا پڑتا ہی کہ اوسنے قومون بلجین اور ہتوشین اور نروین کو فتح کرکے تابعدار کیا اور
قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل تابعدار اور خراج گزار رومیونکا کر لیا ان فتوحات
کا حال اور اوسکے حملہ اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیے گئے ہین جس سے
اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہی ان کامون سے اوسکے شریک پومپی کو جو کہ محکمہ سننت
پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت حسد پیدا ہوا اور حکم سننت سے اوسے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر نے اس حکم
کی تعمیل نکی لیکن طیش مین آکر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور اس اثنا مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافہ رومیہ
کبریٰ مین خزانہ عامرہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مین مارک انطنی کو چھوڑ کر خود ہسپانیہ کو جہان فوج پومپی کی رہتی تھی
کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک مین چلا آیا اور یہان بالکل مالک سلطنت
کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازان وہ یونان مین گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا
اور وہان قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت اور تباہ کر دیا اور بالکل
حکمرانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن آخر کو برطس وغیرہ
جو کہ خواہان ریاست جمہور کے تھے اونھون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ

(۱) کونسل ایک عالاقہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تہا بلکہ اوسکو زیادہ تر اختیار ہوتا تھا
(۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا + + + + + + + + + + +

سنت مین بیٹھا ہوا تھا اوسوقت بروٹس کے ہاتھہ سے ۴۴ سکله پیشتر پیدایش عیسی کے ۵۶ برس کی
عمر مین مارا گیا اور نام نیک اور بہادرانه اس صفحهٔ دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے



شبیه جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ سنہ ۶۳ پیشتر پیدایش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور لڑائی ایکٹیم کے اغوسطس
شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ اب رکھنے لیاقتین ایسی کے جیسی کہ صاحب
اولی العزم رکھتے ہین نہایت طاقت حاصل کی بسبب گود لینے جولیس قیصر کے اوسکو
تاج نصیب ہوا وہ باتین دانائی کی اوسمین حاصل تھین جنسے کہ رعایا خوش رہے ایسی
ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض سمجھتے تھے قسمت
قیصر سے بڑا خوفناک رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا بہانہ سے نہایت ادب کیا اور اوسوقت
بالکل حکومت یہی کرتا تھا اوسکے شریک سکطس اور ایولیس تھے لوگون نے اس شہنشاہ
کی عزت مین شوالے تیار کیے اور قربانین اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت رومیہ کبری
مین نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جنیس[1] کا جو کہ ایک سو اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اور
اوقات مین رومیون کو جو کھلاڑین خوش تھین اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے
جاری کین اوسنے اون خوش آیند کھیل اور تماشون کا جنسے کہ رعایا رضامند ہی بخوبی
رواج دیا اوسنے حقوق قدیم رعایا کا بہانہ سے اور

(۱) جنیس ایک دیوتا رومیون مین تھا کہ جسوقت ملک مین امن ہوتا تھا اور کسیطرح کی لڑائی یا جھگڑا ملک مین نہین ہوتا تھا
تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالہ کو بند کر دیتے تھے گویا اوسکا بند کرنا علامت ہر طرح کے امن کی بیچ ملک کے تھی اور
جسوقت خانہ جنگی و کمبختی اور مصیبتین اور لڑائیان ملک مین ہوتی تھین اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے ۱۲

(۱) سنٹ کا نہایت ادب کیا اور (۲) کمیشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے رعایا کو واسطے بخشنے اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کرین چاپلوسی کی آغوسطس نے اس طور کی مکاری سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی جب کہ سلطنت مین انتظام ہوگیا اوسوقت وہ ایک اور بہانہ کو کام مین لایا یعنی سلطنت کو استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگریپا کے جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اوسنے حسب دلخواہ اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی آپ پر منحصر ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسطس ہر دلعزیز ہوگیا اور طاقت کو نہایت افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسطس کے اوسکو علاوہ (۳) ٹربیونشپ کا ملا اور بسبب اسکے اوسنے بہت سی بہترائی اور ترقی ریاست مین کی بسبب اوسکے وزیر ہونی مسینس کے خلقت کو بہت آرام پہونچا اور وہ نیکیان جو آغوسطس مین تھین بوسیلہ مسینس کے اوسنے حاصل کین

---

(۱) سنٹ ایک مجلس چند امیران چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ درباب امر ریاست کے تکرار کیا کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ بے صلاح اونکے کچھ کام کرے لیکن درجہ بدرجہ شہنشاہ اوس سلطنت نے بالکل حکومت سنٹ کی اوڑا دی اور نام کو محکمہ مذکور رہگیا تھا لیکن جبکہ ملک مین شہنشاہ نہ تھے اوسوقت سنٹ بالکل حاکم تھے اور آپس مین ملکر اور صلاح کرکے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو جمہوری کہتے تھے

(۲) کمیشیا ایک مجلس چند چیدہ آدمیون کی رعایا مین سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت مین اختیار رکھتے تھے (۳) ٹربیونشپ ایک علاقہ رومیون مین تھا کہ جسکا علاقہ دار رعایا کے اطوار ناشایستہ اور جسکو فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال و اسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا حال لکھتا تھا اور کسیکو گناہ کرنے مین شامل نہین ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا

اب اوسنے پھر حیلہ واسطے استعفا دینے کاروبار سلطنت سے کے کیا لیکن بسبب عاجزیین اوس کی
خوشامدیون کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہین چاہتا تھا قبول کیا اوسکے چاپلوسی کرنے
والون نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خبرداری بطور مربیانہ کرنی لازم ہی اس کہنے سے
اغوسطس نے واسطے دس برس کے پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجھہ سلطنت
کا مین اپنے اوپر نہین رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہون کہ سلطنت کو دو حصہ مین سنت مجھسے
بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس اوقات مین جتنے کہ ملک زیر حکم رومیون کے تھے
معلوم ہوجائینگے + ملک اطالیہ اور دو ملک گال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان
اور شام اور ایشیا اور سائی پرس اور مصر اغوسطس نے اپنے قبضہ مین رکھے اور ملک ایفریقہ اور
اور نیومیڈیا اور لبیا اور بتھنیا اور پونٹس اور یونان اور ایلریا اور مقدونیا اور دلمیشیا اور
جزایر کریٹ اور سسلی اور سارڈنیا سنٹ کے قبضے مین رہے اغوسطس نے وہ ملک
اپنے پاس رکھے جہان کہ اکثر افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تئین علاقہ
پیرپیچوال طربیون کا حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین
مقدمات فوجداری اور دیوانی کا مالک ہوگیا اندنون مین ولیعہد مارسس بھتیجا اور
داماد اغوسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مرگیا اور بیوہ اوسکی سے مارکس اگرپا نے
بموجب قبولیت اغوسطس کے شادی کرلی اس عورت کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ
عورت تھی چنانچہ اغوسطس نے اوسے جلاوطن کردیا + اگرچہ اغوسطس کل اختیار
سلطنت مین رکھتا تھا لیکن پھر بھی اوسنی بیرونی قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

یعنی علاقجات اٹیدابل اور طربیون اور کواسطرا ور پرنیٹرکے جو کہ ریاست نوعیہ مین ہوتے ہین
اوسنے قایم رکھے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر استعفا سلطنت کو دینا چاہا
لیکن عاجزیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ کاذب سے باز رہا غرض کہ اسی طور پر
اوسنے پانچ دفعہ سلطنت کے چھوڑنیکا ارادہ کیا اس اعتدال کو دیکھکر رعایا اوس سے
بہت خوش رہی اور اوسکو بہت اختیار حاصل ہوا + مارکس اگریپا اندنون مین مرگیا
اور بیوہ اوسکی جولیا نے طبریس سے شادی کر لی اسطور سے طبریس آغوسطس کا داماد ہوگیا
اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لوئیا سے شادی کر لی طبریس اور دروسس دو بھائی تھے جنمین سے
دروسس ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے جرمنی کس اور کلادیس جو بعد ازان
شہنشاہ ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصریہ سے شادی کر لی تھی + جبکہ اغوسطس بڈھا
ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھہ رکھتا تھا چھوڑ دیئے اوسنے
ایام پیری مین کچہری سنٹ مین جانا چھوڑ دیا + اغوسطس بیچ ۷۶ برس کے عمر کے سنہ ۱۴ عیسوی
مین بمقام نولا مین مرگیا + اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین
فاضل ہر طرح کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط +

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۴۲ قبل پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اغوسطس کے

(۱) + پرنیٹر ایک علاقہ رومیون مین تھا جسکو منصف اعلیٰ باج کہا کرتے ہین +

شبيه اغوسطس



طبریس شہنشاہ روم ہونیکا ہوا بسبب بےرحمی اور سختی اس شہنشاہ کے لوگ اوس سے خوف کرتے تھے
جب کہ ایلچی سنٹ کی طرف سے اوسکے پاس گیا اوسنے ظاہر کی حجت سے تاج کو قبول کیا اور
اول اول مین سلطنت اوسکی بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری طور ریاست
جمہوری کی موقوف کی اوسنے حق کمیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا سے چھین لیا
اوسنے حکومت سنٹ کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے بعض دفعہ اون سے صلاح مورِ ریاست مین
لیا کرتا تھا ٭ اوسی اوقات مین اوسکا بھتیجا جرمنی کس ٹریشان و شوکت مہمون مین بیچ ملک
جرمنی کے حاصل کر رہا تھا طبریس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو وہان سے طلب کر کے
اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون شرقی کے بھیجدیا اور وہ وہان بحکم طبریس کی زہر سے
مارا گیا ٭ طبریس کا دوست ایلیس سجنیس سردار پریٹورین گارڈ(۱) کا تھا اس شخص پر تمام راز
طبریس کھول دیتا تھا اور یہ دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان
قیصران روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنے فرزند شہنشاہ مسمی دروسس کو زہر دیکر
مار ڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوسپر شک نہ پڑا اوسنے ہر روز چغلی اور الزام
اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن آخر کو طبریس ہوشیار ہوا اور اوسنے
خیال کیا کہ ایسی باتون مین خاص اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ٭ طبریس بموجب صلاح
اپنے دوست مذکور کے جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش و عشرت مین

---

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کے مقرر تھی اوسکو پریٹورین گارڈ کہا کرتے تھے
اس فوج نے آیندہ کو کل اختیار سلطنت مین پایا تھا ٭ ٭

داخل کیا اس اوقات مین سجنیس مذکور دارالخلافۃ مین کل اختیار رکھتا تھا اور اوسنے ارادہ شہنشاہ
طبریس کے مارنے کا کیا —— جب طبریس کو اوسکے اس ارادہ فاسد کی اطلاع ہوئی
اوسنے اوسکے غارت کرنیکا ارادہ کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت رکھتی ہے
یا نہین دریافت کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا کہ
اوس سے علاقہ سرداری پریٹورین گارڈ کا چھین لیا جاے اور آخر کو بحکم طبریس اور تصویب سینیٹ
سننت کے اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبر مین پھینک دیا + اندنون مین طبریس بالکل
خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شہرون
مین نہ تھے دور کے پرگنون مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا + اور تمام سلطنت مین
سواے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے ۷۸ برس کی عمر مین بیچ
سنہ ۳۷ع کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا گیا + فقط + اٹھارہوین سال جلوسی
اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی

احوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا ۳۷ سنہ عیسوی کے شہنشاہ روم کبری کا ہوا یہ بیٹا جرمنی کس کا
تھا بوقت تخت نشینی اس شہنشاہ کے خلقت کو بہت خوشی ہوئی اور اول اول اوسنے چند کام
رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے اوسنے گو بندون کو جو سلطنت سابق مین دربار مین تھے نکالدیا
اور جو کمیشا کا رعایا کو بخشا + لیکن یہ صبح خوشی کی ساتھ شام بہت بڑے رنجون اور قتلون کے

انجام ہوئی کلیغولا نے تمام فریب ظاہری کو ایکدفعہ ہی دور کیا اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلیغولا نے طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بخوف رقیب ہونے بیچ سلطنت سے کے مرواڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مرواڈالتا تھا تمام اس ظالم کی سلطنت مین سوا چند مہینہ شروع کے سوائے کار دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ نہوا کلیغولا اپنی بے رحمی مین یکسان رکھتا تھا جبکہ اوسکے بہن دروسلا مرگئی اوسوقت جس کسی نے اوسکے مرنے کا غم کیا اوسکو سزا دی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا غم نہ کرنا چاہیے ٭ اور جس کسی نے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم نے واسطے غم نکرنے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام پرگنون سلطنت مین رعایا پر خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ فراج کے باشندون کے اسباب و رمال ضبط کر لیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے کام تمام زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش کے تیار کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپٹر[1] خیال کیا اور کبھی جونو[2] اور کبھی اوسنے اپنے تئین برابر مرکری[3] اور ہرکلیز[4] کے تصور کیا آخر کو یہ ظالم جیسی موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے سنہ ۴۱ عیسوی مین جو طربیون پریٹورین گارڈ کا تھا دفعتًا مارڈالا

(۱) جوپٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا

(۲) جونو جوپٹر کی جورو تھی

(۳) مرکری یونانیون مین پیغام بر تمام دیوتاؤن کا تھا

(۴) ہرکلیز یونانیون مین نہایت بڑا دیوتا بہادر اور شجاع گذرا ہے

حال شہنشاہ کلادیس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۹ پیشتر ہونے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کلیغولا کے رومیون نے چاہا
کہ ریاست جمہوری قایم رہے لیکن سپاہیون نے نہ مانا جو کہ اندنون بہت اختیار پاگئے تھے جبکہ
شہنشاہ سابق قتل ہوا اوسوقت کلادیس چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے کے
چھپ رہا اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑ گئی اور راستے مین اور بھی چند آگئے اور اوسکو
ہوادار مین بٹھا کر کیمپ پریٹورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر کیا اور چونکہ کلادیس
اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے
بھی لاچار اوسکو شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پا چلے تھے اور
سلطنت کے بعوض انعام کے بیچا ✣ کلادیس ایک بے وقوف تھا اور مزاج مین بھی لڑکپن
باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا کلادیس نے واسطے ہر دل عزیز ہونے
کے یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون شہنشاہ سابق کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیچ انتظام
ملک کے رکھی اور چاہا کہ کسیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہو جاوے اور اوسنے عزم بہادرانہ
بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاشس ایک جنرل کو وہان
بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان کی تھی شہنشاہ مذکور وہان سولہ روز
رہکر پلاشس اور وسپشین کو واسطے جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑ کر
چلا آیا اور کرکٹاکس شاہزادہ دیانیز نے بخوبی رومیون کا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہو کر

رومیہ کبری مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان وشکوہ کو دیکھا حیران ہوگیا
اور کہا + افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان وشوکت رکھتے تھے مجھہ غریب کے
جھونپڑی کا حسد کرین + کلاویس نے اوسکی تواضع بہت اچھی طرح سے کی غرضکہ شروع سلطنت کلاویس کی
لوگون کو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بے وقوف شخص سے ایسی امید کب ہوسکتی تھی
نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا نہایت سپکمینے غلام اوسکے عہدہ منصفی
اور صوبہ داری پرگنات پر مقرر ہوے اونکے ظلمون سے ہر پرگنہ مین فریاد مچ گئی مسلینا ملکہ شہنشاہ
کی نہایت فاحشہ اور تمام برائیان اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام رومیہ کبری مین مشہور تھی
حتی کہ جب شہنشاہ دار الخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوسنے شادی قیص سیلس سے کرلی اور بعد
تشریف لانے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے اوسنے یہ کام کیا تھا نارسیسس
غلام کلاویس نے شاہزادی کی تمام باتین ظاہر کین اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانی
عمل مین لایا چنانچہ اوسنے شاہزادی اور اوسکے عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے
اپنی بھتیجی اگریپینا سے شادی کرلی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ بد تھی اوسنے چاہا
کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ کلاویس اپنے خاوند کو ۶۰ برس کی عمر مین
بیچ ۵۴ سنہ کے زہر کھلا کر مار ڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک (۱) کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

(۱) سٹواک ایک فرقہ فاضلونکا یونان مین گذرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی سمجھتے تھے اگر کوئی آفت
یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھہ رنج نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس جب کبھی کوئی خوشی کی بات اونکو
حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھہ خوش نہوتے تھے + + + + + + + + + +

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی تربیت کا کچھ بھی اثر نہوا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہی کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہی لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خونی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ ۵۴ء عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت کے حالات کو لوگ بہت ناپسند کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے بھی عمل مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکے استاد سنیکا کے انتظام اور بہبودی ملک مین معلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی جلسون اور عیاشون کے ساتھ تمام دار الخلافہ مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا واگذاشت نکیا اس شہنشاہ کا نام بد واسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور ہی وہ انتظام اور کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اوسکی ما اگریپینیا نے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع کیا سنیکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا اختیار کم کر دیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا غاصب ہی اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کشتی لڑنا اور ہر ایک عیش کیطرف متوجہ ہوا اور بیاہ اوسکی شاہزادی نہایت بدصورت تھی اس اوقات مین سنیکا ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نہ تھی اندنون مین ایک سازش جو بر خلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور اوسنے جسپر ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

اوسنے اپنے اوستاد سینیکا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب درجہ اوستاد کے شہنشاہ نے
یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جسطرح پسند کرے چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھ گیا
اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھہ سے مارا گیا * یہ شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گرون مین
سمجھتا تھا چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک(۱) کے گیا
اور اپنے تئین ہرکلیز تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دار الخلافہ رومیہ کبریٰ مین
آگ لگادی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کے جا بیٹھا * القصہ حالات سے رومیون
اس شہنشاہ کے پڑھنے اور لکھنے سے بہت رنج حاصل ہوتا ہے آخرکو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم گئے
کی موت مرا کرتے ہین سو ہی ہوا * وندکس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشندہ گال تھا اپنے
ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جو کہ اسوقت مین صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا
مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور
ایک غلام کے گھر چھپ رہا اور مجلس سنیٹ سے اوسکے واسطے سزا موافق دستور رسم کی مقرر ہوئی * سزا موافق دستور رسم
سے یہ مراد ہے کہ پہلے رومیون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کے کوڑے مار کر ٹاٹ مین کے بہار سیکے
دریائے طبر مین پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ ایسا ہی حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے
ایک اپنے غلام کی عاجزی کی کہ تو مجکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام نے

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع کے لوگ اور شہنشاہ اور
سردار واسطے ظاہر کرنے فنون دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گری کے آیا کرتے تھے اور جو کوئی
قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا + + + + + + + + + + + + + +

بموجب اوسکے کہنے کے بیچ ۶۸ سنہ کے اوسنے خنجر سے ہلاک کیا اور وہ ایسی خصلت چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاتے ہین فقط

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندنون مین سلطنت مین پریٹورین گارڈ بالکل مالک تہے + گالبا جو کہ ایک عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنون کی صوبہ داری بہت عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجہ کمال رکھتا تھا اب ۷۳ سالکی عمر مین شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا مقرر ہوا جب کہ یہ شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ رتبہ حاصل کیا تھا ندیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشہ جو کہ رومیون کو خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور یہ سبب اب نہونے اس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر عظام جو کہ سلطنت مین تھے اون سے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے مال و اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس مزاج شہنشاہ کے لوگ ناخوش ہوئی اور آخر کو اوسکی واسطے جو کھون لاحق حال ہوئی جیسے کہ آیندہ کی سلطنت مین معلوم ہو جائیگا

ذکر شہنشاہ اوطھو کا

اوطھو شہنشاہ ۶۹ سنہ عیسوی مین رومیہ کبریٰ کا ہوا ہی یہ بادشاہ واسطے اوسکی برائیون کے مشہور ہے جسوقت کہ اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوسوقت ایک اسکا رقیب پالیسو واسطے

تخت نشینی کے موجود تھا اور اوطھو شدت سے قرضدار تھا اور اس قرضداری سے دق ہو کر
اوسنے چند بحال تجویزین واسطے تاج لینے کے کین اور اوسکو خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو
اس بات کی کچھ پروا نہ تھی کہ خواہ مین تلوار دشمن سے مارا جاؤن یا قتل مین گنہگار
ہو کر قتل ہون اوسنے اپنے شریکون اور دوستون کو بہکایا کہ مجکو منجمون نے بھی فتویٰ تخت نشینی
رومیہ کبری کا دیا ہے اور سپاہ کو بوقت تخت نشینی لینے کے امیدوار انعام کا کیا * ان ناظرین پہ
بخوبی واضح ہو کہ اندنون مین فوج سلطنت مین بہت اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک
سپاہ ہو گئی بعینہ ایسا حال ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان جسنے کنٹھہ
اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) * ایک روز اوطھو کو سپاہ اپنے مقام پر لیگئی
اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا بروقت تاج پہننے اوطھو کے گالبا جو شہنشاہ
رومیہ کبری کا تھا اور اوسکا شریک پاسے سو دونو مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ اوطھو
لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے اول ہی اوسکا مزاج خونی قطعی معلوم ہو گیا
جسوقت اوطھو شہنشاہ ہوا اوسوقت اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو شہنشاہ
رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطھو کے تھا اور اوس مین بہادری نہ تھی لیکن
وہ اپنے دو افسرون پر یعنی سیسینیا اور ویلنز پر بھروسا رکھتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جبسے
کہ شہنشاہ اغوسطس تخت نشین ہوا اور اب تک بسبب نہ واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن
لڑائی کے بھول گئی تھی اور سست اور عیاشی کے طرف مایل تھی اب فوج مین وہ دلیری نہ رہی جو کہ
سابق مین تھی واسطے شان اپنے ملک مین وہ کھلاتی تھی اسبب اول مین وطلیس نے شکست پائی

لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ اوطھو اور وطلیس کے مقام بدریکم مین واقع ہوئی اس لڑائی
مین چالیس ہزار آدمی کام مین آئے اب بھی اوطھو فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے
زیادہ لڑائی کرنی مناسب نسمجھی کہ اس مین ناحق خون ہوا اور ناامید ہوکر اوسنے خود اپنے تئین
مار ڈالا اور مانند کیطو کے اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کے تلوار مار کر مرگیا اور مورخ
بیان کرتا ہے کہ اس شہنشاہ نے سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ ہوتی تو اسکی سلطنت بھی
مانند نیرو کے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مضبوطی بدن کے مشہور رہے + + + +

حال شہنشاہ وطلیس کا

جب کہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ مزاج اور
بیرحمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک فعل تشنیع اور عیاشی کو کام مین
لایا اوسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کیا
کرتا تھا + وسپیشن ایک شخص تھا کہ جسنے عہد سلطنت کلیغولا اور کلادیس مین بڑی عزت
وشان حاصل کی تھی اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہودیون کے
مقرر ہوئی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے نمایان کیے اور فوج اضلاع
مشرقی نے یہ دیکھکر کہ اور پرگنات کی فوج بالکل مالک ہی خفا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے وسپیشن
سے کہا کہ تم فوج کو انعام دیکر تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج پرگنات مشرقی نے اوسکو
شہنشاہ مقرر کیا اور اکثر اضلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس بڑے

مین تھا اور اوسنے سبنیس بھائی وسپیشن سے اس شرط پر کہ اوسکو نیشن ملاکرے سلطنت چھوڑدینے کا عہدنامہ کرلیا لیکن جب رومیون نے اپنے شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونھون نے اپنے بادشاہ کو لاچار کرکے محل شاہی مین داخل کیا اور سبنیس کو قتل کیا اسی اثنا مین یہ شخص ایک افسر فوج وسپیشن کا مع فوج کے یہان آپہونچا اور وطلیس کو قید کرکے مار ڈالا ✣ ✣

ذکر شہنشاہ وسپیشن کا

اب وسپیشن سلطنت رومیہ کبری پر شروع مین قابض ہوا خصلت اس شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بروقت حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کو جو کہ اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کردیا اوسنے تمام باشندون کو اجازت دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ سے عرض کرے اوسنے چغل خورون اور گوئیندون کو ایک قلم موقوف کیا یہ بہت سادہ مزاج تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جبکہ کاروبار سلطنت سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو مسمی رطی مین تھا چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ بھی وہین رہتی تھی اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی غریب حالت مین جیسے کہ وہ ایام خوردسالی مین تھا رہے ✣ اوسنے اختیار سنت کو جیسے کہ سابق تھے دیا اور دوبارہ اونھون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی اسکی سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت مین وسپیشن واسطے زیر کرنے یہودیون کے گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام اضلاع یہودیون کو زیر کرلیا تھا لیکن فقط دار الخلافہ رکھا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور رومیہ کبریٰ کو چلا آیا لیکن وہان اپنے فرزند طیطوس کو چھوڑا اوسنے ایک مسلمہ
مین بیت المقدس دار الخلافۃ یہودیون کا قبضہ مین کر لیا لیکن بسبب سرکشی اور ضد زوری وہان
کے باشندون کے شہر مذکور کو رومیون نے خاک مین ملا دیا اور یک قلم غارت کیا اب دس سنہ شمسی
شوالہ جینس کو بند کروا دیا اور طیطوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت مین مقرر
کیا اور آخر کو ۷۹ برس کی عمر مین بیچ ۷۹ سنہ کے مرگیا + + + + + + + +

حال شہنشاہ طیطوس کا

خوبی قسمت رومیون سے بیچ ۷۹ سنہ کے طیطوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت نہین کہ اس شہنشاہ کے
اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہووین تو خلقت رنج کو بھول جاوے کسیکو
کہتے ہین طیطوس کی سلطنت مین رعایا بہت آسایش سے رہی یہ ہنر ظاہری و باطنی تمام رکھتا تھا
وہ واسطے خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنے بہادری ذاتی سے عزت اور شان رومیون
کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقانہ کے جو اس سے ایام خوردسالی مین بن آئے ذکر کرتے ہین
لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کلادیس ورنیرو مین
رہا تھا لیکن بفور تخت پر بیٹھنے کے اوسنے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام رعایا کی
ہر ایک افسر اور عمدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنے واسطے خوش رکھنے اپنی رعایا کے
بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشہ گاہ کی موافق
شان سلطنت کے بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین پہاڑ آتش خیز وسوویس مین سے

آگ او رفلزات نکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پومپی آئی او رہرکلنیم دب کر غارت اور زیر زمین دفن ہوگئے اسی بلاے ناگہانی مین فاضل پلنی بزرگ کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قہر کے شہر کیمپانیا نے نہایت نقصان اوٹھایا لیکن طیطوس نے وہان کے باشندون کی بڑی تشفی کی او اوسکا تلافی کیا اور جتنا کہ وہان کے لوگونکا نقصان ہوا تھا اوسکے عوض مین اپنی گرہ سے اوسنے خرچ کرکے مال و اسباب و روپیہ دیا جبکہ شہنشاہ مذکور خود وہان تشریف لے گیا تھا اوسوقت خاص دارالخلافۃ مین ایک قہرالٰہی نازل ہوا یعنی شہر رومیہ کبری مین آگ لگ گئی اور ایک بڑا حصہ دارالخلافۃ کا غارت اور ویران ہوگیا اس آفت سے جو لوگون کا نقصان ہوا اوسکا عوض اوسنے اپنی گرہ سے ادا کیا اور خزانہ عامرہ مین سے کسیکو نہ دیا بلکہ خود اپنا اسباب بیچکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا ✦ یہ نیک شہنشاہ جبکہ ایسے ایسے نیک کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آپہونچا اور اس جہان ناپایدار سے بیچ ۸۱ سنہ ع کے طرف وطن خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہین کہ اسکے بھائی ڈومیشن نے اوسکو زہر دیکر مار ڈالا اور خود اسنے تئین مستحق جہنم کا کیا ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

حال سلطنت ڈومیشن کا

اب ڈومیشن نے جو کہ حقیقت مین بے رحم اور بے وقوف تھا ۸۱ سنہ ع مین سلطنت حاصل کی اول اول مین جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہین وہ اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی مزاج اوسپر غالب آیا ✦ جب ملک الامان مین سرکشی ہوئی اوسنے وہان بعد رفع سرکشی کے بھی نہایت

قتل کے کہ اوس سے اوسکا خونی مزاج ظاہر ہوگیا گو نیدے اور خیلو رون نے دربار شہنشاہی مین
ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوے کہ وہ ہر ایک رئیس اور امیر کا تقویم دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ
سے عرض کرین تاکہ جسکی قسمت آئندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا
اور تمام لوگ اس ظلم و ستم کو گوارا نہ کرسکے اور ایک سازش خاص محل شاہی مین برخلاف شہنشاہ
کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور اسطرح پر ۹۶ سنہ ع مین اس ظالم سے جہان خالی ہوا

حال قسیصیص نروا کا

بعد سلطنت ومیشن کے سازش کرنے والون نے قسیصیص نروا کو شاہنشاہ پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا
جو خاندان قیصران رومیہ کبری مین سے نہ تھا یہ شخص مقام نارنی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا
ہوا تھا اور خاندان کریطین مین سے تھا بروقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس کی تھی اور
حقیقت مین نیک تھا لیکن کار بار سلطنت کا بسبب پیرسالی اور ملائمت مزاج کے نکرسکا اور
اسیواسطے اوسنے طراجان کو گود لیکر امور سلطنت مین شامل کیا اور جلد بعد اسکے ۶ چھ مہینے
سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی + + + + + + + + + +

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکیان جو لایق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا وہ عالی خاندان تھا وہ
فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ مدام اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور تمام

تکلیفات مین جو سپاہیون کو ہوتی تھین شامل رہا اوسنے برخلاف ایڈریشیا کی لڑائی کی اور اونکو جو پیشتر شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف کیا اسکی سلطنت مین خسرو شاہ توران نے آرمینیا کا قبضہ کر لیا طراجان نے یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو شکست دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دار الخلافہ تسیفن اور ملک شام اور ملک یمن کا قبضہ کر لیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف بہ نسبت انتظام کے زیادہ تر توجہ تھی + وہ اکثر کہاکرتا تھا کہ مین جوان برابر سکندر کے نہوا ورنہ مین بھی خوب فتح ملکون مین مشغول رہتا + علاوہ ازین اوسنے حق گیشیا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا اوسنے رعایا پر بہت فیاضی کی تواریخ مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے اوسکی جیب خاص سے تربیت پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام اور کفایت شعاری کے رعایا کو دولتمند کر دیا اسکی سلطنت مین دربار مین اچھے اچھے فاضل موجود تھے بلنی خرد اور شاعر جوینل اور مشہور مورخ طیسیطس اور پلوطارک اسکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہر طرح کے فنون نے ترقی پائی اس با ادب اور نیک شاہنشاہ نے ۱۱۷ء مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا +

ذکر شاہنشاہ ہیڈریان کا

یہ شہنشاہ ۷۶ء مین پیدا ہوا تھا اور اسنے بہ بہانہ اس بات کے کہ طراجان نے اوسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی حاصل کیا اور طراجان اسکا استاد بھی تھا

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طراجان سنے فتح کیے تھے چھوڑ دیے کسواسطے
کہ بموجب مقولہ شہنشاہ آغوسطس کے مشرقی حد سلطنت کی دریاے فراط تک کی
اور اسکا باعث یہ تھا کہ وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور
انتظام پہ زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہو جاتے
اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے
محتاج ہو گئے تھے اوسنے جہان کہین خراج گران دیکھے کم کر دیے اوسنے
چند شہر جو منقضی ہونے زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے اور شہر بیت المقدس
کو دوبارہ بنواکر آباد کیا اوسکو بیدل ہرسنے مین کچہ عذر نہ تھا اس باعث سے
رعایا اوس سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے واقف تھا
وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت کمال رکھتا تھا
القصہ عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا جس مین عسرت اور شان
اور امن اور بہبودگی رومیون کو ہوئی اوسنے طی طوس آرلیس انطونانیس
کو اس شرط پر گود لیا کہ بعد اوسکے وہ آنیس ورص کو مالک سلطنت کا کرے
حقیقت مین یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونھون سنے چالیس برس
نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت کی شہنشاہ
عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار ہو کر ۱۳۸ سنہ عیسوی مین
مرگیا اور نام نیک اس جہان مین باقی رکھا

+ + + + + + +

شہنشاہ انطونانس پایس

سلطنت انطونانس پایس کی مین مشہور واردات مین کم ہوئین لیکن اوسکی سلطنت مین رعیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی خصلت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ رکھتا تھا اور مدبر تھا اور قانون ایسے عمدہ جاری کیے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبون اور مفلسون کے تھی اوسنے عزم اور شان سلطنت کی دوبارہ قایم کی اور اوسکی نیکی اور خداپرستی اور عدالت کی یہان تک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکون کے درباد شاہون مین فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہین کہ اسکی تعریف تمام و کمال کر سکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر مین ۱۶۰ سنہ ع کے بائیس برس سلطنت کرکے مرگیا

سلطنت شہنشاہ انیص ورص

شہنشاہ انیص ورص بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جب یہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام تبدیل کرکر مارقوس ارلیص انطونانس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابین تصنیف کین جنمین اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہی اور وہ اب تک موجود ہین اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسمی لیوشس ورص تھا اسمین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اوسے اپنا ایک خون سمجھکر سلطنت مین شریک کیا جب کہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف شاہ

توران کے جو کہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا بھیجا وہ بیچارے
اوس سے لڑنے کے عیش و عشرت مین پڑا رہا اور ایک افسر کو بھیجدیا جسنے کہ شاہ توران کو شکست
دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور وینڈیلیز اور دیشینیز وغیرہ نے ملک یونان
وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوسکا عوض اپنے گرہ سے دیا
اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا
یہانتک جب کہ یہ سنہ ۱۸۰ع کے مرگیا تو لوگون نے اوسکے بت اپنے گھر مین رکھے ✦

حالت سلطنت رومیون کی ۱۸۰ع سے شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دومیشن سے جو سنہ ۹۶ع مین واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ مارکوس انطونینس پایس
تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سو اسی برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ
مین جو جو شہنشاہ رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان اور
رومیون نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نکی تھی اب بعد اس شہنشاہ کے رومیون مین
جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ اندنون مین رومیہ کبری مین پریٹورین گارڈ(۱)

(۱) پریٹورین گارڈ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبانی کیواسطے
مقرر ہوتی تھی اب یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہوگئی تھی جیسے کہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فوج لاہور جسکو
خالصہ کہتے تھے اختیار کلی سلطنت لاہور مین رکھتی تھی یعنی جسکو چاہتی تھی راجہ بناتی تھی اور جو کوئی اونکو
انعام یا کنٹھہ طلائی دیتا تھا اوسیکو وزارت یا راجگی لاہور دینی تھی تو بعینہ یہی حال رومیون مین تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی حتی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکو بیچ دیا اور چاہا جسکو دیدیا
اور جسے انعام بکثرت دیا اوسیکو شہنشاہی دی چنانچہ جب کمودس شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم
تھا اور بعد اسکے برطنکس نے چاہا کہ شہنشاہی حاصل کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت
رومیونکی نیلام ہوگی دیدیس جولینس نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور
سپاہ نے برطنکس شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم مین
خبر ہوئی اور اونکو گستاخی اور اختیار پاجانا فوج دار الخلافہ کا معلوم ہوا تو اونھون نے بھی جسکو چاہا
اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن سویرس نے جسکو صوبہ اللریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف
دار الخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہونچایا اور سویرس تخت پر
بیٹھا اور بعد سویرس کے کیرکلا ہوا اور ان دونو نے ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین اونکے لکھنے سے اپنی کتاب
کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر سویرس اور بعد ازان میگزمین اور بعد اوسکے غوردین اور دشیس اور
غیلوس اور ویلرینس اور غلینس اور کلاڈیس دوم اور آرلین اور طسیطوس اور پروبس اور
فیروس وغیرہ شہنشاہ ہوئے اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور گذرے ہین انکا حال تواریخون مین مفصل لکھا ہے
لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک مشہور آدمیونکا لکھنا ضرور ہے
اسواسطے ان شہنشاہونکا حال لکھنے سے مین مقصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر
ظالم گذرے ہین اور نیک طینت نہ تھے بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا پر
ظاہر ہوا جسکا نام قسطنطین اعظم تھا چنانچہ اوسکا حال بھی ہین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن تواریخ پر
واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دار الخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے اوٹھا کر

شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا اور ۳۳۰ع مین شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا ✤ اور فارسی کے
تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطنیہ دار الخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا
تاریخ روم کی جانتے ہین اور اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ
میری دانست مین کسینے نہین لکھی ہی اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز نے شہنشاہ
قسطنطین تک لکھی اور عنان قلم کو اور طرف موڑ کر متوجہ کرتا ہون لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین
اعظم کا کہ نہایت بڑا آدمی گذرا ہی لکھتا ہون ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ ہوا ہی اور جسکا اب تک
بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہی یہ اقبالمند بادشاہ بیٹا قسطنطین کلورس کا تھا اور ۲۷۴ع مین باغ ہستی مین
نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکھنے کو چاہیے لیکن
بطور مختصر واسطے اطلاع اہل علم دوست کے لکھتا ہون بوقت وفات والد بزرگوار اپنے کے وہ
بحمایت فوج کے ۳۰۶ع مین تخت شہنشاہی جلوہ افروز ہوا اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم
فرنیک کو شکست دی اور دریاے راین کو پار کرکے ملک بلجیم پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فلسطا
بیٹی میگزیمین سے شادی کرلی لیکن بعد اس رسم کے اوسنے اپنے خسر سے لڑنا ٹھرایا کسواسطے کہ اوسنے ملک مین جھنڈا
سرکشی کا بلند کیا تھا اور اپنے تئین شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن یہ چھوٹا لقب شہنشاہی کا
چندروز کا تھا کسواسطے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

جہنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام مغز نشص تھا مستعد
بجنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض بہنوئی سے لیوے لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اللہ تعالی
کے یہان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین اوسکا نام ہونا تھا تو کوئی کچہ نکرسکا اور ایک اور امر
عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہے کہ شہنشاہ سنے خود یوسی بس سے فرمایا کہ مینے آسمان پر ایک
صلیب (۱) دیکھا ہے اور اوسپر یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا (ان ہوک سگنو ونسے) اس عبارت سکے
معنی یہ ہین کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ نے
جلد بفور دیکھنے کے یہ علامت آسمان مین اوسی طرح کی جھنڈے شہنشاہی تیار کروائے اور
اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے اپنے دشمن مذکور یعنی سالے کو قید کرکے دریائے
طبر مین پھنکوا دیا اس بات کے واقع ہونے سے وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا
اور حکم دیا کہ اہل عیسائی کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لسی نس
سے کردی لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جوکہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی ندیکھ سکا
اور حسد کرنا شروع کیا اور یہ خلاف شہنشاہ کے مقام مینو نیا مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ
لڑائی پر خلاف اپنے داماد کے چڑھا اوسوقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے
اور اوسنے بر وقت کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنے حق مین
دعا مانگی اور خلاف اسکے شہنشاہ کا داماد جھوٹے دیوتاؤن اور منجمون اور جادوگرنے والون
پر اپنی فتح کا بھروسا رکہتا تھا آخیر انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خون ریزی کے

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی تھی ✣

شہنشاہ قسطنطین متنبہ ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو امن بخشا اور اس گستاخی کو اوسکی معاف کیا لیکن بعد ازان اوسکا بلند نظر داماد چھپکا نرہا اور پھر دشمنی اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کیا اور مروا ڈالا اب بعد انفراغ ان جھگڑون کے شہنشاہ قسطنطین بالکل مالک مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوس کا ارادہ یہ ہوا کہ کسیطرح سے ملک مین امن اور انتظام ہوا اوسنے انصاف مین بڑی عزم دکھلائی اور بیچ پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرمجوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت مین مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف ملک گیری کے بھی رکھی اور اوسکے عہد مین دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطنیہ مین اچھے اچھے فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے بہت اچھے اچھے کام نمایان کیے لیکن چند کام اوس سے ایسی برہمی کے بھی ہن آئے کہ اوسنے اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا لگ گیا ایک بڑی بدنامی کی بات اوسکے حق مین یہ ہوئی کہ اوسنے کرسپس اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے اکتیس سال جہان مین حکمرانی کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایکدن خاک مین ملنا ہی ۳۳۷ع مین اس جہان ناپایدار سے طرف وطن خاص کے رحلت کر گیا اور صرف اپنا نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا اوسکے تین لڑکے تھے اون لڑکون مین سلطنت روم کی تقسیم ہوگئی شہر قسطنطنیہ اوس ترکستان مین واقع ہی جو کنارہ فرنگستان پر ہی اور نزدیک اس کے ملک یونان واقع ہی اور اب اس زمانہ مین بھی شہر قسطنطنیہ دار الخلافہ سلطان روم کا ہی

+ + + + + + + + + + + + + + + +

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا جو کہ یونان مین واقع ہے تھا
فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر کے حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس بڑے فاضل
نے اوسکو ایسی تربیت کی کہ وہ اظہر من الشمس ہے سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی
عمر مین تین سو چھتیس ۳۳۶ برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے یعنی آج تک دو ہزار ایک سو ۲۱۸۳
تراسی برس گذرتے ہین کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے کار بہادری کے
اور بڑی بڑی مہمین کین ہین کہ حال مفصل اونکا میری تمام کتاب مین بھی گنجایش نہین کر
لہذا کچہ تھوڑا سا حال مختصراً لکھا جاتا ہے + واضح ہو کہ جب سکندر بیس ۲۰ برس کی عمر مین تخت پر
بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا تخت نشین ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے
ساتھ کمال شجاعت کے اہل یونان کو خوب سزا دی اور اپنا مطیع کیا یہان تک کہ چند روز مین
اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سو چونتیس ۳۳۴ برس پہلے پیدایش حضرت عیسی کے
بائیس ۲۲ برس کی عمر مین اسنے فتح کرنا سلطنت ایران کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کرنے
دریاے گرینی کس کا کیا تو ایرانی فوج نے اوسے سامنے سے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی
شجاعت سے فوج ایرانی کو وہان شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ مین موسم گرمی کا
نمودار ہوا اور سکندر نے کچہ اپنی فوج کو رخصت واسطے گھر جانے کی دی بعد تھوڑے
دن کے جب اسکی فوج گھر سے واپس آئی تو اسنے ادہر اودہر کے ملک بھی دو

سیفلی گوبنا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا اور فتح عظیم حاصل کی اور
بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام و مصر وغیرہ کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا مین دارا تو بچکر بھاگ
گیا لیکن اوسکی ما اور اوسکی جورو اور تمام عیال و اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھہ قیدی ہوئے اس
بڑی عظیم فتح نے اور ریاستون کو جو کہ آس پاس تھین ڈرا دیا اور سبھون نے تابعداری سکندر کی
اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کے متوجہ ہوا اور ملک شام کو فتح کرکے واسطے زیر
کرنے ملک مصر کے جا کر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور دریاے نیل جہان کہ سمندر سے ملتا ہے
ایک شہر بہت عمدہ اور شاندار تعمیر کروایا جو کہ اب تک آباد ہے اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جبکہ
سکندر مصر مین تھا کہ اوسکو یہ خبرین پہونچین کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے
بڑی فوجین تیار کین ہین یہ خبر سنتے ہی یہ مصر سے پھرا اور دریاے فرات کو پار کرکے الجزیرہ
مین جو کہ درمیان ٹگرس اور فرات کے واقع ہے آیا اسی وقت مین دارا بھی اپنی فوجین لیکر
آربلا سے چالیس میل آگے بڑھ کے بڑے بڑے میدانون مین آن پڑا اور سکندر
بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کرکے مقابلہ اپنے دشمن کے آگیا اور ایک مورخ بیان
کرتا ہے کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھہ کے تھی اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر
نے باوجود اس قلیل فوج کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج
دارا کی جہان کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین سے شروع
ہوگئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا کہ کسیطرح سے خاص دارا کو قید کرون ا
مین یہ تو اس فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن یہ جھپٹ خود اپنے ساتھ

بہت عمدہ اور کار آزمودہ سوار لیکر لڑائی مین گھس گیا اور خوب لڑا یہ لڑائی بڑی دیتک جاری رہی اور لاکھون آدمی مقتول اور مجروح ہوئے حقیقت یہ ہی کہ یہ اخیر نہایت بڑی اور بھاری لڑائی تھی لیکن اخیر نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی مین سے بھاگ گیا اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے دارا کے سکندر نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ مین ہوتا ہوا طرف اصفہان کے جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر بھاجل مین پہونچا تو اوسنے خبر پائی کہ دارا کو اوسکے دو بڑے بڑے افسرون نے رستہ ہی مین دارا کو مار ڈالا جبکہ سکندر نے راستہ مین دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا رنج ہوا اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان کے دفن کیا اس طور پر ایسی طاقت سند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھ آئی اب سکندر نے خراسان قندھار بلخ ماوراء النہر مین ہوتا ہوا اور اونکو فرمانبردار کرتا ہوا واسطے ارادہ فتح کرنے ہندوستان کے کابل مین آیا مورخ بیان کرتے ہین کہ شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا سکندر کا ہی سکندر نے کابل مین سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے بلوایا اور راجہ تکشلا نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشتیان واسطے پار کرنے دریاے سندھ کے تیار کروائین اور دریاے مذکور کو پار کرکے ہندوستان مین آگیا اور سکندر یہان دریاے جہلم پر بھی راجہ فور سے جو ایک راجایان ہند مین سے تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فور نے شکست کھائی اور سکندر نے اوسے تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر نے دریاے چناب اور راوی کو

پار کیا اور راستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی اب سکندر دریاے بیاس تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانے کا تھا اور انہدنون مین راجہ پٹنہ کا چندرگپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر کی عرصہ نو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اوسنے اب مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جاکر عیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا ہرچند سکندر نے سمجھایا لیکن اونسنے نہ مانا ناچار سکندر نے طرف اپنے وطن کے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے راستہ مین سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر نے بڑی بہادری اور مردانگی کو کام مین لاکر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر شہر مین گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑکر شکست دی لیکن اس لڑائی مین اسنے اتنے زخم کھاے تھے کہ توقع زندگی کی نرہی تھی لیکن بعد چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا اور ایران مین ہوکر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کے چلا گیا اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آپہونچا اور عارضہ بخار کا لاحق ہوا اور اسی مرض مہلک مین جبکہ اوسکی عمر ۳۲ بتیس برس کی تھی ۱۲ بارہ سال سلطنت کرکے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کرگیا + حقیقت یہ ہی کہ جیسا یہ شاہنشاہ یونانی گذرا ہی اور اسنے نام پیدا کیا ہی آج تک کوئی ثانی اسکا صفحہ زمین پر نہین پایا گیا ہی قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ اوس کی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرے فقط تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہی

+ + + + + + +

شبیہ شاہنشاہ سکندر



حال سلطنت دمطریس کا

دمطریس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور مورخ اسکو بھی بہت
مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ
سکندر کا سا نصیب اور اقبال نہین رکھتا تھا یہ بادشاہ بیٹا انتطی غونس کا تھا جب کہ
دمطریس بائیس برس کا ہوا تو اوسنے برخلاف بطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور بعد
بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازا مین شکست کھائی لیکن بعد اسکے اوسنے اپنی فوج کو
دوبارہ آراستہ کیا اور دو سے پچاس جہاز تیار کروا کر طرف شہر اسنیہ کے جو کہ دار الخلافہ
یونان تھا گیا اور وہان اوسنے فیلرس کو شکست دے کر وہان سے نکالدیا اور بعد
اسکے اور اور فتوحات نمایان کین اور قسندر شاہ مقدونیا کو شکست دی اور پیرو شاہ
سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین بڑا نام پیدا کیا رشک سے لے گئے اور ایک
فوج جرار جمع کی اور ۳۰۱ بیشتر حضرت عیسی کے درمیان اونکے اور شاہ دمطریس کے
جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ جاری رہی اور مقام رزمگاہ مین باپ
دمطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے دمطریس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا
اور بعد اسکے چونکہ دمطریس بڑا شجاع تھا پھر اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اسنیہ کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا
کو قتل کر کے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک
شام مین ۲۸۳ برس بیشتر عیسیٰ کے مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا + تصویر بھی اسکی درج کی

شبیہ دمطریس



حال بادشاہ پررس کا

واضح ہو کہ پرانے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور قومین گذری ہین ہر طرح کے آدمی
ان قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکما اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ
سب ان قومون مین پائے جاتے تھے اور اسواسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین
اونکا حال عاقلان اور علم دوست کے نزدیک خالی از فائدہ نہین ہے + واضح ہو کہ ملک اپیرس
ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پررس تھا اور چند روز کے بعد قوم
مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پررس جو
بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ الیریکم کے لیگئے اور اوسکی
پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پررس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور جب اوسکی
عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دلوا دیا
پانچ برس بعد ملک اپیرس مین لوگون نے سرکشی کی اور پررس کو اپنے تخت اور سلطنت
کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دمیٹریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اپنے سالے
کی طرف سے مشہور لڑائی مقام اپسس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت
ظاہر ہوا جب دمیٹریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہدنامہ صلح کا ہوا اوسوقت پررس
بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسنے وہ لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انٹی گون
بیٹی برنیس کی نے بجائے شادی کرنے بطلیموس شاہ مصر سے جس سے

نسبت قرار پائی تھی پرنیبس نے پررس سے شادی کر دی اور اس باعث سے پررس کو
یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو نیبس کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا جو اوسنے حصہ غاصب
نیوٹولمس سے حاصل کیا تھا لیکن نیوٹولمس نے بہ بہانہ دعوت کے نیبس کو زہر دیا پررس
اب شریک سی میکس کے ۲۹۲ سنہ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ میسیڈن کا ہوگیا لیکن
اوس ملک کے لوگون نے پررس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اور کسی بادشاہ کو سوائے
سی میکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد ازان ٹارنٹیس نے پررس کو بلوایا اور
کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے مہم کر چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اطالیہ سے
گذرا اور رومی کونسل کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تمھارے اور تیٹی ٹارنٹیس کی صلح کروا دینگے
رومیون نے اس بات کو نہ قبول کیا اور کہا کہ ہم کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین
چنانچہ پھر آپس مین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پررس رومیون پر بسبب ہاتھیون کے
فتحیاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہان تک کہ شہر روم دار الخلافہ کے نزدیک
جا پہونچا اور وہان جا کر سنکاس شاگرد ڈمستھنیز فصیح کو روم کو بھیجا کہ ہم تم سے
دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ اگر پررس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے
تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج لیکر چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپس مین
ہوئی اور پھر پررس فتح مند ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پررس یہان
لڑ رہا تھا کہ شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کرے
چنانچہ پررس نے کارتھیج والون سے لڑکر اونکو شکست دی اور اریکس اور ادرس

ضلعون کا تیجیج والون کا قبضہ کرلیا اس وقت پرس کو ٹارنی ٹیس نے دوبارہ ملا لیہ
کو واسطے لڑنے رومیون سے بلوایا اور ایک لڑائی ٹوٹیم مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پرس
نے شکست پائی اس سبب سے پرس اپنے ضلع ایپرس کو چلا گیا اور وہان سے اور
تازی فوج جمع کرکے چلا اور گو ناٹس بادشاہ میسڈن کو شکست دی اور تھوڑا سا اچھا
ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان دریان ارشیمیشس
اور آرشیمیس کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ پرس آرشیمیش کی طرف ہو کر شہر مین چلا گیا
لیکن اوسکو ارشیمیس کی فوج سے لڑنا پڑا اور اس لڑائی مین یہ ایک عورت
کے ہاتھ سے جسنے ایک کھپریل کا کھپرا اوسکے سر مین مارا مر گیا اور اس عورت نے
اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واردات دو سے بہتر برس[۲۷۲]
پیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰؑ کے واقع ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی
بادشاہ نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص
کی بیماری تلی کو اپنا داہنا پیر چھوا کر اچھا کر دیا تھا اسیواسطے لوگ اوسکے اوس
انگوٹھے کو بڑا کراماتی بتلاتے ہین تصویر پرس کی بھی دوسرے صفحہ
مین درج کرتے ہین فقط

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حالات دلیر و شجاع سرداران عالی وقار ملک روم قدیم کا

اب مین اون بہادران اور جنگ آوران رومیہ کبری کا جو سابق مین گذرے ہین

شبیہ بادشاہ پہرس



لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک کتاب مین
ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی اکتفا نکرے لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی
یہان کے لوگون کے لکھتا ہون اگر ہندوستانی اونکے حالات سے واقف ہوتے
تو رستم اور زال کا ہرگز نام نہ لیتے فقط

حال سلاح کا

سلاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہے وہ ایک عالی خاندان اور علاقہ جلیلہ کونسل کا
(اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھ چکے ہین) روم مین رکھتا تھا یہ سردار ۱۳۷ سنہ پہلے
حضرت عیسی کے روم مین ایک غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عظام نے اوسکو اپنی
پرورش مین رکھا اور بعد اوسکے سلاح اوسکی دولت کا مالک ہوگیا اوسنے ملک حبش اور
مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار ماریص کے بہت شجاعت کے کام کیے اور بعد ازان ماریص کو زیر
کرکے ملک شام اور ارمان اور بغداد وغیرہ مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبرے
نے برخلاف اوسکی سازش کی اور سلاح یہ سنکر بہت خفا ہوا اور دار الخلافہ کی طرف
کوچ کرکے اور وہان داخل ہوکر اوسکا قبضہ کر لیا اور اوسکے سامنے کوئی اور حاکم
کان نہ ہلا سکا اور بعد ازان اوسنے متراد طیس شاہ یونان کو زیر کیے اوس سے پھر
صلح کر لی لیکن اس غیر حاضری مین جو لوگ رومیہ کبریٰ مین دخل پاگئے تھے اونکو اوسنے
آنکر زیر کیا اور رومیہ کبریٰ کا مالک ہوکر کاربیرحمیون کے کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور تدبیر

شبیہ سلّاح



اور شیر افگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخر کو ۷ شتہ پیشتر عیسی کے اوسکے بدن مین
کیڑے پڑ گئے تھے اور وہ مر گیا ٭ تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہے ٭ ٭ ٭ ٭

حال مارقوس انتطنی کا

یہ مشہور سردار حکام ثلث روم مین سے ایک حاکم تھا پچ ۸۳ شتہ پیشتر حضرت عیسی کے روم
مین پیدا ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے تمام جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا
اور بعد اسکے وہ ملک شام کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بٹھانے مین اپنی
شجاعت سے بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ شہنشاہ
قیصر کے ساتھہ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا دوست ہو گیا اور
بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو حکومت مقیدہ دنیہ اور شام کی ملجاے لیکن اس ارادہ مین
کامیاب نہوا برخلاف بروطس اور کیشیص قاتلان قیصر کے لڑا اور اونکو فلیپیا
شکست دی اور برخلاف بروطس کے سامنے رومیون کے درباب مارڈالنے
شہنشاہ قیصر کے فصیح کلام کیے ٭ اور بعد ازان انتطنی مصر کو چلا گیا اور شہر سکندریہ
پچ ۳۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی اسکے جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کر دی ٭
٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوتی ہے

ذکر پومپی اعظم کا

شبیہ مارقوس انطنی



یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہی حکام ثلث روم مین سے قیصر کے ساتھہ ایک
حاکم کبیر یہ بھی تھا یہ بہادر ایک عالی خاندان تھا اور ۱۰۵ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے
پیدا ہوا اور فن سپاہ گری کا اپنے باپ سے حاصل کیا اور بیچ عمر ۲۳ برس کے
حکومت پندرہ ہزار سوارون کی حاصل کرکے سردار سلاح کے ساتھہ ہوا اور اوسکے
دشمنون کو بیچ افریقیہ اور جزیرہ سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبری
مین آنکر علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو ایشیا خرد سے
پرے تک فتح کرکے پھرا یا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھہ حکمرانی کرتا رہا اور
اور قیصر کی لڑکی سے شادی کر لی لیکن آخر کو بسبب رشک اور حسد شہنشاہ قیصر
اور پومپی مین عداوت قلبی ہو گئی اور پومپی نے بیچ لڑائی فارسیلیا کے قیصر سے
شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ گیا اور وہان وزرا شاہ مصر کے
حکم سے ۴۸ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے قتل کیا گیا + تصویر اوسکی صفحہ دوسرے
مین درج ہوئی ہی + + + + + + + + + + + + + + + + +

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون سے تھا ۸۵ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا
جبکہ پومپی قیصر کے ساتھہ لڑتا تھا اوسوقت بروطس پومپی کے طرفدارون مین تھا
لیکن بعد غارت ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھہ سے بروطس قیصر کا نہایت دلی دوست ہو گیا

شبیہ پومپی اعظم



اور شہنشاہ اوس سے نہایت محبت رکھنے لگا اور مدارج اعلی پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی
روم مین مثل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزومند تھا کہ قیصر سلطنت رومیون مین
اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکے بالکل تابعدار اور غلام نہ ہو جاوین اسیواسطے اوسنے
ایک سردار کیشیص ادرا اور امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو
معرض قتل مین پہونچایا ۔ انطنی یہ سنکر خفا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو
شکست دی اور بروطس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ رومی اوس سے
نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت فصاحت سے کی لیکن
کچہ فائدہ نہوا ۔ اور اپنے اوپر یہ آفت دیکھکر اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا
کہ تو مجکو قتل کر جو مین بےعزتی سے مارا نجاؤن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے
بموجب اسپنے امیر اعظم کی خواہش کی اوسکو خنجر سے بیچ سنہ ۴۲ پیشتر حضرت عیسی کے
ہلاک کیا ۔ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے ۔ ۔

ذکر قیس ماریص کا

ماریص بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوس مین تمام	ہزبر افگنی تھا سدا اوسکا کام
ہزبران و دیوان و پیل و پلنگ	مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

شبیه بروطس



سنہ [illegible] پیشتر حضرت عیسیٰ کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ علاقہ جلیلہ کونسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ مین برخلاف وہان کی خاقان کی چڑہائی کی اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک ضلع سلطنت روم مین اوسنے ایک لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمبریا سے لڑا تو اوس لڑائی مین ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھہ ہزار اوسکے ہاتھہ قیدی ہوے بعد ازان سلاح جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہو گیا اور ماریص اوس سے لڑتا رہا اور آخر کو ۸۶ سنہ پیشتر عیسیٰ کے مر گیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج کتاب ہے

+ + + + + + + + + + + + + +

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کونسل پر ممتاز ہوا اسکی بہادری کے آگے رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین اوسکے حال سنکر عشش کرتے ہین بسبب نہایت دلیری اور شجاعت کے اوسکا لقب ملک روم مین + (فتح مند شمشیر روم) + تھا وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان کے بادشاہ برطومیس کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا اور شہر سرکیوز کو جو جزیرہ سقلیہ مین واقع ہے بعد تین برس کے محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت اسباب کے سننے کے فاضل ارشمیدس اوس کے ایک سپاہی کے ہاتھہ سے مارا گیا نہایت رنج کھایا اور بعد اوسکے وہ ہنی بل سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتھیج کا تھا

شبيه قيس باريس



ا اور وہ اس لڑائی مین ۲۰۸ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے مارا گیا اور دشمن نے اوسکو بڑی شان وشوکت سے دفن کیا + تصویر مارسلس کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے +

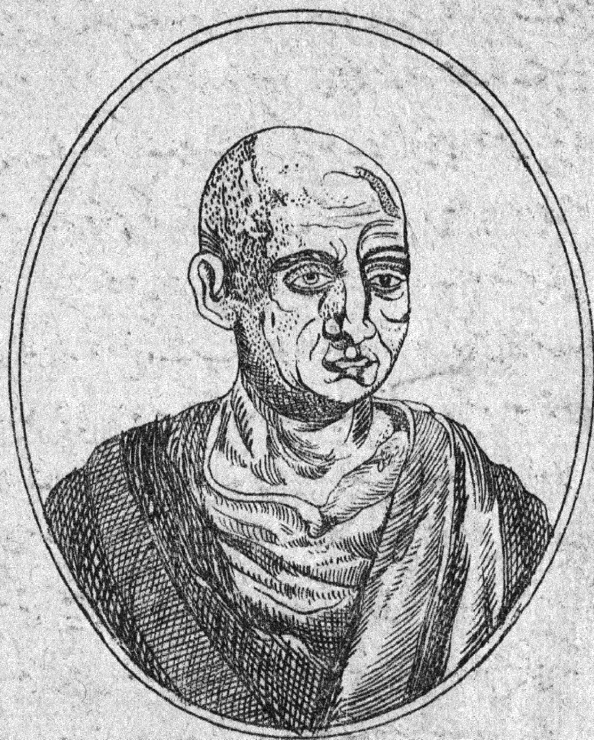


ذکر سیفن کا

سیفن بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور روم مین گذرا ہی ۲۳۵ برس پیشتر حضرت عیسی
کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا اوسنے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا
یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر جاسے لڑائیوں میں اوسکی پرہیزگاری کا حال
بخوبی معلوم ہوتا ہی ملک ہسپانیہ مین اسنے پچاس ہزار پیادون اور چالیس ہزار
سوارونکو شکست کامل دی اور بعد ازان اوسنے ملک افریقہ مین فوج کشی کی اور فتوحات
نمایان کرکے ملک فتح کیے بعد ازان اوسنے مشہور نامور ہنی بل کو مقام زاما مین
شکست دی اور اوسکو تابعدار رومیون کا کیا اور بعد ازان وہ نزدیک دریاے
فرات اور دجلہ بغداد تک بھی آیا اور جب شہر رومیہ کبری مین پہونچا تو وہ
ناحسان مندی رومیون سے بہت خفا ہوا اور کیمپینا کو چلا گیا اور وہان
اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحبت اور گفتگو حکمایان اور
فاضلان مین رہا اور درجہ خہیہ کو ۱۸۱ برس پیشتر حضرت عیسی کے اس سراے ناپایدار
سے اپنا رخت زندگی اوٹھا کر طرف وطن خاص کے کوچ کیا فقط تصویر
اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین درج کتاب ہوتی ہی + + + + + + + +

ذکر فلیمینس کا

شمیه سیفن



یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آور ملک روم مین گذرا ہی یہ شخص ۲۲ سنہ پیشتر حضرت
عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت سکے
حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ ہمیشہ سے سرکش ہوتی رہی زیر کیا
وہ افریقہ مین لڑا اور ملک ارمان مین جو کہ سرکشی ہوتی تھی وہان بھی وہ گیا اور
اپنی شجاعت کو ظاہر کر کے بلوۂ مذکور کو فرو کیا غرض کہ مین تفصیلا کہان تک لکھون
وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی

ابیات

ہمیشہ فتح تھی نمایان وہان
یہ کہتا ہی تاریخ دان روزگار

جدھر کو گیا لیکے تیغ و سنان
وہ یک تن تھا مانند یکصد ہزار

درشت و توان تھا عجب پہلوان
قوی بازو و سخت تھا زورمند

دلیر و جہان گیر کشورستان
تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح اور خوش تقریر
اور وضع ولغریب رکہتا تھا ناظرین کتاب پر اوسکی خوبصورتی اوسکی
تصویر سے معلوم ہوجاے گی وہ بلاد تاتار مین بھی گیا تھا پیچ ۲۳ سنہ پیشتر
حضرت عیسی کے وہ مرگیا اور نام بہادرانہ مورخون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط
تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہی + + + + + + + + + + +

شبیه طلیمینس



حال اسبیدس کا

یہ گردپیل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان مین بیچ سنہ ۴۵۰ پیشتر حضرت عیسی کے
پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان کے اپنی کتابونمین درج کرتے ہین کہ یہ ایسا شخص جہانگیر
پیدا ہوا تھا کہ اوسکو سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتای روزگار تھا کہ اگر رستم اور روئین تن
اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اصلا دنیا مین افتخار نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے
کہ بیان رستم کا افسانہ ہی لیکن یہ شخص حقیقت مین رستم عہد گذرا ہی خوبصورتی اور حسن اور
چال ڈھال اور خط وخال چہرہ کی ایسی تھی کہ لوگ اوسکی صرف شکل کو دیکھکر واہ واہ کرتے
تھے سسر دنفیسیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت وبلاغت کے ساتھ لکھا ہے کاش
اگر مین بھی فصیح ہوتا تو بیشک اوسکے حالات خوب لکھتا اسبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا
اور اس فاضل سے اوسنے تربیت پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان
کارزار مین بھی اوس فاضل تبحر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیونمین اپنا فن سپہ گری ظاہر کیا
یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے لسندر شاہ یونان کو شکست دی لیکن اوسکے ہموطنون نے
اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ شاہ ایران کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے
وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن سنہ ۴۰۴ پیشتر حضرت
عیسی کے اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگا دی اور جب وہ جان بچانے کیواسطے
بھاگا تو اوسکو نیزون سے مار ڈالا فقط + تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے + + +

شبیہ لبیدس



ذکر ملطدی کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ وشیر افگن شہر اسنیہ دار الخلافۃ ولایت یونان مین پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب داراب اول شاہ ایران نے ولایت یونان پر لشکر کشی کی تو بیچ ایک مشہور لڑائی کی جو کہ سنہ ۴۱۹ برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطدی نے کل بارہ ہزار فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب وہ سرکش جزایر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ فتوحات نمایان نکرسکا اسواسطے وہ اسنیہ کو چلا آیا اور بسبب اس قصور کے نا احسان مند یونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قید خانہ مین بعد حصول مصائب اور آفات شدید کے سنہ ۴۸۹ پیشتر حضرت عیسی کے مر گیا اگرچہ اوسنے اور بہت جا بجا کار مردانگی کے ظاہر کئے لیکن مختصراً ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بسبب قلت جا کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے ÷

حال تھمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور یہ امیر عظام خاندانی سنہ ۵۲۵ پہلے حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا جب کہ یہ شخص صغر سن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بسبب اس فعل شنیع کے اوس سے اوسکی جایداد اور اسباب موروثی چھین گیا جبکہ تھمسطوکلی جوان ہوا اور ہوش پکڑا تو اوسکو اس بدنامی سے بڑی ندامت اور خجالت حاصل

شبیه ملطدی



ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کار نمایان کرے جنمین شان ہو اور ملک کی بہترائی
ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہو سکتی ہے چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت
کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست ہو جاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ
اوسکو حکومت لڑائی کے برخلاف باشندون کورفیو کی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح
انجام ہوئی اور اوسنے سمندری چورونکو سزا دی اور تجارت کو ترقی دی جبکہ اردشیر
شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر اسنیہ کو مسمار کر دیا اور
اسکے پیچھے پرگنون یونان کو تہ و بالا کر دیا اور نہایت مشہور لڑائی مقام تھرمو پلی مین شاہ
ایران نے فتح پائی اور اس نازک وقت مین تمام ریاستین یونان اکی فارسیون
کے نام سے لرزان تھین لیکن خدا کی عنایت سے تھمسطو کلی اس زمانہ مین ایسا بہادر
اپنے ملک کا خیر خواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین فوج قلیل سے شاہ
ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران کو بھاگ گیا + لیکن بعد ازان اوسپر
نااحسان مند یونانیون نے الزام لگائے اور وہ یونان سے طرف ایران کے
چلا گیا اور وہان کے بادشاہون نے بسبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی کے اوسپر
بہت مہربانی کی اور تین گانونکا خراج اوسکے گذارہ کے موافق مقرر کیا آخر کو ۴۶۴ برس
پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوسنے خود اپنے تئین ہلاک کیا فقط + تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

حال حکیم سقراط یونانی کا

شبيه تمستوكلى



سب پر روشن ہی کہ زمانۂ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرح کی علم اور دانائی کی کان تھا زمانہ سابق
مین درمیان فاضلان اور دانایان یونان کے ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہی
جسکے اوصاف سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص ۴۷۱ سنہ پہلے پیدا ہونے
حضرت عیسیٰ کے شہر اسینیہ مین جو کہ یونان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے
اپنے باپ کے پیشۂ تجارت کو بہت چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم
اور فنون ہر طرح کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلون یونان کی اختیار کی
اور تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی مدد سے ہر طرح کے علم
مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دھوم مچ گئی سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار لوتر جو
ایک قسم کا سکہ ہے دیگیا تھا لیکن اس نیک مرد نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
مین دیدیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانا نے اوسکا خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ
مقدونیہ نے ہر چند چاہا کہ یہ حکیم کچھ مانگے اور مین اوسکو کچھ دون لیکن اوسنے لینے سے انکار محض
کیا اکثر مورخ بیان کرتے ہین کہ سوای علم اور فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی کہ استقلال
بدرجۂ کمال رکھتا تھا * کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا بُرے مدارات سے اوسکو رنج نہین
ہوتا تھا * فاضل سینکا بیان کرتا ہی کہ اوایل عمر مین اوسکو یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا
لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس کشی سے تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ
کا ذکر کرتے ہین کہ ایک شخص نے اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا
زنطیپی اس حکیم کی جورو کا نام تھا جو کہ اس سے بہت سختی سے پیش آتی تھی *

اس عاقل کے سبب سے بڑی توجہ یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پہونچے اور لوگ
توہمات اور گمراہی سے نکلکر راہ پر آوین اور اخلاق درست ہووین اس حکیم نے کوئی
مدرسہ یا جاے درس نہین بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلا بوقت اجتماع حاکمان عدالت
کے یا بوقت مجتمع ہونے خلقت کے حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور زہر نوش کیا
اوسوقت تک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگون کو کی اور کوشش واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا
اور ایسی خدمت اپنے ملک کے تربیت دینے مین کی جو کسی حکیم نے ایسی نکی تھی حکیم افلاطون
اس فاضل کا بہت بڑا اور ہزار شاگردون کے برابر ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت
ایسی ہے کہ ہر ایک مرد و زن ہر ملک کے اوسکی دانائی کے ثناخوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد
رشیدون مین سے تھا + افلاطون بوقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر و
سپاس قادر مطلق کا بجالایا اور اللہ تعالے کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے
رب العالمین مین تیرا بڑا شکر گزار ہون کہ تو نے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی + اور مجکو یونان
مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر یہ علم حاصل کرتا + اور سوم یہ کہ مین
اس بات کا بہت احسان مانتا ہون کہ تو نے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور مینے اوس
عالم اور ہمہ دان کی قدمبوسی سے فیضیاب ہوکر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا +
ایک روز کا ذکر ہے کہ السبیدس سردار ایتھکا یہ شیخی کر رہا تھا کہ مین بڑی دولت اور ملک
اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا کہ اے السبیدس ذرا ادہر آؤ اور نقشہ
روے زمین کا ملاحظہ کر اور بتا کہ تیرا ملک ایتھکا اس نقشہ زمین پر کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین کو

دیکھا آنکھیں کھل گئیں اور کہا کہ اس نقشہ میں بہ نسبت تمام ملکوں کے میرا ملک ایک نہایت
چھوٹا سا ضلع ہے سقراط نے جواب دیا کہ پھر کسواسطے تو شیخی کرتا ہے اور ای عزیز دیکھہ کیسے کیسے
بڑے بڑے ملک روی زمین پر واقع ہیں ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اٹیکا کی کیا
حقیقت ہے اور یونان کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہے اور علی ہذا القیاس فرنگستان
سامنے تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہے اسیواسطے ای عزیز شیخی کرنی کسی بات کی نہایت
بُری ہے اللہ تعالی کی ایسی ذات پاک ہے کہ اوسنے مدام سیر کو سوا سیر پیدا کیا ہے تھوڑے
عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے حکیم سقراط کو اونہتر (٦٩) برس کی عمر میں الزام اسبات کا لگایا
کہ یہ جوانان شہر اسنیہ کے اخلاق اور رائین کو بگاڑتا ہے اور اول اوسکے دشمنوں نے اوسکی
نقلیں تماشہ گاہ میں کرنی شروع کیں جبکہ سندر شہر اسنیہ پر قابض تھا اوس وقت
ملبطس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی موت کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو
یہ سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ دیوتاؤن یونان کو قبول نہیں کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان
اسنیہ کی رائین خراب کرتا ہے جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی اوس کے
دوستون نے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاو حکیم مذکور کے تیار ہوئے اور لیسیس نے
جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا اوسکے بچاو میں بہت کچھ لکھا اور جب کہ
سقراط خود منصفان عدالت کے روبرو گیا اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے
اپنے حق میں کلام کیے اور جو سچ سچ اصل حقیقت تھی سب بے کم کاست بیان کی اوسنے روبرو
منصفان عدالت کے کوئی عاجزی نکی اور اپنے بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے منصفوں کے

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر ترحم فرمادین افلاطون نے سقراط کے اظہارات
کو جوکہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے کیئے تھے جمع کرکرلیے اور وہ کتاب ایک
نہایت مشہور اور عمدہ ہی اور جسکا نام عذرات سقراط ہی ٭ اوسمین سے تھوڑی گفتگو
سقراط کی ہم بھی لکھتے ہین ٭ اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کے ٭ ٭ ٭
(قولہ) میرے تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رائیون باشندون اور
جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہی ای باشندگان اسنیہ مینے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا
اور مینے کب تمسے کچہ لیکر علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہون ٭
جو میری رای مین آتا ہی وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو چاہے مجہ سے
تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت کرنے ہر ایک شخص کے جو نیک
ہو چاہتا ہی مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر پر توجہ رہی ہی کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون
اور تن آسانی کو چھوڑ دین اور جزوی دولت اس جہان پر بہت خیال نکرین اور یہ ظاہر ہی
کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہی بلکہ نیکی سے دولت دستیاب ہو سکتی ہی ٭ اگر
ایسی نصیحت کرنے مین کچہ میری خطا ہی تو ای عزیزون اور ای باشندون اسنیہ کے
بیشک مین گنہگار ہون ٭ ای باشندگان اسنیہ جو تمھارے جی مین اوے سو میرے
اوپر گذار و لیکن مین اپنی طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین
اس امر نیک کو جسکو خدا نے بخشا ہی اور اجازت دی ہی کہ مین اپنے ہم وطنون کو تربیت کرون کبھی
نہین چھوڑونگا اور تمھارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین ہمیشہ تحصیل اور مطالعہ علوم اور

تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول رہون کبھی اجتناب نکرونگا مین اللہ تعالی کے حکم کی
بہ نسبت تمھارے حکم کی زیادہ تابعداری اور فرمان برداری کرونگا اور بموجب میری رسم قدیم کے
جب تم میرے سامنے آوگے مین تمکو یہ نصیحت کرونگا کہ ای میرے دوستون اور باشندون شہر اتھنیہ کے
جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور برگزیدہ زمین پر ہی کہ کیا تم سوای حاصل کرنے دولت اور شان اور
درجہ واہیات خوشیون اس ناپایدار دنیا کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے
میرے تئین واسطے میری کمینہ عزم اور خوف کے بہت لعنت ہوئی ہی لیکن میری ذات
مین اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیچ میدان جنگ کے زیر حکم تمھارے بخوبی روشن
کردی ہی مین بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے جو مین بہت صفائی اور
سچاپن سے بیان کر رہا ہون تمکو گران خاطر نگذرین القصہ ای لوگون اب مین نہایت
تکلیف مین واقع ہون لیکن مین اس حالت بیکسی مین اون لوگونکی پیروی نکرونگا جو کہ اپنے بچون
اور دوستون اور رشتہ دارون کو واسطے رحم دلوانے کے سامنے منصفان عدالت کے
لاتے ہین اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اور اسمین کچھ میری شیخی
یا مغروریت نہین پائی جاتی ہی بلکہ میرے ایسے ہونے سے تمھاری اور تمھارے ملک کی شان
ہی علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے چلن کرنے سے میری شہرت ہوگی ہمکو
یہ اجازت نہین ہی کہ منصف کی عاجزی کرین اور بخشوالین کسواسطے کہ منصف واسطے منصفی
کے اجلاس کرتا ہی نہ کہ واسطے توڑنے قانون کے منصف لوگ بہ وقت مقرری عہدہ کے
اسبات کی قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جسکو ہم چاہین گے بے سزا

چھوڑ دین گے بلکہ ازروے انصاف کے کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو اپنی رای مین گنہگار
ثابت کیا ہی تمکو اختیار ہی کہ مجکو سزا دینے مین تامل نکرو ✣ ای صاحبون مجہ سے اسبات
کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف ملزم ہونے کے جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو
رد کر دون اور تمسے اونکے برے ہونے کی رجوع لاون اب جو مین تمھاری عاجزی کرون اور یہ
کہون کہ مجھے سزا دینے سے درگذر رو تو اسمین گویا تمھاری قسم منصفی کو تڑوانا ہی اور اس سے
یہ ثابت ہوجایگا کہ مین بے ایمان ہون اور خدا پر یقین نہین رکھتا ہون ✣ مجکو یقین
خدا کے وجود کا ہی اور اوسپر اعتبار اور بھروسا حقیقی منصفی کا رکھتا ہون ✣ پس
اب جو تمھارے مزاج مین بہتر آوے سو میرے واسطے تجویز کرو فقط ✣ اس طرح
حکیم سقراط نے نذر جی سے کہ وہ صاف اور بیگناہ تھا گفتگو سامنے منصفون کے کی
اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا کیا کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد
چاہا کرتے ہین اگر سقراط بھی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا
تو شاید ہی کہ رہائی ہوجاتی بروقت اظہار اوس نیک شخص کے پانسے منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذرا لیکن سقراط نے اوسکو قبول
نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہونگا تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرینگے
اس انکار نے اونکو بہت خفا کیا اور اونھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کر کر مر جاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا ✣
(قولہ) بہت بہتر ہی مین جاتا ہون اور تمھارے حکم کی تعمیل کرونگا کسواسطے کہ یہی میری

قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون دور کر سکتا ہی اور مجہہ سے توقع مت کرو کہ مین
کبھی بھی طریقہ چاپلوسی اختیار کرون کسواسطے کہ بروقت آزمایش گنہگار کے گنہگار کو
اور بروقت لڑائی کے بہادر کو کمینے وسیلہ واسطے بچا رکھنے زندگی نکرنی چاہیے فقط
جب کہ ایسولوورس اوسکے شاگرد نے اس امر سے بہت رنج کیا تو سقراط نے کہا
کہ ای عزیز تو کسواسطے رنج کرتا ہی کہ کیا مین گنہگار مرتا ہون جو تو میرے واسطے اتنا
ماتم کرتا ہی اور سقراط نے یہ بھی کہا کہ میرے دشمن میری زندگی اور اسباب اور
تندرستی مجہہ سے لے سکتے ہین لیکن میرا وہ خزانہ نیکی اور بیگناہی اور استقلال اور بزرگی
دل کا جسکا عوض میرا پروردگار مجکو ضرور دیگا کون مجہہ سے چھین پائے سکتا ہی + جبکہ
اس نیکمرد پر فتوی مرجانے کا گذرا اور قید خانہ مین قید کیا گیا تو ایک مہینہ تک یہ
حکیم قید رہا اور اوسنے کچہہ خیال اور رنج اپنی موت کا نکیا اور درمیان اپنے دوستون
اور شاگردون کے اس ایام تکلیف مین بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف مین
کرتا رہا + کریطو لکھتا ہی کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا گیا نہایت امن اور استقلال سے
سویا اور کوئی علامت رنج کی اوس خداپرست کے چہرہ پر نظاہر ہوئی حتی کہ اوس صبح کو
جبکہ اوسنے جان بحق سونپی داروغہ جیلخانہ نے اور کریطو نے فہمایش اس حکیم کو کی
کہ آپ یہان سے تھسلی کو بھاگ چلیے اوسوقت یہ حکیم ہنسا اور کہا کہ ای بے وقوف
کوئی ایسی بھی جگہہ ہی کہ جہان مین موت سے بالکل بچا رہونگا اگر کوئی ایسی جگہہ ہو تو مجھے
چھپا کر لے چلو ہر چند اوسکو اوسکے شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے

ہرگز قبول نکیا اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا +

(قولہ) اے میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہے کہ خدا ہر جا ہے موجود ہے اور افعال انسان کو دیکھتا ہے میرے تئین حکم خدا کا ایسی موت کا تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے خیالات بھی جسمین برخلاف رب العالمین کی موجود ہو دلمین نہ لانی چاہیئین + تو خوب جانتا ہے کہ قہر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہے لیکن جس کمبخت پر کہ اوسکی نظر قہر ہوگی وہ کیونکر اور کہان جا سکتا ہے اب بتا کوئی گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو خاموش ہو رہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تمام شاگرد اور دوست سقراط کے سوای حکیم افلاطون کے کہ بہت بیمار تھا جیلخانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی سقراط کے پیرونمین سے اوتار لیگئی ہے اور پاس اوسکے اوسکی جورو زیطیبی اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہے اور زیطیبی اوسکی جورو بروقت دیکھنے اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ و تاب اور رنج کھاکر آب دیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہوکر چلائی +

(قولہ) اے میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست اس دن جو کہ آخیر وقت ہے تجکو دیکھنے اور تیری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہین + سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت کی اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین پیش کین کہ اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کے فنا نہوگی

اور بڑا منصف یعنی اللہ تعالیٰ شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا ای میرے دوستو
اگر روح انسان کی فنا نہوگی تو گنہگارونکو جوکہ ہرطرحکی برائی کرتے ہین اور قانون
خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا اور ای عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی
تمام زندگی اوسکی بندگی اور فرمان برداری مین گذاری ہی اور اپنے نفس کو مار کر
لغو خوشیون دنیوی پر خیال نہین کیا ہی اور اوسکے احکام بجالانے مین ایک قدم باہر
نہ رکھا ہی اونکو اون کی محنتون کیواسطے کون انعام دیگا اگر روح انسان فنا ہی تو کون
نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب ای میرے پیارو تم اس بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان
فنا نہوگی اور بدآدمی لپنے کاربد کی سزا پاوینگے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا
خدا بخشیگا اور جو نیک خداپرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین برآوینگی
اب تمکو یہ لازم ہی کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو دیکھو اور خیال کرو کہ جو نیک ہین
وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے کیسی کیسی اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام
حوادث دنیوی سے محفوظ ہین اور اونکا دل تر ہی ٭ بعد ازان کریطو نے پوچھا کہ آپ
بتائیے کہ آپ کے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین آونے جواب دیا کہ ای کریطو اونکا
خدا نگہبان ہی وہ جا ہے گا جسطرح مدارات کریگا بعد ازان پھر کریطو نے پوچھا کہ
آپ کو ہم لوگ دفن کیونکر کرین ٭ جواب دیا کہ ای عزیز و میری روح دربار پروردگار مین
درجہ خدمتی کا پاویگی یہ جسم جوکہ اصل مین خاک ہی جاہو جسطرح خاک مین ملا دینا ٭
بعد ازان اوسکے تینون لڑکے اوسکے سامنے لائے گئے جنھین سے بہت دوست

چھوٹے تھے اونسے چند کلام کرکر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار حاضر ہوئے اور کہا
کہ وقت زہر نوش کرنیکا موجب حکم حاکمان اس جگہہ کے آپہونچا فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کا
لے آؤ اور بہت دلجمعی سے اوس زہر کو پی لیا یہ حال دیکھکر داروغہ جیل خانہ نے رو دیا
اور جب اوسنے سب زہر نوش کر لیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اپنے
رنج کو بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابض نہو سکے اور بے
تحاشہ آہ و زاری و نالہ و فریاد کرنے لگے اپولو ڈورس نے اتنا شور و فغان کیا کہ جتنے حاضرین
تھے اونکے دل پر نہایت اثر ہوا لیکن خداپرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز
کیے گیا اور اوسوقت یہ کلام کہے ؛

(قولہ) اے عزیزون تمکو کیا ہوگیا اور تمہاری نیکی کہان گئی مینے عورتون کو صرف اسکواسطے
یہان سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز رہین مین تمہاری عاجزی کرتا ہون کہ
تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے دلمین جگہہ دو ؛ اس کلام نے اونکو چپکا کر دیا اور سقراط اس عرصہ
مین ادھر اودھر چہل قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی کرنے لگا اور
اخیر کو بیخبر ہوگیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے گلگشت روضہ رضوان کے
پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کریطو نے اوسکی آنکھین اور منہ جو کھلی تھین بند کر دین
اسطرح پر یہ نہایت مودب اور فاضل اور حکیم اور خداپرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات
پائی افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے رونے سے نہین

رہا جاتا ہی + افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام میگارہ مین اقلیدس کے گھر دشمنون سقراط
سے خوف کھاکر چلے گئے + یورپیدیس نے باشندگان شہر اسٹنیہ کو نہایت لعنت ملامت
واسطے مار ڈالنی ایسی نہایت اچھے آدمی کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے
دنون سقراط کے جبکہ اہل اسٹنیہ کے دل مین سے واہیات توہمات جاتے رہے تو اونھون نے
اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چند روز تک سوای ذکر خیر سقراط کے شہر اسٹنیہ مین اور کچھ نہ سُنا گیا
تمام مدرسون اور کوچون اور بازارون مین ذکر محبت انگیز سقراط بہت سُنا گیا اور باشندے
یہ کہنے لگے کہ سقراط نے ہمارے بچونکو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھائی
ای افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا اب اہل شہر اسٹنیہ نہایت
ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط کے واسطے جواب دہی لینے بیگناہ خون کے
طلب ہوئے اور مدرسے بند ہو گئے اور تمام کار دنیوی چند روز کیواسطے معطل رہے اور ملیطس
جسنے سقراط کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھون نے اوسے ملزم
ثابت کیا تھا جلاوطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہی کہ اگر کوئی اونمین سے باقی بھی رہے
تو اونسے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرنے لگے اور جس حمام مین وہ
نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہو لیتا نہانے نجاتا حتی کہ یہان تک
اون لوگون نے اپنے تئین خود مار ڈالا اب باشندے اہل اسٹنیہ کے صرف اسی بات سے
کہ سقراط کے الزام لگانے والون سے عوض لین راضی نہوئے بلکہ ایک پیتل کا بت اوسکا بنوایا
اور ایک شوالہ بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہی

شبیہ حکیم سقراط



حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا شہر اسنیہ کا تھا
کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہی اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ مین چار سو تینتس ۴۳۳ برس
پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا کہتے ہین کہ افلاطون بادشاہ کو درس کے اخیر بادشاہ
اسنیہ کا تھا اولاد مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیر زادون کے تربیت پائی
وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنی چند روز مین سیکھہ لیا جب افلاطون
کی بیس برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے استادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم
حکمیہ تحصیل کرنے شروع کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوس پر عمل کرتا ✣ سقراط
افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھہ ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جس وقت
مخالفون سقراط کے نے اوسے زبردستی الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوس وقت
افلاطون نے اپنے استاد کے بچاو مین کچھہ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے تھے
کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے نہ دیا ✣ واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم
حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھائے اور مختلف ملکون مین جا کر وہانکے حکیمون اور عالمون
سے ملاقات کی اور اون سے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور شاگردون
حکیم فیثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اونسے نسلے اس پرانے حکیم کے معلوم کیے اور ملک
مصر مین افلاطون نے بہت کچھہ علم ہندسہ اور علم ہیئت مین حاصل کیا ✣ بعد از ان

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش پرستونکا تھا اوسکو معلوم
کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا تاکہ اوسے حال دین برہمنونکا معلوم ہوجاے
لیکن از بسکہ اون دنون مین ملکون شرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہورہی تھی تو وہ اس ارادہ کو
عمل مین نہین لاسکا بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور شہر اتھنیہ
مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسئلون اور علوم حکمیہ کو سکھانا شروع کیا یہ حکیم علم
ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے مدرسہ کے دروازہ پر لکھہ کر لگادیا تھا
کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نہ جانتا ہو وہ اس گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر
امیرون اور بڑے آدمیون کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے
تعلیم پایا کرتے تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ
دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے تھے
بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین سے ارسطو بہت
مشہور ہے کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین سبقت لے گیا لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک
اور خوب کوئی شخص ہووے پھر بھی اوسکا حسد بعض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ
اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھ خیال نکرتا اور اگر کوئی
شخص اوس سے کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہو رہتا
بڑا مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین ایسی ہین کہ وے ایک
دوسرے پر موقوف نہین اور اون سے عالم مین بنی ہوئی ہے ایک تو ان مین سے

وہ ہے جس سے ہر شے بنی ہوئی ہے اور اوسکا نام مادہ ہے اور دوسری وہ ہے جسنے ہر شے
عالم مین بنائی ہے اور وہ خدا ہے افلاطون یہ کہتا تھا کہ خداتعالی نے عالم کو اوس مادہ
سے بنایا ہے جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود تھا اور مادہ کی وہ یہ
تعریف کرتا ہے کہ مادہ وہ شے ہے کہ اوس مین کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہے
لیکن کوئی شکل یا صفت کی حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہے پس موافق
اس حکیم کے عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور مادہ کو
مصالح سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اور خدا کو کاریگر سے جس نے یہ عمارت
کھڑی کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا یہ تھا کہ مادہ ہمیشہ سے ہے جیسے کہ
خداتعالی ہمیشہ سے ہے اور خدا نے اوسے نہین پیدا کیا ہے + افلاطون ذات
خداتعالی کی تعریف یون کرتا ہے کہ وہ عقل اعظم ہے اور غیر مادی ہے اور نہ اوس کا
شروع ہے اور نہ انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آسکتے ہین
اور اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آسکتا ہے + ایسے ایسے قول ہین اس حکیم یونانی کے
کہ وہ اتنا مشہور ہے کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیون شہر دہلی مین بچہ بچہ جانتا ہے ویسا ہی شہر
لندن مین اور بخارا مین وہ جانا گیا ہے بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر
کرتا رہتا تھا وہ بڑھاپے تک صحیح وسالم رہا اور اوسکے اعضا درست رہے اور
اوس نے اسیوان حاصل کیا + اور بعد ازان اوسنے وفات پائی
تصویر اوسکی بھی مع کتاب ہوتی ہے + + + + + + + + + + + +

شبیه حکیم افلاطون



حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو مین ضلع مقدونیہ
مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدائش حضرت عیسیؑ کے باپ اس حکیم کا طبابت
کرتا تھا ارسطو کے ماں باپ اوسکو طفولیت مین چھوڑ کر مر گئے اور اس سبب سے عمر اوائل کو
لہو ولعب مین صرف کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا ہو چکا اوسنے فوج
مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہو سکا پس اس علاقہ کو چھوڑ کر
شہر اسنیہ مین کہ دار الخلافہ یونان کا ہے آیا اور حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اوسنے
شاگردی افلاطون کی اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے
اوسنے ۳۷ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی یہان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے
تھے اون سب سے وہ شرف لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس باپ سکندر رومی
کے نے شہرت ارسطو کی سنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسے اتالیق بنایا آٹھ برس کے
عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق
اور اور فروع علم کے اس سبب سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنے علم سکھا دیے تھے
فیلقوس اوسکی بہت خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونھین مکانون مین لگا دیا
اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہو گیا تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا
چودہ برس تک ارسطو شہر اسنیہ مین رہا اور جو کچھ کتابین اور اشیاء واسطے تحقیقات علوم

حکمیہ کے ضرور تھیں اونھیں بہم پہونچا کر دریافت کرتے مسائل حکمیہ کے مین مصروف تھا
بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت اوسکی شان اور شوکت کی
تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام ہوا کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات
کرتا تھا جب سکندر مر گیا تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور مکارون کے شہر اسینیہ کو چھوڑ کر بھاگ
گیا اور عذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باشندے شہر اسینیہ کے پھر وہ گناہ کرین
جو اونھون نے سقراط کے مار ڈالنے مین کیا تھا بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی
علاوہ رسالون کے حکمت مین ارسطو نے قریب ۵۰۰ رسالون کے شاعری میں اور فصاحت
و بلاغت مین اور قوانین مین اور اور فروع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھیں کبھی مشہور نہ کریو
اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو یے کتابین دیدین اور اس شخص
نے اونھیں ایک جا سے زمین مین دفن کیا بخوف بادشاہ ملک پرگیمس کے کہ جو انکی
تلاش مین بہت تھا اور ارسطو سے لیے کتابین ۱۶۰ برس تک زمین مین گڑی رہیں
بعد چند مدت کے ایک امیر اسینیہ کے نے ان سب کتابون کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک
بڑا سردار رومیہ کبری کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابون کو لیا اور اسوقت
سے رواج حکمت یونانی کا ملک رومیہ کبری مین ہونے لگا ارسطو کی تصنیفات پر
بہت سے فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً بو علی سینا اور اور حکیمون فرنگستان کے
نے اور جو سکلے غلط ہین اونمین بھی باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین

انسان کی انسان کے ساتھہ مرجاتی ہی اسیواسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا
ہر چند کہ شب کو اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آتے لیکن اوسکے دل کو
ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس کی عمر کا ہوکر سنہ ۳۶۱ پیشتر سنہ عیسوی کی مرگیا
اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی سب بباعث گذرنے زمانہ
قدیم کے صفحہ ہستی پر سے جاتی رہین فقط + + + + + + + + + + +

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک یونان کے واقع
ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ
کہتے ہین علم طبابت کا اوس سے ہی نکلا ہی اور اس مین شک نہین کسواسطے کہ گو یہ بات
سچ ہی کہ کچھ نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین
لیکن یے حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھ قاعدہ یا ترتیب نہین پائی جاتی ہی
لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور اسکی تحقیقات مین نہایت ہی
کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے * عہد اس
حکیم کے سے طبابت ایک علحدہ علم ہوگیا اور مطلق حکمت سے جدا ہوگیا لیکن از بسکہ یہ حکیم
علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین علم حکمت مین لکھکر یہ مشہور کردیا
کہ انکو بقراط نے تصنیف کیا ہی تا کہ اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدردانی

کرین اور اونھین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے بہت شک
پڑتا ہے کہ آیا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہے حقیقت مین اوسکی لکھی ہوئی ہے یا نہین
اوسکی شہرت ملک یونان مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
کہ جنکے ملکونمین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن وہ وہان نہین گیا ادھر
سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا کہ وبا مذکور شہر اسٹنیہ مین بھی آئے گی پس اسواسطے
دفع اس وبا کے اوسنے بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین ایک بڑا
حکیم تھا سواے اس حکیم کے اوسنے اور فاضلون اور عالمون سے مختلف فروع علوم
مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اسی زمانہ مین ایک بڑا حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان مین
موجود تھا اور اس نے بہت کچھ درباب مسئلہ خلا اور اجزاے مادی کے لکھا ہے دیمقراطیس
اسقدر مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا وہان کے لوگ
یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہو گیا چنانچہ اونھون نے حکیم بقراط کو کہ اوس زمانہ مین
بادشاہ طبیبونکا تھا اس بات سے مطلع کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے
طلب کیا پس یہ وہان گیا اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم اور
حکمت سے نہایت خوش ہوا یہان تک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی چنانچہ اسیواسطے بعض
مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا بقراط نے اوس شہر کے آدمیون سے جہان
دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ دیمقراطیس تو دیوانہ نہین لیکن سواے اوسکے جتنے باشندے اس
شہر کے ہین وہ سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے مین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

کا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہی اور چونکہ ان دنونمین بقراط
کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ مذکور نے اوسے طلب کیا اور بموجب
اس طلب کے حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا اور شاہزادہ کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہین ہے
بلکہ عشق کی بیماری ہی اور یہ بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادہ کا
یعنی اسکندر رومی مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے جو آشنا اسکندر
رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا ہو گیا بقراط نے بیماریون کی
بہت ہی تحقیقات کی ہی اوسکی رائے مین دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے
چنانچہ اوسنے کئی کتابین درباب مختلف قسم کے کھانے کے لکھین ہین اور اونھین اسطے مطالعہ اور
مضمون کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور شرح سے حال علامات
بیماریونکا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے وہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم
کی رائے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شئی طبع ہی کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کے یا کسی علاج کے
بیماریون کی تدارک مین کوشش بلیغ کرتی ہی اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہی کہ بہت سے ایسے
قواے ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین اور جو طبع حیوانی چاہتی
ہی وہ کام بجالاتی ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور حرارت وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین
ایکجا بقراط کہتا ہی کہ طبع وہ شئی ہی کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہی اور
بڑھتا ہی اور طبع اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہی کہ جو اشیا کھانے وغیرہ مین برے ہین
اونکو اچھے چیزون سے علیحدہ کرتی ہی اور برے مادے کو جسم مین سے خارج کرتی ہی

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہی اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہہ کہتے
ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور
اور بعضے ایکسو نو سال کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا
اور اوسکا آج تک حکمائے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہی
اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

حال بو علی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکما اور فاضلون
کے سے آدمیونکو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہی جب ہم کسی بڑے فاضل کی
تعریف سُنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہی کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرح سے ہو جائین
اور اسبابات مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات
حکما کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھینگے کہ وہ سبکو بہت
عزیز ہوگا ✢ یہ حکیم بو علی سینا ہی کہ حکما عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک
گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہی پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین
آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کرلی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف
کو کیا اور اس باب مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ تمام نہایت مشکل اور
پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہو گیا اس عہد مین ایک شخص نامی

ابو عبداللہ جسنے والا شام کا بخارا مین علوم حکمیہ سکھایا کرتا تھا اور اس شخص کی بڑی
شہرت تھی بوعلی سینا نے اس فاضل کی شاگردی اختیار کی اور اوس سے علم منطق
سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے اوسنے دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرح سے اور جلد مدرسون
مین نہین ہو سکتا ہی اور اسیواسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع
اور چند روز مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل کر لیا وہ علم
ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ چھ اول شکلین اقلیدس کی پڑھ کے اوسنے
اخیر شکل تک معلوم کر لی اور سارے اقلیدس کو اپنے حافظہ مین رکھہ لیا بعد ازان اوسنے
فن طبابت سیکھنا شروع کیا اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے یہ فن کچھ فائدہ
نہین دیتا تو وہ بیمار دیکھنے کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا خوب علاج کرتا
سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن مین تحصیل کر لین اور پھر علوم حکمیہ کی
طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے اوسنے ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کر لین تحصیل
علوم مین وہ اتنی کوشش کرتا تھا کہ وہ راتون کو جاگتا تھا اور جسوقت اوسپر نیند غلبہ کرتی تو وہ
ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار ہو کر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا
جب اس حکیم کی اکیس ۲۱ برس کی عمر ہوئی اوس وقت اوسنے ارادہ واسطے بنانے
ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم مندرج ہون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک
کتاب بیس جلدونمین کہہ ڈالی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون مشرقیہ مین پھیلی
ہوئی تھی تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ اوس وقت بیمار ہونیکے اوسکے ہاتھ سے

علاج اونکا کیا جاوے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت غرور کا نامہ بنام والی خوارزم
کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بوعلی سینا کو ہمارے پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور
عالم ہوتے ہین اونکو کسی طرح کی پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین
اور اونکو ذرا سا بھی غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہے پس والی خوارزم نے
بوعلی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین نلایا اور والی جارجیا
کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا
علاج کیا لاکن فائدہ نہوا جب بوعلی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً
معلوم کرلیا کہ وہ بسبب زیادتی عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہین کر سکتا تھا جب یہ
معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام مکانون محل کا نام شاہزادہ کے
آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا
تیز معلوم ہوئی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتا ہے
اور بعدازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ کے آگے بیان کیا گیا
تو ایک خاص نام سنکے لیتے ہی شاہزادہ نہایت خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے
لگی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بوعلی سینا نے
کہا کہ سوا اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کرسکتا ہے یہی بات عمل مین آئی
اور شاہزادہ چندروز مین بالکل اچھا ہوگیا اور والی جارجیا نے اس کمالیت پر حکیم کو بہت
انعام و اکرام بخشا یہان سے بوعلی سینا ایک اور بادشاہ جو خاندان بورومین سے تھا

گیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہانتک خوش ہوا کہ اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبہ عالی کو اوسنے حیدر وز ہی رکھا کیونکہ اسقدر عیش و عشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا علاقہ اوس سے جاتا رہا اور اوسکا آقا اوس سے خفا ہو گیا ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا طنز سے یہ کہتا ہی کہ گو بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق اوسکے درست نہوے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا ہوش بھی نہین دیا کہ بدپرہیزی بُری ہوتی ہی فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شی ہین اور جسوقت کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرح کا غصہ اور افسوس آتا ہی غصہ تو اسواسطے کہ گویہ شخص بُرائی ایک شی کی سے آگاہ ہی پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہی اور افسوس اسواسطے کہ ایسے فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف کرنیکو دل چاہے ایسی بُری باتین بھی پائی جائین جو جاہلو نمین بھی کم ہوتی ہین ☆ القصہ بسبب بہت سی بدپرہیزیون کے بوعلی سینا کو ایک بیماری سخت عائد ہوئی اور اس بیماری سے وہ سنہ ۱۰۳۶ عیسوی مین بیچ عمر اٹھاون برس کے مقام ہمدان مین مرگیا ☆ بوعلی سینا نے اتنی کتابین علوم مختلفہ مین لکھی ہین کہ اگر اونکی فقط فہرست بھی اس جاے لکھین تو اس مین اونکے واسطے اتنی جاے ضرور ہو گی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے جاے باقی نرہیگی اور اسیواسطے اس جاے ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق اور طبابت اور مابعد الطبیعیات اور الٰہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ مین لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایکدن مین پچاس صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہین معلوم ہوتی تھی ☆

حال لقمان الحکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور ہی بہت سی باتین عجیب و غریب در باب حالات
اس حکیم کے مشہور ہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ
حکیم حبا سینا مین پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہی
کہتے ہین کہ حکیم موصوف حضرت پیغمبر داود کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی
رکہتا تھا لیکن حقیقت یہ ہی کہ اکثر کتب انگریزی کو جو مطالعہ کیا اوسمین یہی پایا کہ تاریخ
پیدایش وفات اور جای مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب
فارسی مین جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح
اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہی کہ کوئی تاریخ کسی باب مین درباب اس فاضل
کے نہین لکھی +

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامس کا جو بلاد اشیا شرقی قسطنطنیہ سے ہی پیشوا طبیبونکا ہی
اپنے زمانہ مین تصنیف کرنیوالا کتابون جلیلہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبیعی سے ہی اور جالینوس
نے ایک فہرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سو تالیف سے ہی اسنے بہت شہرونکا
سفر کیا ایک اونمین سے مصر قبرص کیوس ہی جہان کہ واسطے دیکھنے گل مختوم کے گیا تھا اور مدینہ

دوبار گیا اور انطونیس وغیرہ قیصرون کے زمانہ مین طب اور فلسفہ اور تمام علوم ریاضی مین
ستتر برس کی عمر مین فایق ہوا اور اوسپر کسی نے علم تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین
ستتر مقالہ کی اوسنے کتاب تالیف کی ہی اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوسکے
دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مرگیا * نام جالینوس کے
کتابون اور اونکی نقلون اور شرحون کا یہ ہی * کتاب الفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
* کتاب الصناعت یعنی کاریگری کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب نبض کے حال مین
نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب اغلوقن الثانی واسطے شفاء مرضون کے نقل کیے
حنین نے دو مقالہ * کتاب المقالات الخمس نقل کیا حنین نے تشریح مین * کتاب اسطقسات یعنی اصول
کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین مقالہ * کتاب طبیعت کے
قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے * کتاب العلل والاعراض نقل کیے حنین نے چھ مقالے
چھپان باطنی علتون کی نقل کیے حنین نے چھ مقالے * کتاب بڑی نبض کی نقل کیے حنین نے
سولہ مقالے * اور وہ چار قسم کی ہی اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ عربی مین * کتاب
تپونکی نقل کیے حنین نے دو مقالے * کتاب بحران کی دنون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے *
کتاب حیلۃ البرء وہ مقالے نقل کیا اونکو جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے چھ مقالے
اول کے اور آٹھ مقالے آخر کے محمد بن موسی نے * کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کی نقل کیے
جیش نے چھ مقالے * کتاب التشریح الکبیر کے پچاس مقالے نقل کیے جیش نے * کتاب اختلاف
التشریح کی نقل کیے جیش نے دو مقالے * کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے

ایک مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے حبیش نے دو مقالے + کتاب بقراط کی
علم تشریح مین نقل کیے حبیش نے پانچ مقالے + کتاب ارسطو کے علم کی تشریح مین نقل
کیے حبیش نے تین مقالہ + کتاب تشریح رحم کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ عربی مین +
کتاب سینہ اور پھیپڑہ کے حرکات مین نقل کیا اصطفن ابن باسل نے عربی مین اور اصلاح
حنین کی تین مقالون پر ہے + کتاب النفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین
کی دو مقالون پر ہی + کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن نے اور اصلاح
حنین کی ایک مقالہ پر ہی + کتاب آواز کی نقل کیے حنین نے عربی مین چار مقالے +
کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ + کتاب حرکت مجہولہ کی
نقل کیا حبیش نے عربی مین ایک مقالہ + کتاب احتیاج کی نفس کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ + کتاب بقراط اور افلاطون کی رایون کی نقل
کیے حبیش نے دس مقالہ + کتاب اعضا کی فواید کی نقل کیے حبیش نے عربی مین اور درست کیے حنین
نے سترہ مقالے + کتاب بدن کی تازگی کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب افضل الہیات
نقل کیا حنین نے سریانی اور عربی مین ایک مقالہ + کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ + کتاب بری شکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا + کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے + کتاب ورمونکی ابراہیم ابن الصلت نے اسکے
ایک مقالے کا ترجمہ کیا + کتاب المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے + کتاب ستوانسے بچہ پیدا ہونیکی
حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا + کتاب خلط سودا کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ نقل کیا

کتاب ردالنفس نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب تقدمۃ المعرفت نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ کتاب لاغری یعنی دُبلے ہونے کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب فصد کی حال مین نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ اور اوسکا ترجمہ کیا اصطفن نے + کتاب بچہ کی صفات مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سُریانی اور عربی مین ایک مقالہ + کتاب مطلق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ کتاب اعضاء کے قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب بقراط کی تدبیر کیواسطے تیز سخت مرضونکی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب ادویات کے جو مقابل ہین امراض کے نقل کیے عیسی ابن یحیی نے دو مقالے + کتاب ہاضمہ جگہ کے بیان مین نقل کیا ثابت اور شلمی اور حبیش نے عربی مین ایک مقالہ + کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیے حبیش الاعسم نے سترہ مقالے + کتاب التریاق الے قیصر نقل کیا یحیی بن بطریق نے ایک مقالہ + کتاب اس باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حنین نے + کتاب محنت کشتی کے ساتھ کرہ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ + کتاب بقراط کی کتب صحیحہ کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب محنت طبیب کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب رایا کی عقاید کی نقل کیا ثابت نے ایک مقالہ + کتاب البرہان پندرہ مقالہ جسمین سے کچہ موجود ہے + کتاب تعریف المرء عیوبہ ترجمہ توما کا اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ پر + کتاب اخلاق یعنی عادات کی نقل کیے حبیش نے چار مقالے + کتاب اوسکی جو ذکر کیا ہے افلاطون نے طیماوس مین اوسمین سے بیس مقالے موجود ہین نقل کیے ہوے حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہے + کتاب

اس حالت مین کہ محرک اول نہین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب
اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج کی نقل کیا حبیش نے
ایک مقالہ اور ہمنے دیکھا ہی جالینوس کی کتاب المقصد مین اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور
ہی اور یہ کتاب بڑی ہی رسالہ سے اوسکو بدلا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین
اور اوسکو درست کیا اور اوسمین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا
صنعت اور علاج مین طبیب پر واجب ہی فقط + + + + + + +

حال حکیم کن فیوشس کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے ۵۵۵ پہلے حضرت عیسی کے ہوا ہی اور
مانند زردشت اور حضرت موسی کے لوگونکو نصیحت کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اوسکا بڑا
ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک کہ وہان کے لوگ اوسکے نام کی اب تک تعظیم دیتے ہین لیکن
چونکہ اوسوقت مین خاقان چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ
کے یہان سے تھا چھوڑکر بادشاہت سم کو چلا گیا اور وہان لوگون کو علم اخلاق کی نصیحتین
دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی مین سے تھا یہ شخص بسبب اپنی نیکی اور
اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت مشہور ہی اکثر فرقہ مذہب کے
موافق اس حکیم کے ابتک ملک چین مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین
مین بھی موجود ہین اوسکے عقاید مذہب کے یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی فانی نہوگی

اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص جو اچھی روح ہین اونکی عبادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیز دن کو دیکھتی ہین اور تمام پر مروت کرنی لازم ہی اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتا تھا کہ دوستی عجب شئی ہی اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض ہی اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اونکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی اور شک پڑتا ہی کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین ہین آیا کسیکی اون مین مدد ہوئی ہی ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

حال دیمستھنیز فصیح یونان کا

یہ شخص ملک یونان مین بڑا فصیح گذرا ہی اور اسکا حال خالی از لطف اور فائدہ کے نہین ہی حقیقت مین یونان مین یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہی اور اسکے استقلال اور محنت سے ہمکو نصیحت حاصل ہوتی ہی یہ شخص رہنے والا شہر اسنیہ کا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہی تھا اور اسکی چھوٹی عمر مین اوسکا باپ مرگیا اور بہت سی دولت چھوڑ مرا اور چند آدمی اوسکی حفاظت کی لیے اوسکی بچاپن مین مقرر ہوئے اور اون آدمیون نے بہت سی اوسکی باپ کی دولت چھین لی اسکی مزاج مین شرم و حیا بدرجہ کمال تھی اور اوسکے جیمین اس امر کی خواہش بہت تھی دستانند اور فاضلون سے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کرلی چنانچہ وہ ایک روز مجلس فاضلون مین کچھ تقریر کرنے لگا لیکن وہ کلام مدلل نکرسکا اور فاضلونکی روبرو خوف کیا اسواسطے اوسکی حقارت ہوئی اور محجوب وہان سے چلا آیا رستہ مین اسکو ایک پیار

شخص یونانی ملا اور اوس سے کہا کہ ای عزیز تو غمگین کیون ہی مینے بھی تیری تقریر سُنی تھی وہ
بہت خوب تھی لیکن تجھ مین صرف یہ عیب ہی کہ تو سامنے مجلس کے گھبرا جاتا ہی اور ڈر جاتا ہی
یہ سنکر دمستھنیز کو پھر ذرا سا دلاسا ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جاکر تقریر کی لیکن پھر بھی اوسکا
کلام لوگون کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر چلا اور راہ مین ایک اور شخص جو اوسکا
دوست تھا ملا اسنے اوسکی بڑی تشفی کی اور دمستھنیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب
کے اسیوقت مجھے پڑھکر سنا دے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعدازان اوسکے دوست
نے بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرمجوشی سے ادا کیے کہ دمستھنیز پر اوسنکے
سننے سے بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا یقین کلی ہوگیا کہ سوا ے دلایل اور خوبی
عبارت کے ادا کرنا یعنی بولنا کسی عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور
مشکل ہی پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درست کلام و موقوف
حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑھنے کے کوشش کی یعنی اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو
کے وہ حرکات جسمی یعنی ہات پاونکی حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہی کیا کرتا تھا اوسنے ایک
تہ خانہ زیر زمین بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا ✽ اور مشق تحصیل فصاحت
کلام مین نہایت گرمجوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا اور تمام دنیوی باتونکو چھوڑ دیا
آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور وہ نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اسکے کہ
فصاحت ایک طرح کا جادو ہی وہ جسکے سامنے گفتگو کرتا تھا اوسکے دل پر نہایت اثر
ہوتا تھا ✽ جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

فتح کرنا چاہا لیکن دستھنیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت فصاحت سے برخلاف
فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس سے برہم ہوگئی اور اوسکی اطاعت سے
انحراف کیا اور فیلقوس نے بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی
دیکھا چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی طرف کرلیا
لوگ اوس سے ڈرتے تھے کہ ایسا نہو دستھنیز کسیکے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر کو فیلقوس نے رفتہ رفتہ تمام
یونان کو فتح کرلیا مورخ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی اوسمین شجاعت بھی
ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہ ہوتا جیسی کہ اہل یونان نے اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ
کرادی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی مین ہے

* Ειπερ ισην γνωμη ρωμην Δημοσθενες ειχες
ουποτ αν Ελληνων ηρξεν Αρης Μακεδων.

اور اسکے معنی یہ ہین * ای دستھنیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر تیری عقلمندی اور
لیاقتون کی ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ یونان پر قابض اور حکمران نہوتے * بعد فیلقوس کے
سکندر بادشاہ ہوا اوسوقت دستھنیز نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری
شاہ مقدونیہ سے برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر کے روبرو کسی فصیح کی
پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا اور یونانیون نے اوسے بصلاح دستھنیز کے
ایک تاج موتیونکا دیا اور بعد وفات سکندر کے شاہ انیطی پاطر اوسکا جانشین ہوا اوسوقت
بسبب فصاحت کلام کے دستھنیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

سے منحرف کیا لیکن انیطلی پاطرنی بزور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستھنیز کو قید کرنے کیواسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستھنیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین زبردستی سے ہلاک کیا۔ اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف محنت اور مشقت سے باوجود کمی ذہن اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی مشکل باتین کر سکتا ہی اوسکو چاہیے کہ دستھنیز کا حال ملاحظہ کرے اس شخص مین سوائے کمی ذہن وغیرہ کے کیسے عیب اور تھے وہ بعض الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجلس مین آنکر وہ نہایت ڈرجاتا تھا اور جبیر اوسنے استقلال سے محنت کر کر یہ عیب اپنے دور کیے اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے۔ تصویر اسکی بھی بسبب قلت جا کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے

حال سسرو فصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہے کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین کہ اونکے حال کے دیکھنے سے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ دنیا مین بڑے بڑے بزرگ خدا کے بندونمین سے گذرے ہین واضح ہو کہ سسرو فصیح رومیہ کبری کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین وہ ایک شخص عالی خاندان تھا اور ابتداء عمر مین اوسکی پیشانی سے اوسکا اقبال بلند ہونا نمایان تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اس مطلب کیواسطے اوسنے بڑے قانون دانون مسمی مولو اور فلوسی قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت سے شروع کیا اور فصاحت کی یہان تک نوبت پہونچی کہ اوسکے

شبیه دمسنه تیز



ایک ملزم شخص کو جو کہ غلام سلاج کا تھا اور یہ شخص ان دنوں میں رومیہ کبری میں بڑا اختیار والا
تھا صرف اپنے کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا دیا لیکن اس باعث سے سلاج
اوسکا دشمن ہوگیا اور اس باعث سے سسرو خوف کھاکر اپنے وطن کو چھوڑکر یونان کو
چلا گیا اور وہان اوسکو اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا کسواسطے کہ اوس وقت مین
جو کہ بڑے بڑے فاضل آدمی یونان میں تھے اون سے اوسنے کمال محنت اور شفقت سے
علم حاصل کیا اور بعد ازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے اپنی لیاقت سے
علاقہ جلیلہ کو اسٹرشپ کا بیچ جزیرہ صقلیہ کے حاصل کیا اور وہان ایسے ایسے کام کیے
کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہوگیا اور بعد ازان اوسکو علاقہ کونسل شپ کا مل گیا +
روا ضح ہو کہ یہ نہایت بڑا علاقہ ہے) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیطلی لاطن کے
اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور بسبب اپنی فصاحت کلام کی اوسنے اپنے حق مین کوشش بلیغ
کی لیکن بباعث اوسکے دور ہوجانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور
بلیس کلادیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہوگیا اور اوسکو ایک
دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست پلینیس کے ساتھ تھسلونیکا کو چلا گیا لیکن
بعد اوسکے چلے جانے کے رومی نادم ہوے اور دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو
نے عزتی ہوئی تھی اوسکا اونھون نے عوض دیا ان دنون مین قیصر اول رومیہ کبری
اور پومپی اوسکے رقیب مین بڑا جھگڑا ہوا تھا سسرو نے پومپی کی طرفداری کی لیکن
جب کہ مقام فارسیلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوسوقت سسرو قیصر سے

شامل ہوگیا اور تاوقت مرنے قیصر کے وہ اسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر زندہ کبیری
مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعدازان اوسنے آغوسطس شہنشاہ کا ساتھ
دیا اور اپنی فصاحت سے کلام انطنی کے برخلاف کرنے شروع کیے اور انطنی نے اس
خوف سے شہنشاہ اغوسطس سے موت سسرو کی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت کو
قبول کیا جب کہ اوسکو تسکلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا کیا لیکن اتنے مین اوسکے
دشمن کی فوج نے بسرداری پوپی لس لینٹر کے جا گھیرا اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ یہ شخص اس
فوج کی سرداری مین وہی غلام تھا کہ جسکو اس لئیق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑایا
تھا سسرو مقام اپی نم مین ۱۰۶ برس پہلے پیدایش عیسی سے پیدا ہوا تھا اور ۶۳ برس
پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مرگیا اسبات پر سب لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا
نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے
انجام دیتا تھا اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رولادیتا اور جسکو چاہتا
ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہے اغوسطس شہنشاہ روم
کبری کا یہ بھی سچ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنون سے اور اپنے تمام ملک سے محبت رکھتا تھا
اور اوسکی کتابین تصنیف کی ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور
بڑے بڑے فاضل اوسکی تعظیم کرتے ہین کہ کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اوسکے
خاص کلامون کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط
تصویر سسرو کی درج ہوتی ہے

شبیه سیسرو فصیح



حال پرقلص فصیح یونان کا

پرقلص ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان مین گذرا ہی ۴۹۹ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے
شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت
وبلاغت کلام کی اوسنے تمام یونان پر حکومت حاصل کر لی تھی اوائل عمر مین وہ حکمایان اور فاضلان
یونان مسمی انکزغورس اور افلاطون اور دنیو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور اونسے تربیت پائی
اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی صحبت مین رہکر کمال حاصل کیا بعد ازان
اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا جادو ہی اوسکو کسیطرح حاصل کرنا ضرور ہی کیونکہ اوسکے
باعث سے انسان چاہے جو کچہ حاصل کر سکتا ہی اسیواسطے اوسنے اپنی تمام توجہ طرف
حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے صبر اور استقلال سے
اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزارون برس سے اب تک نام اوسکا روشن ہی اور صاحب علم
اوسکے کلام اور حالات سن سن کر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت
کلام حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار ریاست مین پاتا چلا اور بسبب
خوش تقریری اور شیرین زبانی کی رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل قابض و متصرف
ہوگیا گویا کہ قریب قریب بادشاہ یونان کا ہوگیا تھا علاوہ خوب زبانی اور فصاحت کی وہ شجاع بھی پرلے درجہ
کا تھا اپنی ملک کیواسطے سیکڑون جا بجا بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کین آخرکو ۴۲۹ سنہ
پیشتر عیسی کی تماشہ گاہ دنیا سے غائب ہوگیا * تصویر اوسکی مندرج کی جاتی ہے فقط

پرقلص

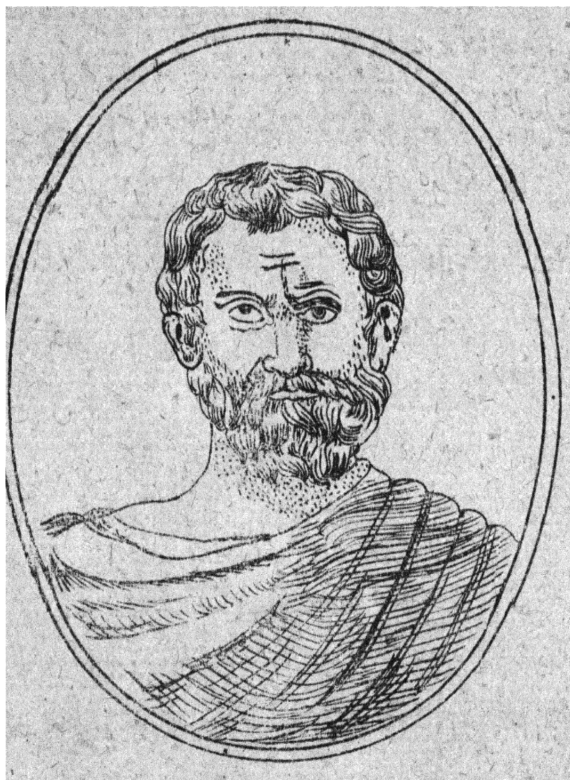
شبیہ پرقلس



بیان حکیم طہیلس کا

طہیلس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہی اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونان کا لکھتی ہین اور
زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذری ہین اونمین سی طہیلس بھی تھا اوائل عمر مین
وہ واسطی تحصیل علم کی مصر مین گیا اور وہانکی فضلا کی خدمت مین رہا اور پھر تیزی عقل سی ہر علم مین
شہرۂ آفاق ہوگیا اول شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کرکر کسوف اور خسوف کا ہونا پہلی سی بتلایا یعنی پہلی
اسنے بتلایا تھا کہ فلانی دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنی علم ہیئت مین بہت باتین ایجاد کین اوسنی نسبت قطر آفتاب
اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کی بناتا ہی دریافت کی ایک امیر نی حکیم مذکور سی یہ کہا کہ آپ کچھ مجھ سے انعام
بعوض اس عمدہ تحقیقات کی مانگیی اوسنی جواب دیا کہ مجکو کچھ نہین چاہیی لیکن یہ آرزو ہے کہ میری
نام سے یہ بات مشہور ہوجاوی کہ اس امر کی تحقیقات طہیلس نی کی ہی اس حکیم نے بیان کیا کہ
پانی وہ جز ہی جو کہ تمام چیزون دنیا مین مشتمل ہی اوسنے کہا کہ خدا نی عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ راز انسان
کے جانتا ہی وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہی کہ یہ بات بڑی مشکل ہی کہ انسان اپنے تئین جان لی کہ مین
کیا ہون اور نصیحت کرنا اورونکا بہت سہل ہی لیکن اون پر عمل کرنا مشکل جو کہ یہ ضرور ہی اور اپنی خواہشون
کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم ہوتا ہی انسان کو لازم ہی کہ اورونکی جو خطا دیکھی اور وہ اپنی مین پاوی اوسے
دور کری غرض کہ اوسنی بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سوای اس حکیم کی اور کوئی ایسا نگذرا جسنے
کہ اتنی توجہ طرف علم ہیئت کی کی ہو ایکدفعہ وہ ستارونکا حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا
لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید نہ پہونچا بعد ازان وہ ۵۴۸ پیشتر عیسی کی مرگیا تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم طیلس



ذکر حکیم طہیوفراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہی یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور باتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ ٭ کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین برابر وقت کی نہین ہی اور جو اپنے وقت کو ضایع کرتا ہی وہ بڑا بے وقوف فضول خرچ ہے یہ سو برس سی زیادہ عمر کا ہوکر ۲۸۶ سنہ پیشتر عیسی کے مرگیا کتب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونمین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک سالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کی ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکی ہاتھ نہین لگین ٭ تصویر اوسکی بھی دوسری صفحہ مین درج ہوتی ہی

ذکر حکیم فیثاغورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان یونان کے حال فیثاغورس سے بھی اپنی کتاب کو زیب و زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ فاضل بیچ جزیرہ سموس کی جو کہ یونان مین ہی بیچ سنہ ۵۹۰ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سی وہ بیچ ملکون مصر و یونان و ایران وغیرہ کی گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکمای متبحر سی تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرح کا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

شبیہ طمیو فراسطس



اور علم ہئیت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا اوسکے آنی سے
لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون اپنے ملک کو شوق علم کا بڑھوایا چند روز
بعد اوسکی دانائی اور علم کی اتنی شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کے لوگ
دور و دراز کا سفر کر کر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثاغورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوس طرف کی اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم اوسکی ملازمت سے
کچھ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام ملک کے صلاحین لین اوسنے جو مدرسہ واسطے
تربیت لڑکون کے بنایا تھا نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہوگیا کہتے ہین کہ اوسکی مدرسہ
مین چار سو شاگرد تھے اور ہر طرح کا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر کی لکیر سمجھتے تھے
فیثاغورس کے مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور
فاضل اور صاحب ایجاد و وضع قوانین گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزراے شاہان
نامدار اوس دیار کے ہوئے ہین رومی فیثاغورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثاغورس
ایک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا قولہ اے عزیزو دنیا چند روز ہے کسیکو
یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہے وہ ضرور چلا جائیگا جب بے ثباتی دنیا کی ثابت ہے
تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم نہین ہے لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو ضرور
لڑنا چاہیے اور اون سے عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دلمین جڑ نہ پکڑین اے میرے
پیارون شاگردو پانچ چیزیہ ہین فقط ....

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور ولکو جو ہر علم و عقل سے معرا رکھنا محض نادانی ہے اسکے خلاف انسان مدام رہے +

(۲) دوم انسان کوئی ایسی بات بے اعتدالی کی نکرے جسمین جو خلل انداز تندرستی ہو

(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین +

(۴) چہارم ایک کنبہ یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبون تر ہے +

(۵) پنجم ہر طرح کی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی زناکاری و دغابازی و بیایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے۔

اس حکیم نے بہت کچھ درباب نصایح اور اپنی رای کے لکھا ہے لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت اور جا کہان جو اونکو مشرحا او مفصلاً لکھکر باعث افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین نہایت عمدہ نظم و نثر مین تصنیف کین ایک کتاب نظم مین جسکو فیثاغورس کی طلائی نظم کہتے ہین بہت عمدہ کتابون مین سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہندو فاضلون سے جنکو سادھو سنت وغیرہ کہتے ہین بڑی تکرار و بحث درباب علم اور نصیحت کی باتون کو رہی فاضل اسّی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا شوالہ بنوا دیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتا مین تصور کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان اور حکمایان

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین

یہ بات توسب پر واضح اور روشن ہی کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک
مذکور مین سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور اونھین کے باعث سے آج تک نام
یونان کا مشہور ہی فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہر
اور ہر بات کی طرف رجوع ہوئے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور
مختلف فرقے حکیمون کے ہوئے جنمین تین نہایت مشہور ہین اول وہ فرقہ حکما کا ہے
جنکو متنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو متنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام
مستغنی موسوم ہی ان تینون جتھون یعنی فرقون حکما کا آگے علٰحدہ علٰحدہ بیان کرتا ہون

فرقہ حکمای یونانی موسوم بہ متنفر العیش

معنی متنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش و عشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ
ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہی کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش و عشرت
دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہان تک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے
ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا
اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ
کا بانی مبانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کے کہنے سے تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجائیگا

یہ حکیم قریب ۳۲۳ برس پہلے پیدایش حضرت عیسی کے یونان مین موجود تھا وہ نہایت سختی اپنے
نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ سمائی ہوئی تھی کہ عیش دشمن خوشی کامل کا ہی یعنی جو عیش
کرتا ہی اوسکو خوشی دایما حاصل نہین ہوسکتی ہی ایک دفعہ یہ حکیم راستہ مین چلا جاتا تھا
کہ ایک لڑکا اوسے ملا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر
حکیم دیوجانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھالیا اور اوسکے ماباپ کے پاس لے گیا اور انکو
سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت سی بچا کے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو
اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی رای خلقت کی رای سے کسقدر خلاف ہی دعوت مین جانا
ایک بہت اچھی بات اکثر آدمیون کے نزدیک ہی خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت
مین جانا اور چاہ مین ڈوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم سے بدل کا مشہور ہی جب
شہرت اس حکیم کی دور دور پہیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو ان ایام مین بادشاہ
یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی
کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہی اتفاقاً
سکندر اسطرح اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہوگیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا
دیوجانس کچھ نہ بولا آخیر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کرکے یہ کہا کہ ای حکیم تو مجھ سے
کچھ درخواست کر اور مجھ سے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ
میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے ہٹ جائے تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے
کہ سکندر سا بادشاہ گھر پر آکر درخواست کرے کہ تو مجھ سے کچھ طلب کر اور اوسسے صرف جواب ملے

کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت کو نہایت ناپسند کرتا تھا
اور ازبسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام
خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کسیکی مجلس نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقے انسان کے ہین
اون سب سے وہ خلاف چلتا تھا ترش روئی اور بدمزاجی اور نا ملنساری اور علیحدگی
اور کنارہ کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین ٭ اس فرقہ کے حکماء اور اونکے
معتقدون کو زبان یونانی مین سنک یعنی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی ہے
اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہے کسواسطے کہ اس قسم کے
حکماء کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین اسی فرقہ مین سے ایک
حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سینکا ہے یہ نیرو شہنشاہ روم کا استاد تھا اوسکی
شکل سے معلوم ہو جائے گا کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے
ہین ٭ چنانچہ اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے فقط

فرقہ دوم حکماے یونانی کا موسوم بہ متنفر الرنج

متنفر الرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت دنیوی کو پسند
اس فرقہ کو زبان یونانی مین ٭ اپیکیورین کہتے ہین اور اس فرقہ مین بہت سے شخص شامل
تھے کسواسطے کہ قاعدہ جہان کا ہے کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقہ کی حکما کا مقولہ
تھا کہ سرور کامل اور دائمہ عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کے موافق آدمی کو

شبیہ حکیم سنیکا



دوراندیشی اور فکر کرنا واہیات ہی جو لحظہ گذرتا ہی اوسے عیش و عشرت مین گذارے ناچ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم اپیکیورس گذرا ہی جب اس حکیم نے اپنے مقولہ جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ کیا ✤ یہ حکیم غورجیتم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن کی مشہور ہی اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین اوسنے تین سنو کتابین تصنیف کی تھین ۲۷۰ سنہ پیشتر عیسوی کے مرگیا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا یونان مین گذرا ہی کہ وہ رنج و راحت دولتمندی اور مفلسی کو کچہ نہین سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دائمانہ تو عیش و عشرت سے حاصل ہوتی ہی اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین ہی کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج ✤ اگر انسان دولتمند ہو تو کچہ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہی علی ہذا القیاس اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شی نہ تھی حقیقت یہ ہی کہ ایسا ہوجانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت ایک امر مشکل ہی لیکن یہ تو کچہ اللہ تعالی نے یونان ہی کے آدمیون کو اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر بہت غالب تھے اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ صائی پرس مین پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ اٹیکا پر جو کہ یونان میں ہے تباہ ہوگیا اور زینو ایک کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زنوفن کو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوا اور اوسکی دلمین کمال شوق پیدا ہوا کہ کسیطرح علوم و فنون حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر گذاری اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر اسنیہ مین بنایا اور لوگونکو سبق نیکی اور اپنی حکمت کی دینے لگا اور لوگونکو سکھایا کہ اپنے نفس کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت کمبختی مین مدد کرنا بہت ضرور ہے اور لڑکاین کی عیش و عشرت دنیوی مین داخل و شامل ہونا نازیبا اور واہیات ہے اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور اوس مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی کمبختی اگر عاید حال ہو تو کچہ رنج نہو اور بالکل صاف اور صابر رہے اور اصلا رنج و کدورت دل پر اثر نکرے اور کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچہ پروا نہین یہ نہین چاہیے کہ ذرا سی دنیوی خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہو گئے زینو کا قول تھا کہ اللہ جل شانہ نے دو کان اور ایک منہ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سنے بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے اور خود بہت سا بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوا اسکے اور کسیکو اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط

غرض کہ اس مختصر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت اچھا فرقہ حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت جو بشر کو لازم ہے انکی حکمت مین موجود تھی مگر ہمکو وہ رتبہ کہان حاصل ہے فقط

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل یکتای زمان باشندہ شہر سرکیوز کا جو کہ جزیرہ صقلیہ مین واقع ہی تھا اور جزیرہ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہی ✦ ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہی وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادات اور جر ثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ رکہتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علمو نمین ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہی اوسنے علم جر ثقیل کے وسیلہ سے مصر مین جا کر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ سے اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہونچایا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین جنسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجہ اوٹھا سکین ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکہتا تھا اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہی کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسیلہ علم جر ثقیل کے اتنی طاقت رکہتا ہون کہ ذرا سی طاقت سے ہزارون من بوجہ اوٹھا لون بلکہ اگر مجکو کہین بیٹھنے کو جگہہ ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھاؤ اوسنے یہ بات قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارہ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا ہوا تھا اوسکو اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو بآسانی تمام دریا مین سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنی نمونہ علم جر ثقیل کا ہی بادشاہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

وآفرین کی اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ سنے بہت رواج دیا ہی اور اس علم مین بڑی
ترقی کی ہی اور اب یہ علم صاحبان انگریز کی وسیلہ سی ہندوستان کی مدارس مین سکھایا جاتا ہی
ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہی کہ ہیرو بادشاہ سریکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا
جب وہ طیار ہوکر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ سنے اوسکو تلوایا معلوم ہوا کہ سونے مین
کچہ غبن نہین ہوا ہی یعنی وہ تاج پورا اوترا مگر بادشاہ کے دلمین یہ شک گذرا کہ شاید زرگر
نے سونے مین کچہ کھوٹ ملایا ہو اسواسطے حضور نے چاہا کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے
تاج کے حال کھوٹے کھرے ہونے سونیکا دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے
حکیم ارشمیدس کو طلب کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کی مدت تک تفکر مین رہا
آخر کو ایکروز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو ایک قاعدہ نیک
سوجھا اوسنے تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر تاج کو منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا
منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو علیحدہ علیحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت
سونے خالص کے پانی مین ہلکا ہی یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنی سی گھٹتا ہی اوس سے زیادہ
تاج گھٹ جاتا ہی اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا کہ ضرور تاج مین کچہ کھوٹ ملا ہوا ہی
اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس تاج کو گلوا کے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے
حکیم موصوف کی بہت تحسین اور آفرین ہوئی اور موجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین
واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دہات کے یہ مسئلہ بھی درج ہوا ٭ ارشمیدس کے شہر سریکیوز
کو رومیون سنے گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہہ سنے بہت دق ہوکر

ارشمیدس سے کہا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین کہ رومیونکو فتح کرنا شہر کا نہایت مشکل
بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلہ سے کرنین معکوس ہوکر جاتی ہین
طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام جہازون رومیونکو جلا دیا غرض کہ رومیون کو
شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخرکار رومیون نے شہر سیری کیوز
کو حملہ کرکے لے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ حادثہ دوسے[۲۱۲] بارہ برس
پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا ....

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بیٹا نوقطرس کا پوتا زنیقس کا اور صاحب جو بیطریا مشہور ہی یہ حکیم قدیم زمانہ کا
یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہی اوسکو علم ہندسہ مین دستگاہ کامل تھی
اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد مشہور ہی وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی
کی ہی یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی
ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان اور روم اور اسلام کے نے اعتبار
کیا پس بعضے اوسکے شرح کرنیوالے ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب
مین بڑھائی ہین اور بعضے فایدے نکالنے والے ہوئے ہین حکماء یونان کی اپنی اپنی مدرسونکی
دروازون پر لکھ دیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص کہ محنت کش نہووے نہ داخل ہو
اور مراد اونکی اس سے یہ تھی کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل نہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہو

اورا اور تصنیفات اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات ہی کتاب المناظر ہی کتاب
ترکیب آوازون کی اور سوای انکے اور کتابین ہین یعقوب بن اسحق الکندی نے یہ کہا ہی کہ
اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے زمانہ کا سب سی داناتر تھا اقلیدس ابولونیوس کی کتابونکو جو مخروطات
مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات کی حاصل ہو سکے
اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کی طرف منسوب ہین داخل ہوگیا اور کتاب اوسکی
جو قواعد ہندسی مین ہی اوسکو حجاج بن یوسف بن مطرکوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک
ہارونی مشہور ہی۔ اور دوسری نقل کا نام مامونی ہی اور اوسی پر اعتماد کیا جاتا ہی اور اوسکو
اسحق بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی اور ابوعثمان
دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن الندیم نے کہا ہی کہ مینے اونمین سے
دسوان مقالہ موصل مین علی بن احمد العمرانی کے خزانہ مین دیکھا تھا سنہ تین سو ستر مین
اور شکوک اس کتاب کے ابرن نے دفع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی اور
لطیف الطیف نے یہ ذکر کیا ہی کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی زبان مین دیکھا
اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ کے جو لوگونکے پاس ہے اوس مین
ایکسو نو شکلین ۱۰۹ ہین (تو اوسمین ۱۴۹ ہوئین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنیکا
ارادہ کیا اور یوحنا القس نے ذکر کیا ہی کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین
دعوی کیا ہی اور اپنی بتائی ہی مین نے وہ یونانی مین دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہی
کہ مینے اوسکو دیکھائی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابوحفص خراسانی

اور ابو الوفا بوجانی سنے کی مگر تمام نہین کی اور ابو القاسم انطاکی تمام کتاب کی تفسیر کی
اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دسوین سے کی ہی اور دسوین کو
ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست ابن عمید کیواسطے کیا ہی کندی نے کتاب
اقلیدس کے اغراض مین ذکر کیا ہی کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلینس نامی نے تالیف کیا تھا
اور اوس نے پندرہ مقالہ لکھی تھی جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک ہوگئی پھر کسی بادشاہ نے
اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی اور اوسکی زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے
اس کتاب کی اصلاح اور تفسیر کیلیے اقلیدس سے کہا اوسنے اوسمین سے تیرہ مقالہ کی تفسیر کی پس وہ
اوسکی طرف منسوب ہوگئے پھر بعد اوسکے اسقلادس اقلیدس کی شاگرد نے دو مقالے پانچوان چودھوان
اور پندرھوان وہ بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے پس وہ دونوبھی اوسنے کتاب مین ملا دی اور یہ تمام
واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابو علی الحسن بن الہیثم بصری نے جو خوش باش مصر کا ہی اس کتاب کے
مصادرات کی شرح کی ہی اور اوسکی اعتراضات بھی اسی کتاب مین مع اونکی جواب کے ہین
پھر ابو الحسن قشیری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہی کسی اندلسی کی اور اوسکا نام واسئیہ ہی
اور اوسکا یہ قول تھا کہ یہ میری شرح بیت المقدس سنہ پانسو چھیانوین مین تمام ہوئی اور اقلیدس
کی تصنیف کی اور چند کتابین ہین منجملہ اونکی سوای اس کتاب کی کتاب الظاہرات ہی کتاب
اختلاف المناظر کتاب المعطیات کتاب النغم بیگانی اسکے نام پر کتاب القسمہ ثابت کی اصلاح
ہی * کتاب الفواید بیگانی اوسکی نام پر کتاب القانون کتاب ثقل اور خفت کی کتاب الترکیب
بیگانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط ....

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہی اور علم ریاضی مین
پیشوا تھا شہر پلاسم مین سنہ ۱۳۰ء پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا وہ شہر سکندریہ مین جس زمانہ
مین کہ شہنشاہ روم کا عیدریان تھا رہا کرتا تھا زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت
مین پرلے درجہ کا عقیل اور ذہین تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف کین اور
سب سے مشکل اور عمدہ کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور و معروف مجسطی کا ترجمہ
زبان عربی مین بھی ہی اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہی اور بطور تبرک
اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی دھری رہتی ہی لیکن اچھے اچھے فاضل عربی دان اوسکو
نہین جانتے اور نہین پڑھا سکتے + اس کتاب کا ترجمہ زبان اردو مین فقیر حقیر خاکسار غلام
نیاز مندر المجید مصنف ان چند اوراق کا کرتا ہی اور وہ اوس کتاب دقیق کو انشاء اللہ تعالی
بہت صاف اور عبارت سہل مین کردیگا تاکہ ہر ایک اوسسے مطالعہ کرکر استفادہ حاصل کرسکی
اور اس نحیف کا ارادہ یہ بھی ہی کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کری اگر زندگی
نی وفا دی اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار رہا تو یہ کام جو مینے اپنے اوپر اختیار کیا ہی
انجام ہوگا + واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام فضلاء ہر ولایت کے اور فرنگستان کے علم ہیئت
مین حکیم بطلیموس کے موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور
آسمان کو حرکت ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سب قبول کرتے تھے لیکن

بعد ازان جب فرنگستان مین عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہان لوگونکو ان علومنین تہایت
سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستان مین فاضل کوپرنیکس دنیا مین پیدا ہوا اوسنے
زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت کیا اور پیچھے اوسکے اور اور حکمایان و فاضلان فرنگ
نی اس امر کو پایۂ ثبوت کو پہونچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہو کہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کی دو ریاستین بڑی عظیم الشان اور مشہور تھین ایک ریاست
اسنیہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص
یونان مین گذرا ہی جسنے کہ قوانین سلطنت ریاست سپارطا کی بنائی تھی وہ قوانین مدت تک اوس ملک
مین جاری رہی + یہ شخص خاندان شاہی مین سی تھا اوسنے مختلف اضلاع یونان اور مصر اور
ولایت ایشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے وہانکی رسوم اور قواعد ریاست و طریقے وہانکی وغیرہ کے
سفر کیا اور وہانکا حال بخوبی دریافت کیا اور اس طرح پر یہ شخص ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہو گیا
اور اون ملکونمین اوسنی اچھے اچھے فاضلون اور عالمون اور مذہبی آدمیونمین بحث و تکرار کی
جب بھائی لیکرغوس کا جو بادشاہ سپارطا کا تھا مر گیا اوسوقت لیکرغوس مالک ریاست
کا ہوا اور اوسکی بھائی کی جورو نی جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سی یہ کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو
تو مین اپنا حمل اسقاط کرون کسواسطے کہ تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جاویگا لیکن اس
بد تجویز کو نیک لیکرغوس نی قبول نہ کیا اور چندروز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکرغوس نے اوسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے اوسے الزام لگایے
کہ اوسنے سلطنت کا غصب کرلیا ہی اور اس باعث سے وہ لاچار ہوکر جزیرہ قبراط کو چلا گیا
لیکن اوسکی چلی جانی سی ملک مین بہت بی انتظامی واقع ہوئی اور اہل سپارٹا نی اوسے پھر بہزار عجز و نیاز
طلب کیا اور جب وہ اپنی ملک مین آیا لوگون نی اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو گویا دیوتاؤن
اور فرشتون مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور اونکا خلاصہ یہ ہی اور
یہ قوانین ۸۸۱ پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے + لیکرغوس نے ریاست سپارٹا مین سے
عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کردیا اور حکم دیا کہ کوئی عیش و عشرت مین مشغول
نہ ہووی اور اوسنے اپنے ملک مین سی رواج چاندی اور سونیکا بالکل دور کردیا اور تمام باشندون
سپارٹا کو برابر کردیا یعنی یہ نرہا کہ بعضی آدمی غریب اور بعض امیر ہون + اوسنے حکم دیا کہ
سب آدمی اعتدال سے باہر قدم نرکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نکرین اور کھانی نہایت
اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر کے ایک جا ہی کھانا کھاوین
+ بعض قوانین لیکرغوس کی قابل الزام کے ہین کہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نی اپنے
بندونکو عقل کامل نہین بخشی ہی وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور
ورزش کرتی ہین اوسی طور سی عورتین بھی ان مردانہ کامونمین مشق کرین + پس اس صورت مین
لڑکیان بھی برہنہ ایک لنگ کیے ہوئی مردون کی سامنی آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین
وہ اظہر من الشمس ہین + چونکہ بڑا مطلب لیکرغوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص
نامرد یا ضعیف نرہی اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون تو اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا کہ جس کسیکی

ایسا لڑکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف قدرتی ہون تو اوسکو اوسکے ماباپ ایک پہاڑ پر سے
نیچے گرا دین تاکہ وہ مرجاوے* غرض کہ لیکرغوس کا ان سخت قوانین کی رائج کرنے سے یہ مطلب
تھا کہ لوگ سپارطا کے بڑے سپاہی اور دلیر ہون اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کیلئے مستعد
رہین اور جو کچھ مصیبت یا رنج اونپر نازل ہو اوسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کی ساتھ سہا
سکین اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہون تواریخ یونان سے معلوم ہوتا ہی کہ اکثر جاے
اہل سپارطا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہین کہ اونکی آج کے دن تک نہایت تعریف
ہی بعد اسکی لیکرغوس جزیرہ قراط کو چلا گیا اور اپنے ملک کی باشندون سے قسم لی کہ وہ کبھی
ان قوانین کی برخلاف نکرینگے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوی اور جزیرہ مذکور مین جاکر اوسنے
اپنے تئین ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری راکھہ سمندر مین پھینک دینا تاکہ
اوسکی راکھہ سپارطا مین نہ پہونچی کسواسطے کہ مبادا اہل سپارطا یہ خیال کرکے کہ لیکرغوس کی
راکھہ سپارطا مین آگئی ہی اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے
کام کرین* تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ مین مندرج کیجاتی ہے فقط ....

احوال صولن واضع قوانین سلطنت اثنیہ

یہ شخص ۵۹۵ سنہ پیشتر عیسوی کی پیدا ہوا تھا شاہ قادرس کی اولاد مین سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو
حکومت اثنیہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم اور نیک اور حب الوطن تھا* بموجب قواعد صولن کے
اوسنے تمام باشندونکو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیمین بموجب مرتبہ ہر ایک

شبیہ لیکرغوس



دولت کی ہوئی تہین اور تین جماعتین خلقت کی جو کہ دولتمند ہوتی تھین انکو علاقجات عالیہ ملکی ملتی تھی
اور بہت خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین مشتمل تھی اونکو یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکار بیچ کمیٹی
عام کی جسمین بڑی بڑی امور ملکی مثل مقرر کرنی منصبون کی اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لانا یا قوانین
مرتب کرنا وغیرہ طی ہوتی تھی دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کی جو اوسنے واسطے سلطنت کے
طیار کیے تھی وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون * صولن کا حکم تھا کہ ایک شخص کی جایداد تمام اوسکے لڑکے
بالونمین برابر تقسیم ہو بموجب اوسکی اجازت کی ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دیسکتا تھا بشرطیکہ
خاوند اوسکا جہیز واپس کر دی * اور جورو خاوند کو بھی طلاق دیسکتی تھی بشرطیکہ کوئی باعث
قوی اور دلیل قاطع سامنی منصف کی لاوی * وہ نابالغ لڑکے جنکے باپ واسطے اپنے ملک کے
لڑکر مر گئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے خزانہ سرکاری مین سے روپیہ خرچ ہو *
قوانین جو درباب غلامون کی تھی وہ بہت قابل تعریف اور رحیم تھی غلامونکو اجازت تھی کہ وہ
اپنی ازادی کچھ روپیہ ادا کر کر خرید سکتے تھی ایک غلام جو کہ اپنی آقا سی ناراض ہوا وسکو اختیار
تھا کہ وہ اپنی آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کی ہات بکوا سکتا تھا * اوس زمانہ مین
ایک عجب طرح کا قانون یونانیونمین رایج تھا نام اوسکا * اوسٹرسزم * تھا بیان اوسکا
اس طور پر ہی کہ شہر اسفنیہ مین ایک خاص مقام مقرر ہوتا تھا کہ جسکے دس دروازے تھے اور
ہر ایک آدمی کو اختیار تھا کہ ایک خزف ریزہ لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست مین بہت برا
اور زبون شخص ہوتا تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہان جو افسر نوکر تھی
اون خزف ریزونکو شمار کیا کرتی تھی جسکی نام پر چھ ہزار یا اوس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ

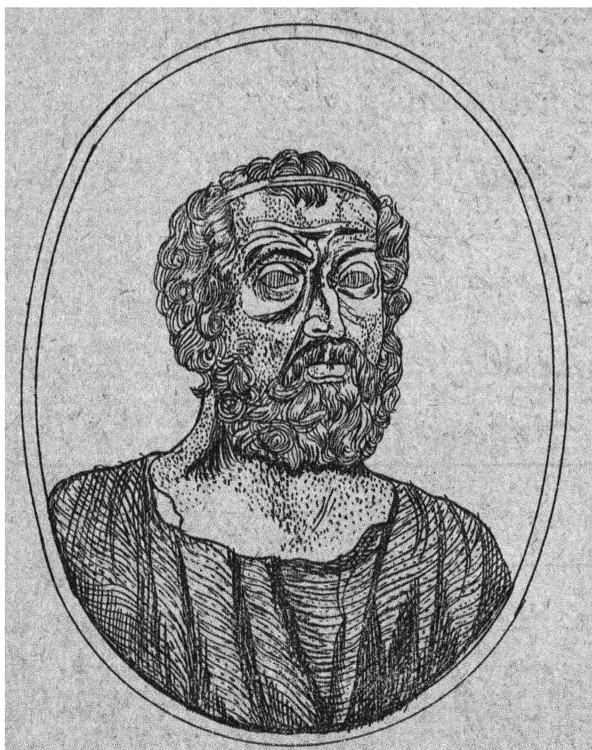
وہ شخص جلاوطن کیا جاتا تھا + صولن نے بعد حاصل کرنے اسّی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کیا + تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے + شبیہ صولن +



حال ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت بڑا عالیشان شاعر گذرا ہی کہ تمام ولایتون کی نہایت بڑے بڑے
فاضل متبحر جنکو مذاق اوسکی اشعار کا معلوم ہی متفق اللفظ کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی
ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی کے برابر شاعر نہین ہوا ہی بلکہ بعض شخص تو اس بات کا
دعوی کرتے ہین کہ آیندہ بھی اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہی بڑے بڑے شاعر ولن
فرنگستان اور روم اور یونانی اوسکی طرز بیان کو اختیار کیا ہی اس بادشاہ سخن گو شیرینی و فصاحت
و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہی اوسکے دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان
انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہی اگرچہ یہ ظاہر ہی کہ جب ایک شی اصلی زبان
سے زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہی تو لطافت سابق کی سی نہین رہتی ہی لیکن تب بھی بباعث اسکی کہ
وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہی باوجود ترجمہ ہونے غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سے بہت
بہتر ہی زمانہ سابق کی اکثر حکما مثل ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرماکر استفادہ
حاصل کرتی تھی شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو نہایت عزت
اور تعظیم سے رکھتا تھا نو سو برس پیشتر سنہ عیسوی کی اس شاعر کی پیدا ہونے سے شہر سکنیشیا کو عزت ہوئی یہ شخص
اندھا تھا اور ہومر کی معنی زبان یونانی مین اندھی کی ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے
تصنیف کیا اوسکا نام عدوسی ہی حقیقت یہ ہی کہ جای پیدایش اور سن پیدایش اس شخص مین بھی شک ہی
مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتی ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطے

نہین لکھتا ہون کہ یہان کے لوگ اونکی لطافت اور مذاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط
تصویر اس بزرگ شخص کی درج ہوتی ہے ٭ شبیہ ملک الشعرا ہومر ٭ فقط



حال پنیدارس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان مین رہنے والا تھیب کا گذرا ہی یہ شخص بیچ نظم لارک کے کہ
ایک قسم کی شاعری ہی بادشاہ کہلاتا ہی جس زمانہ مین کہ اردشیر شاہ ایران نے یونان
پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس یکتای زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے ہین کہ سنہ
پیشتر حضرت عیسی کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ ۴۳۶ مین مرگیا اور نام اپنا جہان مین زندہ
چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا جاتا ہی اور مدام رہیگا + بیان کرتے ہین کہ جب
سکندر نے تھیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور بدبختین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی ہین
سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا
اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکے عیال و اطفال کو ذرا آسیب
نہ پہنچنے دیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے +

حال شاعر صوفقلس کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہی اسکا لقب شہد کی مکھی
تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر و سخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہی یہ شخص سنہ ۴۹۵ پیشتر حضرت
عیسی کے پیدا ہوا تھا سبز و فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہی علاوہ فن شاعری کی وہ نیک بہت تھا
+ اوسنے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کی بیچ اولمپک گیمز کے واسطے اپنی

شبیہ پنڈارس شاعر



لیاقتون کے انعام پایا اور اس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی ✤ سنہ ۴۶ھ مین اپنی
جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے ✤ شبیہ شاعر صوفقلس ✤ فقط



حال شاعر انقسرین کا

یہ بھی تاریخ خطہ یونان مین نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طوس مین جو کہ آبی ادنیا مین واقع ہے ۵۳۳ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسکی شاعری کی تعریف ہر زمانہ اور ہر ملک مین ہوئی ہے اور لوگ اوسکے اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت تعجب کرتے ہین یہ شخص مقبول شاہان اور فضلان یونان کے رہا + اس شخص کو عادت شراب خواری کی از بس تھی + افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک عالیخاندان تھا + اس شخص کا بت قلعہ شہر اسنیہ مین رکھا گیا + اس شاعر نے اسپنے دشمن شہر آبدارا مین خود اسپنے دشمن گلا گھونٹ کر مار ڈالا + تصنیفات اسکی مانند عنقا کے کمیاب ہین + تصویر اسکی بسبب کمی جا کے صفحہ دوسرے پر درج ہوئی ہے

حال شاعر ارسطوفانوس

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ مین ۴۴۴ سنہ پیشتر سن عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہمعصر سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہانت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اوسنے افضل الفضلا حکیم اول سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت بدنامی ہوئی + اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اسقدر عام پسند ہوئے کہ محفل عام اوسکو تاج زیتون کے درخت کا ملا فقط + + + + + + + +

شبیہ شاعرالقرین



تصویر اوسکی کتاب ہذا میں لکھی جاتی ہے ✤ شبیہ ارسطوفانوس ✤



حال شاعر یوریپدیس

یہ یونانی شاعر سنہ ۴۸۰ پیشتر حضرت عیسی کے سالوس مین اوس روز جس روز کہ اردشیر شاہ
کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کے سیکھنے مین بہت کوشش
کر کر اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انگزیغورس سے سیکھے
اسکے اشعار مین باعث کمال فصاحت کے لوگون کے دل پر بہت اثر پیدا ہوتا تھا
جب کہ یونانیون نے زیر حکم نکیاس کے سیرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرنے نظم اس
لاثانی شاعر کی سنے اونکے دل پر اتنا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری نکیاس کی
چھوڑ دی اور آزاد ہو گئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑ کر جنگلون اور غارون
مین جاکر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت
عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوس پر مبذول فرمایا ٭ مورخ بیان کرتے ہین
کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین یکصد اشعار پر مضمون
اور ہر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا ٭ یہ شاعر عورات کو بہت
ناپسند کیا کرتا تھا ٭ اسکی موت بہت بری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی
مین چہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑ کر
اوس کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ٭ لوگون کو اس امر سے بہت
افسوس ہوا فقط ٭ + + + + + + + + + + + + + +

تصویر یوریپیدیس شاعر



حال طہوسی دادس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہی اسکے باپ کا نام علورس تھا اور شہر اسنیہ مین سنہ ۴۹۶ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ملطدی اعظم (جسکا حال پیچھے صفحہ ۶۳ پر لکھا گیا ہی) اولاد مین سے تھا جب کہ عالم لڑکا ہی مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہوگیا تھا اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جا بجا میدان جنگ مین کار بہادری نمایان کیی جبکہ براسیدا اس حاکم فوج ریاست سپارٹا نی طہوسی دادس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت جرم مذکور کے وہ جلا وطن کیا گیا اور ایام جلا وطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگون پلوپنیشن کی تصنیف کی اور لڑائین مذکور جو اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نی لکھا تھا اور باقی حال بعد اوسکے اور مورخون نی بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کی آٹھ باب کیے تھے آٹھوان باب کتاب مذکور کا اچھا نہین ہی اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نی تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت کی یہ تعریف ہی جب کہ ہرودطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہی پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہوگئے یعنی اوسکے کلام مین مضبوطی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثر دار طور پر بیان کرتا تھا سنہ ۴۰۳ پیشتر حضرت عیسی کے اوس بزرگ شخص نے وفات پائی ✤ تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے ✤ ✤

حال مورخ ہرودطس کا

شبیہ طھوسی دادس مورخ یونان



یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہی یہ بزرگ نامی گرامی شہر ہلیقرناسس مین پیدا ہوا تھا اور
یہ شخص ٤٨٤ سال پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان مین ترو تازہ اور سبز تھا اور یہ شہر ولایت
ایشیا خورد مین واقع ہی اور سبب پیدا ہونی ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا
پر زندہ ہی یہ شہر بھی مشہور ہوا + ہرودطس نے اوائل عمر مین تمام یونان و ولایت اطلیہ اور
ملک مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہوگیا بعد اسکے اسنے تواریخین مختلف ملکون کی تصنیف
کین اسنے تمام حالات لڑائیون کے جو درمیان یونانیون اور ایرانیون کی ہوئین لکھا اور تواریخ
ایران کی زمانہ کیخسرو سے شاہ اردشیر تک لکھی علاوہ اسکے اوسنے تواریخین ملک مصر و عرب
اور سام ریمان کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور شیرینی سخن کی نہایت تھی اور ہر ایک
شخص اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہی + اس شخص کا لقب باپ علم تواریخ کا ہی فضلا لوگ اپنی کتابون مین
لکھتے ہین کہ ہرودطس مورخ اور دیمستھنیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص ہین کہ لاثانی
تصور کیے گیے ہین + تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے +

حال مورخ دائی ودرس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخون مین سے گذرا ہی یہ مورخ شیرآرجیرہ مین جو کہ جزیرہ صقلیہ مین
ہی پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم
و کارتھیج کی تالیف کین + کہتے ہین کہ اوسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا
تھا جن مین پندرہ باب اب تک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسا جہاندیدہ شخص تھا

شبیہ مورخ ہیرودوطس



کہ جتنے مقامون اور ملکونکا حال اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہی اوسنے وہان سفر کر کرا ون مقامون
کی سیر کی تھی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تیس ۳۰ سال کے عرصہ مین تصنیف کی تھی اوسکی کتاب
کو مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بہت بھولا آدمی تھا کسواسطے کہ بہتیری جھوٹی قصہ اوسنے
اپنی تواریخ مین لکھے ہین اوسکی عبارت مین فصاحت و بلاغت نہین ہی البتہ سادگی زبان کی
نہایت پائی جاتی ہی اوسنے بعض جا ہی اپنی کتاب مین جھوٹ بھی لکھا ہی کہ بعض جھوٹی کہانیونکو تو
بخوبی بیان کیا ہی اور بڑی واردات تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہی یا بعض وقعہ چھوڑ گیا ہی غرضکہ
یہ بہت اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہی ۴۴۴ برس پیشتر حضرت عیسی کے یہ اس دنیا مین موجود تھا اور
اکثر روم مین رہا کرتا تھا اور حتی المقدور اس شخص کی یہ توجہ تھی کہ سچی باتین بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل معالم یونانی تھا ۴۵۰ برس پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا
ہوا تھا اسمین بہت اوصاف بڑے بڑے تھے یعنی یہ شخص نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور
مورخ اور دلاور افسر فوج کا تھا اس شخص نے اس دنیا مین بہت نام پایا ہے، یہ شخص
حکیم سقراط کا شاگرد تھا ، یہ فاضل بیچ دربار حضور سارس بادشاہ ایران کے چلا گیا
اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کنکسا مین
مارا گیا تو اوسوقت زنوفن اور اوسکی فوج یونانی پر جو دس ہزار تھی نہایت مصیبت اور سختی
واقع ہوئین کہ قلم اونکے بیان مین اپنے سینہ کو چاک کرتا ہی رولن صاحب فرنگی مورخ

واپس آنا اپنے وطن یونان مین ان دس ہزار آدمیو کا بسرداری زنوفن کے ایران سے جو کہ چھہ ۶۰۰ سے فرسنگ یونان سے ہی اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ سے رونا آتا ہی حقیقت مین اس جای پر استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی ظاہر ہوتی ہی یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے جو کہ دشمن جانی یونانیون کے تھے بچا کر گھر کو لایا ٭ بعد اس مشہور واردات کے وہ ہمراہ اجیسی لاس بادشاہ ریاست سپارٹا کے ولایات ایشیا مین آیا اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہم وطنون نے جلاوطن کر دیا اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر الیس مین رہا کرتا تھا اور وہان نہایت عمدہ اور قیمتی کتابین علم تواریخ وغیرہ مین تصنیف کین اسنے حالات واپس آنے دس ہزار یونانیون کا دشمن کے ملک یعنی ایران مین سے نہایت ہی عمدہ طور پر بیان کیا اور حال سقراط کا بھی اسنے بہت خوب لکھا ہی اوسنے تواریخ یونان کی بھی لکھی اور ۳۶۰ سنہ مین سفر وطن خاص کا اختیار کیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا یہی حال ہی کہ کسی زمانہ مین ولایت یونان کا حال تھا بلکہ ولایت فرنگستان کو بہ نسبت زمانہ سابق یونان کے نہایت فوقیت ہی الحق فرنگستان ہر طرح کے فضلا اور حکما کی کان ہی اور جیسا کہ چراغ علم و عقل کا اس ملک مین روشن ہی ویسا کسی ملک مین بالفعل نہین ہی اور ہزارون اچھے اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذری ہین

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ وہان کی حکما اور فضلا کا منتخب کرکرا ونکی حالات اس کتاب مین لکھون تو بیرے اس قدر اسی کتاب کی حقیقت ہے بلکہ اگر چار ایسی ایسی ہین تو بھی شاید اونکی حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون فرنگستان جنت نشان کے لکھونگا* اور ارادہ یہ ہے کہ ایک علیحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین تمام وہان کے کاملونکا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہے کہ اوس سے یہان کے لوگونکو بہت فایدہ پہونچیگا*

حال شہنشاہ الحکما او فضلا سر اسحاق نیوطن کا

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ ہے یعنی اتنک نہ تو اوسکو برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا اور نہ کوئی زمانہ قدیم مین اسکی برابری کرسکا اچھے اچھے حکما فضلا یونانی کی اوسکی رو برو ذرا بھی نہین ہے* مصرع* چہ نسبت خاک را با عالم پاک* غرض کہ مین اصلا تعصب سے یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہو کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی بلکہ دونون ملکون کے فاضلون اور عالمونکا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہے لیکن انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن ممدوح کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین جو کہ کرامات سے بھی زیادہ ہین* اگرچہ مین اس جاپر یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم فاضل اور ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہے وہ بھی بڑے درجہ کے فاضل اور عاقل اور ذہین تھے

نام اس علامہ زمان کا سر آئی زک نیوطن ہے اور معنی آئی زک کے اسحاق ہے اسیواسطے ہمنے اسحاق نیوطن لکھا ہے

لیکن حکیم اسحاق نیوطن تمام حکماء متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہے یہ حکیم دانشمند سنہ ۱۶۴۲
عیسوی مین ضلع لنکن شایر مین پیدا ہوا ✠ ابتدای عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جون جون
بڑا ہوا توانا اور صاحب قوت ہونے لگا اور اسی برس کی عمر تک تندرست او سلامت رہا ✠ بارہوین
سال مین بعد پانی تھوڑی تربیت کی اوسکی بزرگون نی اوسی ایک مدرسہ مین جہان صرف ونحو سکھائی جاتی تھی بھیجا
اوسنے وہان مسٹر بکین صاحب کی جو بڑا علامہ تھا آثار دانشمندی کی عیان کیے اوسکی حرکات سے
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہو جاویگا ✠ یہ شخص وقت فرصت مین بجای اوقات گذارنے
کے لہو ولعب مین ساتھ ہم مکتبون کی ننہی ننہی کلین وغیرہ کی لکڑیون سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کی اوسنے
آری اور بسولہ اور آلات خریدی اور اپنی ہاتھ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا ✠ نزدیک مدرسہ کے ایک ہوا
کی چکی بنتی تھی نیوطن صاحب نی اوسکو بنتے ہوئے بغور دیکھا ✠ اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو باعتبار حکمت کے اصل کے برابر تھا ✠ بوقت اوسکے طیار ہو جانے کے
اوسنے اوسے اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑون کی ٹکڑون سے بادبان بنائے اور
دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے ✠ وہ اکثر ایسی ایسی چیزون کے بنانے مین مصروف رہتا اور اسی
سبب سے اپنی ہم سبقون سے لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہتا ✠ اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو
یہ خیال نہ تھا کہ یہ شخص اپنی ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم بنیگا کہ جمیع سیارون
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کے دریافت کرنے کی قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہو وے گی اور تمام دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی ✠ اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے یہ نہین جانتی تھی

کہ وہ بڑا آدمی بنیگا وہ اکثر اوقات اوسکو مدرسہ سے بلا لیتی اور اوس سے کھیت کا کام لیتی
اور گانو منڈی مین اپنے ساتھ لیجاتی ✣ بوقت جانیکے مدرسہ سے اپنے گانو مین وہ درختونکے نیچے
بیٹھ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا کرتا ✣ اور جب کبھی وہ کسی درخت کے نیچے بیٹھکر مویشی چراتا
اوسوقت بیکار رہتا اور خیالات علمی مین مصروف ✣ سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین رہتا
جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اوسوقت سے وہ کبھی بیکار
نہین بیٹھتا ✣ ہر وقت خیالات مین مصروف رہتا ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص
پردۂ اخفا مین پڑا رہتا اور منصہ ظہور پر جلوہ گری نکرتا اوسکے چچا نے اوسے ٹرنٹی کالج مین جو
بہت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کے ہے روانہ کیا اور وہان اوس شخص کی استعداد اور ذہن ظاہر
ہوا ✣ اس مدرسہ مین علم ریاضی اور زبانین پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی
مین خوب لگتا تھا کہتے ہین کہ بچپن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کئی عنوان
بدون پڑھنے تحریر اقلیدس کی بہت خوبی کے ساتھ ثابت کین ۱۶۶۱ء مین وہ اس مدرسہ کا
ممبر مقرر ہوا اور ۱۶۶۴ء مین خوب سا علم تحصیل کرکے اوسنے اس مدرسہ مین لقب عالی جو وہان کے
فاضلون کو عطا ہوتا ہے حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف وبا کے کیمبرج کو چھوڑکر اور جگہ چلا گیا
مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے مسئلہ کشش کا دریافت کیا ✣ وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا
کہ ایک پختہ سیب اپنے آپ سے شاخ پر سے ٹوٹکر زمین پر گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے
اور اپنے دل مین کہا کہ یہ سیب بسبب کشش زمین کے گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اور اونچے سے
گریگی تو بھی زمین کیطرف میل رکھیگی اور یہان سے عام مسئلہ کشش جسکے دریافت ہونے کی

سبب سی تمام علم ہئیت اور اور علم آسان ہوگئے دریافت ہوا + دیکھا چاہیے کہ صاحب استعداد
آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑے بڑے نتیجہ نکال لیتے ہین + کیا کبھی کسی اور شخص نے
سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا + سنہ ۱۶۶۶ مین نیوٹن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی
بڑی مشہور کتاب کے طیار کرنے مین مصروف ہوئے + اور سنہ ۱۶۶۹ مین مدرس علم ریاضی کے مقرر
ہوئے + اور سنہ ۱۶۷۲ مین مجمع شاہی مین داخل ہوئے + روبرو اس مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب
درباب روشنی اور رنگون کے بیان کیا + تیس برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین
مصروف رہا + سنہ ۱۶۶۴ مین اوسنے ایک منشور مثلثی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹے
اور سہج آلہ کی استعانت سی علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا + اوسنے دریافت کیا
کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے مرکب ہی اور یہ کرنین مختلف تدارج
انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت گذرنے کے ایک شفاف وساطت سے دوسرے مین کھینچی ہین
اور یہ کرنین بعد منحرف ہوجانیکے جدی جدی رہتی ہین اور اونکی رنگت بھی علیحدہ دیکھلائی
دیتی ہی نیوٹن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکور الصدر سے گذارا اور پایا کہ وہ
سات رنگ کی کرنون مین تقسیم ہوگئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے + اول سرخ + دوم
نارنجی + سوم زرد + چہارم سبز + پنجم آسمانی + ششم نیلا + ہفتم بنفشئی + یہ ایک
نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسیکے وہم وگمان مین بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید
روشنی سات رنگون سے مرکب ہی + ایک شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوٹن صاحب کی
تحقیقات پر ہرگز اعتماد نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

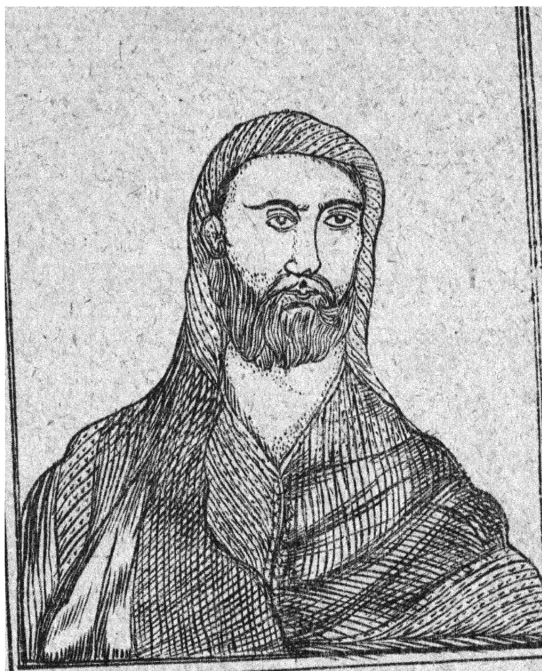
اور اسکو سچ پایا جسوقت نیوطن نے اپنے مذہب کو درباب دشمنی کی ظاہر کیا تو بعض لوگون نے
اوسکا فقط حسد ہی نہین کیا بلکہ اوسکے حق مین بہت سازیان کرنا چاہا اور اس سبب سے اس
شخص کے دل کے چین مین بہت فرق آگیا + تھوڑے دنون بعد وہ مہتمم ٹکسال مقرر ہوا اور
ملکہ این نے اوسی درجہ نایٹ کا عطا کیا اور ۱۷۱۲ء مین اس حکیم اور لبنٹ صاحب مین جو ایک بڑا
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوطن صاحب نے ایک نیا علم فلکشنز
جسکو حال مین ڈفرنشل کیلکیولس کہتے ہین اور جو بڑا علم علم ریاضی مین ہی ایجاد کیا اور جو نتیجے آمدنی
علم ریاضی مین ہوتی ہین وہ اوسکو سکتے ہین اور اوسی زمانہ مین حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم مینے
ایجاد کیا ہی اور نیوطن نے میری نقل کی ہی + اس فساد نے بہت طول کھینچا اور لبنٹ صاحب نے انگریزی
حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا شروع کیا کہ جو کچھ باتین نیوطن نے ایجاد کی تھین وہ فقط
غلط ہی نہین ہین اگر وہ مذہب کے احکام کے خلاف ہین لیکن نیوطن صاحب کے
افعال سے بخوبی ثابت ہی کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہین کرتا تھا +
وہ اپنے ایجادات کو سچ ثابت کرنے وجود باری کے کام مین لایا اور اونکے وسیلہ سے
دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی اسی برس کی عمر مین بیماری نے اوسپر غلبہ کیا اور اوس سے
اوسے بہت تکلیف پہونچی لیکن وہ اوسوقت بھی صابر رہا اور بڑا استقلال دکھلایا +
اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور اوسکے سبب سے اپنے تئین ہرگز نہ کھینچا + ایکدفعہ
ایک شخص نے درباب تحقیقات کے جو نیوطن نے علم مین کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس
شخص نے اوسوقت اپنے تئین بہ اسکین ظاہر کیا اور زبان پر لایا کہ مین مثل بچہ کی دریا کے

(۱۰)

صداقت کے کنارہ پر سے کنکر اور ٹھیکریان چگتا ہون ہمنے جو لکھا ہے کہ
نیوطن صاحب نے علم فلکشن یعنی مقادیر متحرک کا ایجاد کیا ✣ اب
ہم اوس علم کی قدر سکے تشریح کرتے ہین واضح ہو کہ اوسکا قول یہ تھا
کہ تمام مقدارین خواہ کسی قسم کی ہون تعبیر کی جاسکتی ہین بوسیلہ مقادیر
ہندسے اور تمام مقادیر ہندسے پیدا ہوتے ہین بسبب حرکت اونکی
سرون کے مثلاً ایک خط پیدا ہوتا ہے حرکت ایک نقطہ کی سے اور
ایک سطح حرکت خط کی سے اور شکل مجسم حرکت سطح کی سے پس موافق اس
مسئلہ کے ہر مقدار بہتی ہوئی تصور کیجاتی ہے جسوقت مانا ہمنے کہ ہر مقدار
خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا کی جاسکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رفتار
اس حرکت کی کوئی اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار اخیر کو فلکشن مقدار
مفروض کا کہتے ہین نیوطن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے ✣ یہ جواہر
سنے بہا اٹھائیسوین ماہ مارچ ۱۷۲۷ء عیسوی کو اس دار فانی سے معدوم
ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح سے کام مین لایا اور اوس سے
اپنے عیال اور رشتہ دارون کی دستگیری کی ✣ تصویر اوسکی بھی بسبب
کوتاہی جا کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے ✣ ✣ ✣

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

شبیہ شہنشاہ الحکما و فضلا سر اسحاق نیوٹن



شہور ہیئت دان ایک قوال کا لڑکا تھا اور پندرھوین نومبر سنہ ۱۷۳۸ عیسوی کو
بمقام ہنوور مین پیدا ہوا تھا اوسکے باپ نے اول تو اوسکو گھر پڑھایا نہین
چودہ برس کی عمر مین ۱۷۵۳ اوسنے ہنوور کی رجمنٹ مین نوکری کی اور سنہ ۱۷۵۷ یا سنہ ۱۷۵۸
مین اوس رجمنٹ کے ساتھ انگلنڈ کو گیا یہ نہین معلوم کہ اوسنے اس نوکری کو
کب چھوڑا لیکن بعد تکلیفات بیشمار کے جو خصوصا بسبب نجاننے انگریزی
زبان کے درپیش ہوئین تھین وہ بارکشایر مین لوگون کو استعمال آلات علم
موسیقی کے سکھانے لگا بیت صاحب نے جسکو کہ عقل اور رسائی ذہن ہرشل
صاحب کی دریافت ہو گئی تھی سنہ ۱۷۶۵ عیسوی مین گرجہ ہالیفاکس مین اوسکو
ارگن نواز کہ یہ ایک انگریزی باجا ہے مقرر کیا وہ سال آیندہ مین اسی
عہدہ پر باتھ مین مقرر ہوا تو اسکو یہان پر علم ریاضی کا شوق ہوا اور باوجود
محنت بارہ یا چودہ گھنٹہ ارگن بجانے کی وہ کتابین علم ریاضی کی مطالعہ
کرتا تھا اس علم کی کتابین پڑھنے سے اوسکا دل علم ہیئت مین بہت
لگا اور انجام کار اسی مین اوسنے ناموری حاصل کی اور بہت مشہور
ہوا ✤ ایک روز واسطے دیکھنے آثار عجیبہ سیارات کے جسکا بیان اوسنے
پڑھا تھا اوسنے ایک دوربین دو قدم لمبی ایک اپنے ہمسایہ سے
قرض لی اوسنے اس دوربین سے اجرام سماوی کو دیکھا اور اونکے مشاہدہ
سے اتنا خوش و خرم ہوا کہ اوسنے ایک دوربین خرید کرنے کا

ارادہ کیا لیکن آلہ مذکور کی قیمت اوسنے اپنے آنے سے باہر سمجھکر اوسنے خود
دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب ہوا اوسنے کئی دوربین بنائے
جبکہ وہ آئینہ واسطے دوربین کے بناتا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گڑھا کرتا تھا
اور بیچ مین کھانے اور پینے کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا
کھانا کھلا دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سواے گڑھنے شیشون کے کسی اور
بات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم لمبی بنائی اور
اوسکے لیے دو سو سے زیادہ شیشہ گڑھے اور تب ایک شیشہ دوربین کے
قابل بنا پایا تیسری مارچ ۱۷۸۱ء کو وہ اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو
دیکھہ رہا تھا کہ اتفاقاً اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو کہ اوسنے بسبب
کچھ شبہ کے جو کہ اوسکو چند باعث سے پیدا ہوے تھے بغور دیکھا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ وہ کوئی سیارہ
نامعلوم ہے اس طرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ جدیدہ کو جو کہ اب
بنام جارجم سادس ہرشل اور یورینس کی مشہور ہے دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کے
متعلق چار چاند دریافت کیے جارج سوم شاہ انگلستان نے از راہ قدردانی کے اوسکی تین ہزار
روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستارے نمودار ہوتی تھی وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا
اور اس سبب سے اوسنے بہت سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان تراسی برس کی عمر
تیئسوین ۲۳ اگست ۱۸۲۲ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گیا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑا

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملائے زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا بیچ مدرسہ بادشاہی کے
۲۰ تاریخ اگست ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ بارگت بونتورو کے پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب
حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا + بیان اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنا کرتا تھا
اور اسکا باپ اپنا پیشہ اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم
کوشش کرتا تھا + ۱۱ تاریخ می ۱۷۲۴ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا واقع
ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا کہ مین بھی اس علم کو
حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشتر کہدینا اوسکا معلوم کرون چنانچہ اوسنے زیادہ تر طرف علم ریاضی
کے بہت رجوع کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہوگیا
یعنی بطور قرینے منجمون کی لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس کام کو کرتا رہا
اور حسابات مین بھی وہ بہت مشہور ہوگیا لیکن انہی ایامون مین اوسنے مختلف فاضلون اور
عالمون کی کتابین درباب ہیئت کے مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان
مشہور ہوگیا بعد تحصیل علم ہیئت کے اوسنے طرف معاش کی توجہ کی اور دارالخلافہ شہر لنڈن مین آکر ایک
عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی کرلی اور بعد شادی کے اوس سے
دو فرزند پیدا ہوئے یہ شخص اپنے پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور
بیچ اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

اور چند روز مین اہل فرنگ مین اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون لوگ اشراف اسکے شاگرد ہوگئے ۱۷۳۷ سنہ مین اوسنے ایک نیا رسالہ درباب علم مقادیر سیالہ کے چھاپا اور ۱۷۴۰ سنہ مین ایک کتاب درباب قواعد حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن جواب مضمونون کے جوکہ مشتمل اوپر نہایت اچھی اچھی مضامین کے ہین تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ مقام سٹوک ہولم کی داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر مقابلہ وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین اس علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان انکا باعث طوالت ہے سنہ ۱۷۴۳ عیسوی مین علوم ریاضی کا مدرس بادشاہی مدرسہ مین بیچ مقام دلوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا سر مجلس بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور ستر ہ برس تک اس معزز عہدہ پر ممتاز رہا ۱۴ ماہ تاریخ مئی سنہ ۱۷۶۱ عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا بعد وفات اس کامل نامی کے اوسکی بیبی کو پنشن حضور کی طرف سے مقرر ہوئی فقط

ذکر چارلس ہطن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہی سنہ ۱۷۳۷ عیسوی مین بیچ نیوکیسل کے پیدا ہوا ابتدائے شروع عمر سے اوسنے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے سے عرصہ مین نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہوگیا اور بہتیرے

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چندروز کے بادشاہی جنگی مدرسہ مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ خطاب اوسکو ایڈن برع کے مدارس مین سے ملا ۱۷۹۶ء مین ایک کتاب دو جلدون مین قاموس علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف کی اور ۱۷۹۸ء مین ایک کتاب مجموعہ ریاضات کا تصنیف کی جس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی جاتی ہے بعد اسکے اوسنے بشمول ڈاکٹر بیرسن اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین لوگ اوسکو ساٹھ ہزار روپیہ بطور انعام ملا بعد اسکی اوسنے بباعث پیرسالی کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین آرام سے بیٹھا اور پانچہزار روپیہ پنشن کی اس فاضل کی مقرر ہو گئی ۱۸۴۳ء مین اس ریاضی دان نے وفات پائی

ذکر مہندسان جیمس برنونی اور جان برنونی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین کمال حاصل کیا تھا مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضایل ظاہری و باطنی جیمس برنونی ۱۶۵۴ء مین بیچ مقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری باتین اس مین ایجاد کین اور ۱۷۰۵ء مین مرگیا* زبدۃ الارباب مہندسان جان برنونی بھائی جیمس برنونی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہان تک کہ دنیا اوسکو لقب شہنشاہ الحکما و فضلا نیوٹن اور مہندس لبنظر کا دیتے ہین صرف اس بات سے

معلوم ہو جاوے گا کہ وہ کیا کچھ تھا ۱۸۲۴ء مین اس شخص نے وفات پائی —

ذکر مہندس یولیر کا

زبدہ جہانیان یولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان مین اس رتبہ کا شخص علم ریاضی مین بہت کم ہوا ہے اور قطع نظر ریاضی دانی کے یہ شخص علوم فلسفہ مین مہارت کمال رکھتا تھا ۱۷۰۷ء مین مقام بسیل مین جو کہ اقلیم پروشیہ مین واقع ہے پیدا ہوا اور اوائل مین علوم کی طرف اور مہندس جان برنونی کا شاگرد ہوا اور چند روز مین اوسکی دانائی اور عقل اور تیزی ذہن ظاہر ہوئی اور علم ریاضی مین اوستاد کامل ہو گیا جب کہ آوازہ اوسکے علم و کمال کا ایک جہان مین بلند ہوا اور ہر جگہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پھیلا اوسوقت ملکہ معظمہ کترا ین فرمان فرمای ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع نفایس علوم اوس ملکہ جہان کے دربار مین حاضر ہوا اور جیسا کہ تواضع اور مدارات لایق شاہنشاہون کی ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی یولیر نے کی فریدرک اعظم بادشاہ پروشیہ اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ یولیر شہر پٹیرزبرگ دارالخلافہ روس مین تشریف لے گیا تو ۱۷۸۳ء مین اوس جگہ اوسنے وفات پائی اگرچہ چند روز پہلے وفات کے وہ اندھا ہو گیا تھا لیکن تب بھی ہیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس حالت مین اوسنے اصول جبر مقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل علمی درباب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابین علوم ریاضی اور فلسفہ

الٰہیات مین تصنیف کین اور وہ تمام فرنگستان مین بہت مروج اور مشہور ہین

ذکر لب نظر کا

یہ فاضل اور ریاضی دان یکہ زمان ۲۳ جون ۱۶۴۶ع بیچ مقام لیپسک کے جو اقلیم جرمنی
مین ہی پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا ؛ جب کہ اسکی عمر چھہ برس کی تھی اوسکا والد
مرگیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت مین بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا
اوسکو بخوبی ثمرہ ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے
زبانین لاٹن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ فلسفہ اور ریاضی اور
الہیات دیکھین اور ان علمونمین کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اللہ تعالیٰ
نے اپنے بندون مین سے ایک بڑا عالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہی اوسوقت ہر شخص اسکی
عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اسنے پائے اور آخر کو مصاحب ول شہنشاہ جرمنی
کا ہوگیا ۱۶۷۲ مین وہ شہر پیرس دارالخلافہ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین
کمال حاصل کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان مین
بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نیوطن مین
بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوطن تو یہ فرماتے تھے کہ مینے علم بزرگ یعنی علم مقادیر
سیال ایجاد کیا ہی اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اثبات
مین جھگڑا رہا ؛ اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

حکماء انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اسبات کا فیصلہ کرین چنانچہ اون فاضلون نے بھی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوطن نے اس علم اعظم کو ایجاد کیا + لب نطز کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان یونانی اور لاطن اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر کی ہین لب نطز نے ۱۴ تاریخ نومبر ۱۷۱۶ء مین اپنی جان بحق سونپی - + + + +

ذکر لاگرانژ کا

یہ بھی مھندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب وغریب علم ریاضی مین ایجاد کین ۱۷۳۶ء مین بیچ مقام طرن کی پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر مین معلم اول ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے علم مقادیر سیال مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات اور تموج اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت مشہور ومعروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو ۱۸۱۳ء مین اس جہان گذران سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا - + + + + + + + + + +

ہیئت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی مین بہت بڑا کامل فاضل سنہ ۱۷۴۹ء مین بیچ مقام
ہیونان لین Beaumont-en-Auge کے پیدا ہوا تھا اسی مقام مین اسنے
یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ مین ہوگیا یہ شخص خود بہت بڑا عالیخاندان
اور امیر تھا جب کہ وہ پیرس دار الخلافۃ اقلیم فرانس مین آیا وہان بسبب اوسکی
عجیب لیاقتون کے اوسکی بہت شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس مین داخل ہوا
سنہ ۱۷۹۹ء مین وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن جب کہ سنہ ۱۸۰۳ء مین لیوشن
بونا پارت اوسکی جگہہ وزیر ہوا اوس وقت لاپلاس سرگروہ + سنٹ + یعنی
حکام فرانس کا ہوا بعد اسکے اوسکو علاقہ جلیلہ مارکوس کا حاصل ہوا + سنہ ۱۸۲۷ء
مین یہ نیک نام شخص اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابین علوم ہیئت اور
ریاضی مین چھوڑ گیا جو کہ اوسکی عالی لیاقتون مین کی دال ہین + + +

حال علامہ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جیمز جیمیس اول بادشاہ انگلستان کا تھا باپ اس
فاضل کا سر نکولس بیکن تھا یہ فاضل علاوہ اپنی زبان کے زبانون لاٹن اور یونانی
مین کمال رکھتا تھا یہ شخص سنہ ۱۵۶۱ء مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج مین تربیت
پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار دانائی اور فضیلت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر
تھے جبکہ ۱۶ برس کی عمر کا ہوا تو اوسنے جو علوم کہ اوس مدرسہ مین سکھائی جاتی تھی

سب مین کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور اس علم مین
اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین
ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان ایک کتاب مشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی
لیکن بباعث موت اوسکے باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور
وہان امیر کبیر ارل آف اسکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون ملکہ معظمہ
شاہزادی ایلزبیت فرمانفرمای انگلستان کے ہان نہایت اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب
کو بباعث انکی فضیلت کی بہت عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے
۸ ہزار روپیہ کی زمین جاگیر مین دلوادی جب کہ شاہ جیمس اول تخت انگلستان پر جلوہ افروز
ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی سنہ ۱۶۱۶ مین مصاحبان
خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اسنے قوانین سلطنت انگلستان کے
لکھے سنہ ۱۶۱۹ مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور
جلیل القدر علاقون مین سے شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار
سلطنت کے سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا سنہ ۱۶۲۰ مین
اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو انگریزی مین *
نووم اورگنیم * کہتے ہین تصنیف کی سنہ ۱۶۲۱ مین وہ * دائی کونت سینٹ البن
کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری مقام مذکور پر مقرر ہوا * لیکن اختلاف قسمت
کے دیکھنے چاہیے کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان تھی

یا یکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی سنہ ۱۶۲۱ کو بادشاہ کی بارگاہ میں یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقون سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اون پر جرمانہ ہوا اور قید خانہ مین اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کی نوکرون نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اونپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ فاضل تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا دیدیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل علوم و فنون کے گذارے ۹ ام اپریل سنہ ۱۶۲۶ مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم و فنون کہتے ہین تصویر انکی درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے — + + + + + + + + + + +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے سنہ ۱۶۳۲ء مین بیچ مقام رنگٹن کے پیدا ہوا اوسنے اول مدرسہ ویسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون مین سکھائی جاتی تھی جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا کس واسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوا اسے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

شبیہ بیکن صاحب



اور اوسکے سیکھنے سے سوائے تعصب کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا ہی یہ فاضل حکیم
دس کارتیز کی کتابین علم فلسفہ مین پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی رای کا وہ پیرو نہ تھا
اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشہ طبابت نہین کیا + سنہ ۱۶۶۴ع
مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی مین گیا اور وہان جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ
الامان مین رہتا تھا یہ اوسکا سکرتری مقرر ہوا بعد ایکسال کے وہ پھر انگلستان مین
چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکما دہر تھے اون سے صحبت اور ملاقات رکھنی شروع
کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل وجان مشغول ہوا اور یہ حکیم علم الہیات اور منطق مین
کامل مشہور ہے + یہ شخص مختلف علاقہ جلیلہ ملکی پر ممتاز رہا + حقیقت یہ ہی کہ اسکی
عقل اور ذہن کو ارسطو اور افلاطون کبھی نہین پہونچ سکتے اسکی تصنیفات بہت
ہین دو جلدون مین اوسنے کتابین عقل اور سمجھ انسان پر تصنیف کین اور ایک
کتاب اوسنے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ کے اور اور بہت
سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب مذہب کے بھی لکھین ۲۸ اکتوبر
۱۷۰۴ء مین اس فاضل اکمل نے وفات پائی + + + + + + + + + +

ذکر عمدۃ الشعراء فرنگ جان ملطن کا

افصح الفصحا جناب ملطن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکی زبان مین فصاحت بہت
ہی اور اسکی برابر فرنگستان مین اور اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین

۹ دسمبر ۱۶۰۸ء مین مقام دار الخلافہ لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر مین اوسنے علوم
رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل شعر و سخن کے آدھی رات گئے تک
پڑھتا رہتا تھا اور سترہ برس کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور
اوسکو زبان لاطین مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے اشعار
تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی کہ وہ اندھا ہوگیا اسکے
تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ جسکا نام * گم شدن باغ بہشت از
دست آدم * نہایت مشہور و معروف ہے کہ جسکی لطافت و فصاحت و بلاغت اور
اشارہ و کنایہ صنایع و بدایع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے کیا حوصلہ
کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچھ لکھے * یہ کتاب سب مدارس مین مروج ہے +
یہ شاعر ۱۶۷۴ء مین مرگیا بعض صاحب کہ اونکو جہلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین
شاعری نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم ایسی ہے
کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی
زبان کی شاعری کی برابری کرسکے اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہوسکتا ہے
جو کہ زبان انگریزی اور فارسی دونو زبانون سے واقف ہو فقط ....

ذکر ملک الشعراء ولیم شکسپیر

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہے اسکی سی شہرت اور کسی شاعر نے نہین پائی

یہ شاعر مقام سٹریٹ فرد مین جو کہ وارد کشایر مین ہی ۱۵۶۴ سنہ ماہ اپریل مین پیدا
ہوا تھا اوائل عمر مین اس یگہ زمان نے ایک مدرسہ مین علم تحصیل کیا لیکن بباعث
اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور اوسکے دلس بیٹے اور بیٹیان تھین تو شیکسپیر صاحب
لاچار مدرسہ کو چھوڑ کر بتلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو یہ کہتے ہین
کہ اسنے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی رائے خلاف ہے +
۱۷ برس کی عمر مین اوسنے اپنی شادی کر لی + چونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت
نامی اور صاحب کمال شخص گذرے ہین اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتی ہین تحصیل
اونکے واسطے محنت درکار نہین ہوتی چنانچہ شیکسپیر صاحب چھوٹی عمر سے نہایت
عمدہ اشعار کہنے لگے تھے + جب کہ اونکی شادی ہوگئی تو وہ صحبت خراب مین بیٹھنے
لگے اور بباعث اسکے اونھون نے ایک ہرن ایک امیرزادہ طامس لیوسی کا
چرایا اوسنے اس امر کی نالش کی اور بروقت نالش کے شیکسپیر صاحب نے ایک
ہجو اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف کی اس باعث سے وہ اور بھی رنجیدہ اور خفا ہوا +
لاچار شیکسپیر صاحب اپنے گانو کو چھوڑ کر دار الخلافہ شہر لندن مین چلے آئے جبکہ
یہ شہر مین پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا اور محتاج کمال تھے لاچار ہو کر اسی حالت
بیکسی مین اونھون نے یہ تجویز کی کہ وہ جوئے خانہ کے دروازہ پر جا بیٹھین اور جو
کوئی وہان کھیلنے آوے اوسکے گھوڑے کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر اونھون نے
تھوڑے عرصہ تک گذارہ کیا غرض کہ ادنی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات مین

مشغول رہتا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف کی اور تمام شہر مین بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شکسپیر صاحب نے جو کھیل کہ نظم مین تصنیف کیے تھے سامنی ملکہ دوران کے اونکی نقلین خود کین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی کے دربار مین اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر اور رئیس اوسکی عزت کرنے لگے + ارل یعنی صوبہ دار ساؤتھمٹن کا اوسکو بہت عزیز رکھنے لگا اور ایک دفعہ دس ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا + اخیر عمر شکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اوسنے بسبب اپنی عجیب و غریب لیاقتون کے کہ کاہیکو کسیکو میسر آتی ہین بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹ فرڈ مین جاکر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ء مین ترپیتن برس کی عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کیواسطے ایک عمارت یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسری مین درج ہوتی ہے۔

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانای روم

یہ حضرت شروع ۱۲۰۳ء مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کی جوکہ خراسان مین واقع ہے جای ولادت اس بزرگ شخص کی ہے اور اوائل عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی زندگی تنہائی مین بیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کے گذاری + صوفی ایک

شبیہ ملک الشعراء ولیم شیکسپیئر



فرقہ ہی اکثر ولایتون مین اوس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا مطلب ان لوگون کا
یہ ہوتا ہی کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین بیان کرین اور یہ لوگ ادب اپنے
خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے
کہ دانائی ان ہی باتون سے حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون
مین سیفیا اور ہندون مین ویدانت اور ایک خاص الامانیونکی حکمت کی ایک اصل
ہے جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب جسکو مولانا ے روم کی مثنوی
کہتے ہین ہے اور اوسکے مطالعہ سے خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی
اور اکثر مقامات اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے استادون سے نہین
حل ہوتے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین لکھی ہین تمام مشرقی
شاعرون مین سے جلال الدین نے زبان مبالغہ کی بہت کم استعمال مین لایا ہے یہ فاضل
بے بدل زمانہ اور برگزیدہ دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص
اس حسب و نسب کا نہین ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی ہین
اوسکا یہ قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے اور کسی بیگانی
محفل مین اگر جا کر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنے چاہیے کہ لوگ بیوقوف سمجھین
وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جا کر بیٹھے تو اوسکو مثل منافق کے مسجد
مین اور کودک کے مکتب مین اور اسیر کے زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا
کے بہت مشہور ہین پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون + نظم

تا نقش خیال دوست با ماست + ما را همه عمر خود تماشاست +
آنجا که وصال دوستان نیست والله که میان خانه صحراست
وانجا که مراد دل بر آید + + یک خار به از هزار خرماست

وله

اے دوست قبولم کن وجانم بستان مستم کن و از هر دو جهانم بستان
با هرچه دلم قرار گیرد دستان تو آتش بمن اندر زن وزانم بستان

وله

آن کس که ترا شناخت جانرا چه کند فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی + دیوانه تو هر دو جهان را چه کند

وله

خوش باش که خوش نهاد باشد صوفی از باطن خویش شاد باشد صوفی
صوفی صافیست غم بر ونشیند کیخسرو و کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر ۱۲ سنہ عیسوی کے اخیر مین پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابین تصنیف کین اور اوسمین بہت مشہور یہ ہین مثنوی خسرو وشیرین اور مثنوی لیلی ومجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر وسکندرنامہ + نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتی ہین اور حقیقت مین اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظون سے آراستہ ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہین لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ اسبات پر تھی

کہ اوسکی عبارت نئی اور زیبایشی ہو اور سبھونکی سمجھ مین مشکل سے آدے اور
اسباب سے اوسکی کتاب موافق رواج عام سکے نہ ہی اوسکی کتابین نام خمسہ مشہور
ہین ہفت پیکران مین سے بہت خوب ہی اور اوسمین داستان بہرام گور اور شکاری کی
مندرج ہی لیکن اوسکی یہ کتاب بہت طویل ہے اور دلچسپ نہین ۔

حال حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبداللہ شیرازی تھا جو ظہور اسکا اتابک سعد زنگی
کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا سعدی کیا فضل و کمال مین عدیم المثل تھا
ایکسو دس برس دنیا مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکونکا اوسنے
دیکھا پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا علوم ظاہری
اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرج دین جوزی سے مدرسہ نظامیہ مین بیچ بغداد کے
تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کے ساتوین باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہے
حضرت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہی ارادہ اوسکی
اس مصرع سے مفہوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانائے مرشد شہاب
مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا پھر جنگ و جہاد کے واسطے
روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین جو وارد ہوا تو بتخانہ سومنات کو دیکھنے گیا
چنانچہ اسکا حال آٹھوین باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے * اخیر عمر مین

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین بیٹھ رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر
فقیر اوسکی زیارت کو جاتے تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے
شیخ قدرے تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی جو
کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعی کے تابدان کے باہر شیراز کے لڑکون کے
لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف
کو کھاتے + لطف یہ ہے کہ شیخ باوصف کشف وکمال کے لطایف ظرایف مین بھی
بے مثال تھا ہمیشہ صاحبان فضل وبلاغت سے اختلاط وارتباط رکھتا تھا +
گلستان بوستان اوسکے فضل وبلاغت پر دال ہے بعد اسکے بلاد فارس وشیراز
مین بڑے بڑے شاعر وفاضل ہوئے لیکن سخن کے مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا
اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا لیکن ہند مین امیر خسرو ملک سخن وبادشاہ شاعران زیرز
اس ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زباندانی کا شیخ بھی قایل وکلام پر اوسکے
دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلایا
تب اوسنے عذر اپنی پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے
اسکو غنیمت سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو مغتنم جانا
اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مغتنمات سے جانو اور مین کتاب مصنفہ خاص
گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فایدہ ہوگا جتنا کہ میری ملاقات سے

حاصل ہوگا + یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور یہ بھی تعریف کچھ ضرور نہیں ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب میں لکھتا ہون اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پہ خیال کرنا چاہیے + + +

غزل

ای ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ + ای شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ

خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم + جائی تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ

ای جان من جانان من بر من نگہ سلطان من + یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ

من عاشق روی توام از جان خریدار توام + تا زندہ ام یار توام از من چرا رنجیدۂ

من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام + تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ

رنجیدۂ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ + دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ

بنگر ز ہجرت چون شدم سرگشتۂ مجنون شدم + چون لالہ دل پر خون شدم از من چرا رنجیدۂ

گر من بمیرم در غمت خونم شود در گردنت + فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ

ای سرو خوش بالای من ای دلبر رعنای من + لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ

من سعدی دلخواہ تو ابروی ہم چون ماہ نو + من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

خواجہ حافظ

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہے دیوان حافظ اسکی کتاب ملکون ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا اور طوطی شکرستان بلاغت گستری کا کہتے ہین اور یہ علم قرأت یعنی خوش الحانی کی مہارت کمال رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش آوازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی ۷۹۲ سنہ ہجری ہے اور چونکہ مدفن اسکا خاک مصلی ہے اسیواسطے تاریخ وفات اوسکی + خاک مصلی ہے + چونکہ اشعار اوسکے تمام ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین اسیواسطے چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط + + + +

نظم

بشنو این قصه که خود را ز غم آزاده کنی — خون خوری گر طلب روزی ننهاده کنی

آخر الامر گل کوزه گران خواهد شد + — حالیا فکر سبو کن که پر از باده کنی

جهد کن آنکه در ایام گل و فصل بهار — عیش با آدمی چند پری زاده کنی

نگه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف — مگر اسباب بزرگی همه آماده کنی

خاطرت کی رقم فیض پذیرد هیهات — مگر از نقش پراگنده ورق ساده کنی

کار خود گر بخدا بازگذاری حافظ — ای بسا عیش که از بخت خداداده کنی

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکے اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اصل مین

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے
کہ اوایل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہہ بباعث اوسکی
نہ ترقی ہونے کے اِس طرف چلا آیا اور مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت
خاطر داری کی اور بہت پرسان حال اوسکا رہا لیکن جب مسیح الدین نے وفات
پائی اوسوقت عبد الرحیم خانخانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر
اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطر داری بہت کی اور شاعری اور اخلاق
مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی
شہرت سُنکر طلب کیا اور بیچ زمرہ بندگان خاص کے معزز کیا اور بہت تواضع
کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بروقت
وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون رباعی

عرفی دم نزع ست و ہمان سستی تو	آخر بچہ مایہ بار بربستی تو
فردا ست کہ دست نقد فردوس بکف	جویانے متاع ست و تہی دستی تو

رباعی

یارب بر عفوت بہ پناہ آمدہ ام	سر تا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخش کہ از غایت شوق	بی دیدہ بامید نگاہ آمدہ ام

═══

حال فردوسی کا

ہماری راۓ مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین ہے جہان اسقدر شاعر گذرے
ہونگے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین بہت سی کتابین فارسی نظم مین ایسی
ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ انکی
تصنیفات لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات
لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات کو ملاحظہ
کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور سعدی وغیرہ ÷ واضح ہو
کہ پہلے لوگ ایران کے دین محمدی نہین رکھتے تھے وہ آتش پرست تھے اور اسوقت
مین بہت سی کتابین تاریخ وغیرہ کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تھین اور ان
نظم کی کتابون مین بہت خوبی اور فصاحت سے حال دلیرون اور بادشاہون سلف
کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زورآور زمانہ سلف مین ملک ایران مین
گذرے تھے تو شاعرون نے اونکو دیو ٹھہرا دیا ہے ساتوین صدی عیسوی مین مسلمانون نے
ایران کو فتح کیا اوسوقت بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے
اکثر پرانی کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم اشعار اور نظم کی
کتابین ملک فارس کا نام و نشان نہین رہا ایسے برے حال مین نوین صدی عیسوی
تک فارس جاری رہا اور اسوقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور کئی صوبہ از اہل اسلام

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہوگئے اور علحدہ علحدہ بادشاہ بن بیٹھے اور ان بادشاہون
نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار
ہوا تھا لیکن جب اخیر کو دسوین صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران
کے فتح کیے تو اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص ۹۴۰ء عیسوی مین بیچ گاون شاداب
کے کہ ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا + اسکا باپ بطور باغبان کے
حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا بھائی کچھ محنت مزدوری کر کر گذارہ
کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین
مختلف مضامین سوچا کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سے بہت سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے برادر دون سے عداوت
رکھنے لگا تھا اور اونسے اکثر تنازع رکھتا تھا اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر
ہوا اور اپنے بھائی سے کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات
اوسکے بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی کی راہی ہوا اور وہان
ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان علم کا بڑا تھا اور اہل علم
اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین بہت سے شاعر اور فاضل موجود
رہتے تھے اس اوقات مین ایک پرانی تاریخ جس مین حال بادشاہون ایران کا جو قبل از
پیدائش حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے تھے مندرج تھا ظاہر ہوئی تھی اور

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران مذکور کو شاعری مین
اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ سے اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر
شاعرون نے کچھ کچھ نمونہ اپنی اپنی لیاقتون کا سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور
فردوسی بیان کرتا ہے کہ جب شہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین
کسطور سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبروظاہر کرون
لیکن اخیر کو ایک کتاب مسمی باشہ نامہ جسکے نام کی ہمکو صحت نہین ہے ایک نسخہ اوسکے
ہات آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین لکھکر ایک اپنی دوست کی
معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے انھین
نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ تاریخ مذکور زمانہ سلف ایران کی فردوسی تیار کرے اور سلطان
نے اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا اور فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی اس کام
عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کی ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی اور دوم دولت حاصل ہوگی
اختیار کیا فردوسی ہمہ تن اس کتاب کی طیار کرنے مین مصروف ہوگیا اور تیس برس
تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ کتاب مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہنامہ رکھا گیا طیار
ہوئی لیکن اس عرصہ مین بہت سی تبدیلین واقع ہوئین تھین جو جو پرانے دوست
فردوسی کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہوگئے تھے یا ان مین سے جوش و خروش
دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہوگئے تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین
نظر آتی تھین اور یہ نئے اشخاص بڈھے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جو بسبب

بڑی فکرون اور کمال محنت کے بہت کمزور اور ناتوان ہوگیا تھا + علاوہ ازین بدنصیبی
فردوسی کے سے یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز تھا اوسے بادشاہ بہت چاہتا تھا
اس شخص اور فردوسی مین دشمنی ہوگئی اور اسیواسطے اسنے سلطان کی کان مین بُری بُری
باتین نسبت فردوسی کی پھونکدی اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کے خلاف اور لہجہ
دین محمدی سے پھرا ہوا ہے اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ فردوسی نے
اپنی کتاب شاہنامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے + اگرچہ اور امور مین محمود
بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت فردوسی کو مان لیا اور جب اس شاعر بزرگ نے
شاہنامہ کو تمام کرکے سلطان کو نذر گذرانی تو اوسنے کچھ تعریف یا آفرین اوسکی محنت پر
نہ کی اور انعام مقرری کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک انتظار کیا کہ
بادشاہ اوسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنے وطن طوس مین جاکر اپنی باقی زندگی
کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسے ایک کوڑی بھی ندی آخرکار فردوسی نے
چند اشعار لکھے کہ مضمون اونکا یہ تھا کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کی ہے اور گو مینے اوسمین غوطہ مارا
لیکن موتی میری ہاتھ نہ لگی تو وہ میری قسمت کی خطا ہے اور نہ سلطان کی فیاضی کی بحر کی لیکن چند عاقل
آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کے ملاحظہ سے نہ نرم ہوا تو چند اشعار
کا تو اوسے کیا خیال ہے تو محمود نے بجای اپنے اقرار پورا کرنے کے فردوسی کو ایک رنج دیا اور
تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی
انعام دونگا تو شاہنامہ کے ساٹھ ہزار شعر ہین تو موجب اقرار کے اوسے ساٹھ ہزار

اشرفیین فردوسی کو دینی لازم تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے بجائی ساٹھ
اشرفی سکے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیجدیے اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری
شاہنامہ کا ہی ✤ جسوقت یہ روپیہ پہونچا اوسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا
اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیین سنائین
اور اس سب روپیہ کو لیکے نوکرون مین جو اوسوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھکر
جو افسر یہ درم لیکر آے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور سب ماجرا بیان کیا یہ سنکر
محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی کے پانو کے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن
فردوسی نے بہت سی عاجزی کی اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس برس
کی برباد گئی اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور اوسکے
اسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر اپنی مہر کر کر
ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب سلطان امور ریاست کے
باعث سے بہت دق ہو اوسوقت یہ کاغذ اوسکے ہاتھ مین دیدینا ✤ اس ہجو مین سلطان
کی نہایت برائی لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہی ✤ جب
سلطان محمود نے یہ ہجو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوسنے فردوسی کی تلاش
مین اپنے آدمیونکو ہر سمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی
اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے انکی
تعریف مین ایکہزار شعر اپنی کتاب شاہنامہ مین زیادہ کر دیے ✤ ان دنون مین قادر باللہ

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی نے ایک سخت پیغام واسطے حوالہ کر دینے
فردوسی کے بھیجا اور چونکہ خلیفہ مذکور اسقدر طاقت نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ
کرسکے تو اس باعث سے فردوسی یہانسے بھی بھاگا اور منزلین سطے کرتا ہوا مدت تک آوارہ
پھرا کیا اور یہ خوف اوسپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکرلے
اخیر کو جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہوگیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس کی کوچ کیا
اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایکدفعہ اپنے وطن کو اور دیکھہ لون * اسوقت مین
فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور یہ اوسکے ساتھہ تھی اور اسیکے باعث سے اوسے اس ایام
پیری مین ذرا تشفی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پہونچکر کہ یہان وہ اپنی اوایل عمر مین
بطور باغبان کی نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین دفن ہوا * جب سلطان
غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سُنا اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے
ساٹھہ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی مذکور کے پاس بھیجدین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر
عالی مزاج جسقدر کہ اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفین قبول
نہ کین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے + + + + + +

بیان شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضای قدردانی کے اپنے جلوس کے اونیسوین برس مین شیخ ابوالفضل
شیخ مبارک کی بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا تھا اپنے پاس بلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر

نہایت خوش ہوا اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہوکر پایہ اوسکے مرتبہ کا امرائے
عظام اور وزرای کرام سے زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اس مرتبہ مین ہوا کہ مقرب بادشاہ
کی درگاہ کی اسپر حسد لیگئے اور شاہزادے ارا کین دولت سے اتفاق کرکے درپی آزار
بات کے ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کے زمانہ مین کلام اللہ
کی تفسیر تصنیف کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس مین درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے مرنیکے بعد
چند نسخہ لکھواکر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو
اکبر بادشاہ کے نام سے مزین نہ کیا اکبر اسبات کے دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا
اور شیخ پر بہت عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پاکر بادشاہ کی خاطر مین
رنجش بڑھا دی اور شیخ کو مجرے سے منع کروا دیا لاکن شیخ تقرب کے زمانہ مین اکثر عرض
کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا
اس سبب سے وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اسبات کو خوب جانتا
تھا اور اوسکی مصاحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا اسواسطے بعد کتنے دن کے
تقصیر اوسکی معاف کرکر اوسکے حال پر عنایت فرمائی اور اوسکی جدائی بے ضرورت بیان کے
روا نہ رکھتا تھا بعد ازان وہ واسطے انجام دینے ضرورت کی خدمتونکی دکن مین سرانجام کرنے
کیواسطے مامور ہوا اور اس ممالک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سے بجالایا حسب
شیخ بموجب طلب بادشاہ کے دارالخلافہ آگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم چونکہ
شیخ سے آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین شاہزادہ کا رفیق
اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اسبات پر آمادہ کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا
کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور
اوجین سکے قریب پہونچ کر راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا
ارادہ کیا شیخ نے بمقتضای شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد
دی اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک جماعت
کثیر نے ہجوم کر کے اطراف اور جوانب سکے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول سنہ ۴۷ جلوس مین
مطابق اکہزار اور گیارہ ہجری سکے شیخ نیزہ کے زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف
راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سی جدا کر کے
الہ آباد مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور اپنے سینہ اور
مونہہ پر ہاتھ مارا اور رای رایان پتر داس کو کہ اوس حدود کا فوجدار اور منصب سہ ہزاری
سے سرافراز تھا شیخ عبدالرحمن بن شیخ ابوالفضل اور اور امراکو واسطے نرسنگہ کی استیصال
کے متعین کر کے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھہ
نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کی سر کے بدلے اوس کافر کا سر
کیا قدر رکھتا ہی اوسکی زن اور بچہ کو بھی سولی کھینچیا اور دوزخ مین پہونچا چاہیئے
ابوالفضل عقل اور فہم مین بے نظیر تھا کلام اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے
کتب تصنیف اوسکی بھی بہت ہین اکبرنامہ اور آئین اکبری و رابوالفضل بہت مشہور اور

بزرگ کتابین اس فاضل کی تصنیف سے ہین

شیخ ابو الفیض فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتاء زمان کا شیخ مبارک ہی جمیع علوم و فنون اور شعر
شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا حضرت
شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے
خطاب ملک الشعرا تھا ایک کتاب علم اخلاق مین مسمی نوادر الکلم اسنے تصنیف
کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقط تالیف کی اور
نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار پندرہ ہزار ہین اور قصہ
نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی
مین کوئی کتاب نہین ہی بعد حصول علوم و فنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد
تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کر کر شہر کاشی مین جا کر علم شاستر اچھے اچھے
پنڈتون سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اونکے برابر بہت کم
ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین
ترجمہ کی چنانچہ کتاب لیلاوتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے
کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا جلوس کی چالیسوین سال مین اسباب زندگانی
کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا

محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشایخ کہتے ہین اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونو بزرگ ماورالنہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن مین سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداؤن مین تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مرگیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر مین یہ شخص فاضل کامل بھی ہوگیا اور اوسی عمر مین مرید شیخ فرید کا ہوگیا اور باجازت پیر کے دہلی مین تشریف لائے اور یہ جناب ہفتاد اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳ ربیع الاول ۷۲۵ ہجری مین وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیا نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کے فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کی نظر سے گذرا اوسوقت حضرت نے بھی دو بیتین لکھین ﴿ بیت ﴾

ضیائے بے ضیا گر کافرم خواند	چراغ کذب را نبود فروغی
مسلمان خوانمش بہر مکافات	دروغی را جزا آید جز دروغی

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند

بلخ سے امیر لاچین پدر بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان مین تشریف لائے

اور بیچ پٹیالے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہین تولد ہوئے اور جبکہ عمر چار سال کی ہوئی
تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف لائے اور بعد چندروز کے رحلت کی اور بعد اوسکے
امیر خسرو نی تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سے امیر خسرو کے
گذرے تب اونھون نے ارادہ صحبت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا کا کیا اور
مرید ہوگئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو بہت محبت ہوگئی اور خسرو محرم راز اوس
بزرگ کے ہو گئے ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ چند اشعار امیر خسرو بیچ تعریف حضرت نظام الدین
کے لکھکر لیے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون اشعار کو سنکر
نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجہہ سے کیا چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف
یہ چاہتا ہون کہ حضرت کے قدوم کی برکت سے میرے کلام مین شیرینی ہو جاوے
چنانچہ اس جگہ مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر اور تھوڑی سی
کھالی چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز مین اوسکے کلام مین نہایت شیرینی
اور فصاحت ہوگئی اور امیر خسرو نے چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گذارے
اور ہر شب قران شریف ختم کرتے تھے * امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن
کے عہد سے سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت مین رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ پائین لاہور کے اور ملتان
کے تاتاریون اور مغلون کی ہات سے مارا گیا اوسوقت خسرو بھی اونکے ساتھ تھے چنانچہ

اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو لیگئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایکدفعہ ہی رونا آگیا اور سب داب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئے اور خاص بادشاہ کو رونا آگیا ہرچند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور اسقدر گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخار آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانگاہ یعنی وفات اپنے پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور پیر کی قبر پہ جا بیٹھے اور بعد چھ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے + ابیات +

میر خسرو خسرو ملک سخن +	آن محیط فضل و دریاے کمال
نظم او دلکش تر از ماء معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از برای حسنش تاریخ او	چون نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین کہ مینے پانسو ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف کیے اور بہت سی کتابین مشہور معروف اوسکی

تصنیف سے ہین۔

ذکر کملاے ہند از قوم ہنود

حال والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش و بینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل اور کامل شخص علما قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اچھے اچھے حکماء فرنگ اور یونان کو بھی کم نہین سمجھے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ اون بزرگون کی حالات نہین ملتی سواے نام کے ہم اور کچھ نہین پاتی ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ نہین کی کہ ایسے ایسے خدا رسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھین ✤ لیکن خیر جیسا کچھ مجکو پانچ چار بزرگونکا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اول مین ذکر والمیکی جی کا کرونگا ✤ ہنود مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب راماین کے ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہ پیدا ہوئے اہل فرنگ نے اس بات سے کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کے قدوم کی برکت سے باغ ہستی کو رونق تھی ✤ بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک غریب کے گھر پیدا ہوئے تھے اور اس

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام رکیشر واسطے مبارکبادی کو گئے اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر مہاراج کے پاس لیگئے تھے کہتے ہین کہ سیتا جی قبیلہ رام چندر سامی نے وقت بن واس یعنے جلاوطنی مین بیچ جنگل تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو رہکر رونق او فخر دیا + ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا + انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک کتاب رامائن ہے + ان خدارسیدہ کا حال بہت وعجیب اور بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصر الکھنا حالات کاملین کا ہے اسیواسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی ــ

حال مہاراج کرشن دیپاین بیاس جی کا

تمام ہنود کے فاضلون اور خدارسیدونمین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور ومعروف ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتاون اور رکیشرون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جابسی جمنا کی کنارہ پر پیدا ہوسے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳ سو برس (یعنی وسہ صد سال) گذرے ہین بیاس کی پتا یعنی والد کا نام پراسر مہاراج تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور اون دنونمین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی کتاب وشن پران ہے + انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکے تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب مچھلی پکڑنے

والیکو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا دیدی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک روز
پرسا مہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر اوسپر عاشق ہو گئے اور بعد
اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا ہوے + بیاس جی نے تمام + وید + وشن سے
سیکھے تھے + بیاس جی مہاراج نے ایک عورت مسمی سکھی سے شادی کر لی اور جنگل جسکا نام
ددری تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے + اور اوس تنہائی
مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی مہابارت کی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت
یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کی درمیان
پانڈون اور کورون مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے + پہلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہی تھی لیکن سب پریشان پڑے ہوئے تھے
اون سبکو جمع کر کرا اور خود بھی اون مین ترمیم و تصحیح کر کرا اون پاک اور مقدس کتابون
کو چار ویدونمین تقسیم کیا اور اونکے نام یہ ہین + رگ وید + سام وید + یجر وید + تھراوید
ان متقدمین کتابونکو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو بھی ان مین سے
جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے +

سوا اسے ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین دیدانت پر بھی لکھین علاوہ
اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے
یہ کتاب نظم مین ہے جسمین زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین + مہابھارت بڑی مشہور کتاب
اور ہر دل عزیز اور متبرک ہے فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

سیر نور داس نے زبان اودکل یعنی اوڑیسہ کی زبان مین اور انغتو کندلی نے بیچ زبان اسامی کے
اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا ✤ مہابھارت نظم مین رامائن سے جو کہ والمیکی نے
کہی ہے وہ مع ترجمہ کے ✤ شری مد بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور
اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے ✤ اس
کتاب مین کرشن جی مہاراج کی جنم وغیرہ کا حال ہے ✤ علاوہ ان کتابون کے
جو شئے اوپر مذکور کین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی
مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدارسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین ✤ ہرگز
انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا -

ذکر شنکر اچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سوائے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین
مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوائے ذات رب العالمین کے اور
کسیکو نہین مانتے ہین یہ مہاراج مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ سنہ ۸ء کی باغ جہان یہ
نمودار ہوئے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود
کا فرہو گئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہو گئے تھے خصوصاً ان دنون مین مذہب
سنہ بندھو کا جنکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی
ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دین تھین اس

موقع پر شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک
بیوہ کے شکم سے کہ جسنے بعد بیوہ ہونے کے کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے
جب کہ یہ بڑے ہوئے تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور اونھون نے
غارت کرنا مذہب کا فرون یعنی منہہ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی بنارس مین ہانکے
راجہ کے پاس امر سنگہ سیوڑہ یعنی بانی مذہب جینی کا رہتا تھا ایکروز شنکر سامی نے کہا کہ
اے راجہ آج گنگا اتنی چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جائیگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین
بیٹھ جائیو تو بچ جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امر سنگہ سیوڑہ مذکور کو یہ معلوم ہوا
کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور
معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون
اوسوقت ایک کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کود پڑے لیکن قبل
اوسکے کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوس مین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ سیوڑہ سب سے
نیچے کے زینے گنگا پر جا پڑا اور مر گیا اور پھر جو راجہ نے دیکھا کہ تو کچھ بھی نہین ہے
پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا نہین چڑھی تھی صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے
واسطے مارنے اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد موت اوس شخص کے تمام کتابین اس
مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوا دین اور اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور معقولی
وحدانیت کے سکھلائے غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے واسطے مذہب اور شاستر
ہنود کے ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ ان لوگون

حال بخوبی لکھے جاؤن لیکن لاچار ہون اور پاتا ہون کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی خیر یہ دیکھکر اسی مختصر پر قناعت کی گئی۔

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقلمند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اسکے برابر ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم ہنود مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر بنارس مین بیچ ۱۱۵۰ء کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہماری شاستر کی غلطیون کو درست کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے کلام کو کلام پُران پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین مثل دایرہ کے ہی اور کہین یہ لکھا کہ وہ مثل مثلث کے ہی بھاسکر نے ان لغویاتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے یہان سے اُس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے ❊ شاستر مین لکھا ہی کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوئے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا پائے ہوئے ہی بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط ہی اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق ہے ❊ شاستر مین لکھا ہی کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے پیچھے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہوجاتی ہے اس ظاہر اور واہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات

غلط محض ہے ✤ غرض کہ اسیطور پر اس کامل مھندس نے بہت غلطیان نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہی ✤ کتاب حساب مین مسمی نیلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت ✤ علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہی اور اوسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہی کہ اہل عرب کے جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصاً جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہی وہ اوسمیں مین بہت خوب ہی اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

خاتمة الطبع

حسب الحکم سررشتہ تعلیم پٹیالہ مطبع نول کشور مقام لکھنؤ مین بماہ جون سنہ ۱۸۸۲ع چھاپی گئی

